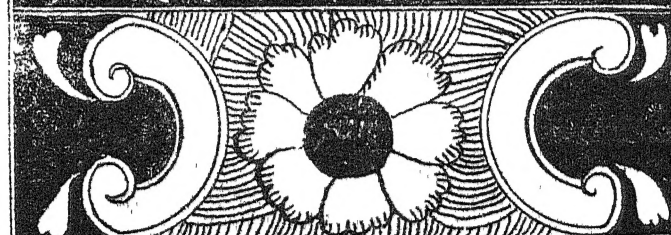


وَمَرْيَمَ كُلَّهَا عَلَى اللَّهِ فَهَوَّحْنَاهُ

نَسَبُ نَامِ رَسُولِ مَقْبُولِ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دَرْ مَطْبَعِ سَيِّدِ مُحَمَّدٍ عَلَى صَاحِبِ طَبْعِ مُوَدَّ
١٢٤١

بسم الله الرحمن الرحيم

تو که حضرت رسالت پناه محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم در شب دوازدهم ربیع الاول
روز بیستم از نسیان ماه روم^{۴۸۳} سه شنبه ثمانین و شان نایه از تاریخ ذوالقرنین شده بود و سال
چهارم بود از ملک نوشیروان عادل و اندرا پنجه ام المؤمنین حضرت خدیجه
رضی الله عنهما را در نکاح در آورده بود بست و چهار ساله و نیم ماه بود و در
زمان نزول وحی چهل ساله و نه روزه بود و در روز آدینه بست و بیستم ماه حب
وحی آمده بود و ایام رسالت بست و سه سال بود و در معراج پنجاه و یک ساله بود و بعد از
اوده سال و دو ماه و بست روز بود و وفات او در روز دوشنبه دوازدهم ربیع الاول بود و در روز
فرمودن بناء خانه کعبه سی و چهار ساله و دو ماه بود و در زمان هجرت آنکه پنجاه و دو ساله نه ماه و نه روزه
و در فضیلت صیام رمضان پنجاه و شش ساله بود و در بعضی نسخ یازده ماه و نه هشت روزه بود که فی عر القصر
از و اج البنی صلی الله علیه و سلم امهات المؤمنین
رضی الله عنهن علی وفق روایه الفقیه ابی الیث

نذبحه سوده عائشه حفصة ام سلمة

بنو عبد الويل النساء واسبق الزينة دار فيها اسلامان القمين	بنو جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر	بنو جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر	بنو جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر
ام جبيب	جويرية	زينة	ميمونة
بنو جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر	بنو جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر	بنو جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر	بنو جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر
زينة	امراة	رحمة	ام سلمة
بنو جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر	بنو جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر	بنو جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر	بنو جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر بنو جابر بن جابر

جميع ما تزوج النبي صلى الله عليه وسلم من النساء اربع عشرة نسوة فاول امرأة تزوجها خديجة بنت
خويلد وهي سيدة النساء وكانت ابنت النسي اسما ثم سودة بنت زمعة ثم عائشة بنت ابي بكر رضي الله
وتزوج بولاء الثلثة بكة وتزوج بديرة حفصة بنت عمر رضي الله عنه ولم سلمة بنت ابي امية وام حبيبة بنت
سفيان وكانت يومئذ الست من قرش وجويرية بنت بنى المصطلق وصفية بنت حي بن اخطيب
بنت جحش وكانت زوجة زيد بن حارث يقال لها ام الساكن بسجادة لها وكثرة صداقاتها وهي ابنة
التي ماتت بعد النبي عليه السلام وميمونة بنت الحارث وهي حالة ابن العباس وزينب بنت خزيمة وقر
من بني بلال وهي التي وضعت نفسها للنبي عليه السلام وامراة من كندة وهي التي استعادت بالله تعالى منه
فطلقها وامراة من بني كلب وكانت نساؤه كلها ثيبات الا عائشة فانها كانت بكر تزوجها
النبي عليه السلام وهي بنت ستين من بني بها وهي بنت ثمانين كانت عنده ثمانين اليث

مستور نیست که اند
دو نیای نجو حافظ البر

محمد حنیفہ عباسی

بن عبد الله بن عبد المطلب

الطالب حسن عمر
فاضل الطالب لؤي
شعبه الطالب عد

بسم الله الرحمن الرحيم

وكتبه الشيخ
عبد الله بن
الطاهر

الوجه من دو النقي من محمد مهدي بن ابو محمد مادي

نارون الرشید بن محمد امین بن نارون بن سحاق

۱۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

شاه بابا بن شاه اسماعیل بن سلطان
محمد بن شیخ صدر الدین ایرا
و امیر ظلمی بن شیخ صدر الدین موسی بن شیخ
مغنی الدین ابوالحسن بن شیخ نایب الدین
عمر بن شیخ صالح بن شیخ قطب الدین ابن
شیخ صالح الدین کریم بن شیخ محمد بن علی بن محمد
نواص بن کریم الدین شاه بن محمد سرافند بن محمد
بن سید بن ابراهیم بن جعفر بن محمد اسماعیل بن احمد
ابو احمد فاسم بن ابوالفتح محمد بن ابوالکرم بن علی بن محمد

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته
 الحمد لله الذي هدانا لهذا
 الذي كنا لنهتدي لولا أن
 هدانا الله

محمد بن ادریس بن عباس
بن عثمان بن نافع
بن اسامة

امام المصطفى عليه السلام

امام بن محمد بن علی بن ابی طالب

بن ہاشم بن عبد مناف

ورق بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن عبد مناف

ان ابن عثمان بن ابی العاص
میراث از وی در ترمذ علی بن عبدی
نور علی بن عبد السلام و محمد بن ابی بکر
بن عبد السلام

عبد الله بن عبد الرحمن
ابن رافعي
سنة ١٢٠٠

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

ام المؤمنين محمد بن حنفیہ
ورقہ بن نوفل بن

بن قصى بن كلاب

۱۲
 حرّ البیان
 فی شرح
 تفسیر
 قرآن
 مجید
 جلد ۱۲

[illegible][illegible]

[illegible]

شهود الجنة

واسمه عامر واسم امه

عنيم بنت جابر في رواية

اميمة واسم امه عبد الله

واسم جده

جراح

ابو عبد الله
بن جابر بن عبد الله
بن جابر بن عبد الله
بن جابر بن عبد الله

ابو عبد الله
بن جابر بن عبد الله
بن جابر بن عبد الله
بن جابر بن عبد الله

بن غالب بن فهر بن مالك

[illegible]

احمد

ابن اسحاق بن زدي
 النون احمد بن علي بن بكر بن
 ابييل بن بتيه بن جهم بن هبيل
 بن سفيان بن النذير بن مداني بن
 مسلم بن بكر بن راطل بن قايظ بن راسم
 بن حجر بن جنب بن نسيب بن عمر بن
 جندب بن اسد بن ربيع بن الفراء

بن

ابو سلم
 بن عبد الرحمن بن
 سلم بن سلمة بن اسلم بن الفارث
 بن عبد الله بن عمر بن ربيعة بن
 سعد بن عجل بن جهم بن علي بن ابي بكر
 بن ثوران بن منصور بن عكرمة بن
 حفصه بن

۱۹

۱۸

۱۷

۱۶

بن مدركة بن الياس بن مضر بن تزار

بن مضر بن كنان بن قحطان بن عابر بن شجر بن قيس بن ابراهيم بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴
 بن همیسح بن سلامان بن ثابت بن حمل بن قینار

بنی
 بعض النسخ
 یو یوح
 ۲

نصران بن حام بن ولد بن القبط
بن و بر بن نفاط بن حام بن سل
بن جند بن ولاد
بن غوط
بن

بن یحییٰ بن اخیوخ
وفاته سال بود و قتل میگزید سال
و قتل شد برادر او باضد سال

سید احمد علی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳

Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the previous page, enclosed in a dotted border.

[illegible]

بن نوح بن لاك ^{٢١} بن متوشلح بن اخوخ بن ميسارد ^{٢٢}

از اودم
تا فوج
عظیم المسلمان
و قوت از
بهره

کتابخانه
موسسه
تاریخ
و
ادبیات
ایران
تهران

[illegible]

Handwritten signature and date: 10/10/10

عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا اے تعلیم کر دینی معلوم کرو انید با آدم ناجیہ ہمدہ

ناجیہ این عین است و این آب است این آتش و این ہوا است و آن نہایت است این گن است و آن کجاست و این حیوان

صفحہ	فہرست کتاب مستطاب تواریخ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۶	بیان سبب تالیف
۷	بیان حال نور مبارک اور ولادت با سعادت اور طفولیت اور شہادیت اور آغاز نبوت سے تاجرت کے بیان میں
۷	بیان حال نور مبارک میں تہ ولادت با سعادت
۸	قصہ ابراہیم بادشاہ صحابہ کی تعظیم کا نسبت عبد المطلب
۸	چاہ فرزند نکالنا عبد المطلب کا اور بیچ ہونا عبد المطلب کے والد چاہ
۹	احوال آپ کے حل میں رہنے کا
۹	ذکر وفات عبد المطلب ماجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
۱۰	بیان حال ولادت با سعادت میں
۱۰	بیان ارق چوبوقت ولادت با سعادت نمود میں آئے
۱۱	نکتہ عجیبہ متعلقہ بمعجزات ولادت شریفہ
۱۱	نکتہ لطیفہ آپ کے پیدا ہونے میں بروز دوشنبہ
۱۱	ذکر محفل میلاد شریف
۱۱	شاہ ولی اللہ محدث کا انوار دیکھنا محفل میلاد شریف میں
۱۲	بیان منہ ذکر وفات شریف محفل میلاد شریف میں
۱۲	بیان حال جماعت و دیگر حالات زبان طفولیت میں
۱۲	ذکر تحقیق عذاب ابولہب اسبب خوشی میلاد شریف
۱۲	ذکر وودھ پائے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی کا
۱۳	ذکر شوق صدر شریف
۱۴	ذکر اس بات کا کہ شوق صدر شریف چار بار ہوا اور نکتہ ہر بار کا
۱۴	ذکر وفات والدہ شریفہ و کفالت عبد المطلب
۱۴	ذکر وفات عبد المطلب و کفالت ابو طالب
۱۴	ذکر استقامت ابو طالب بپرکت آنحضرت ص
۱۵	گوایہی بحیراراہب کی واسطے آپ کی نبوت کے
۱۵	بیان حالات شہادیت
۱۵	ماں خدیجہ رضی اللہ عنہا کا لیکے آپ کا تجارت کو جانا اور سفر کے معجزات سننے اور کھا خوانان کھانچ آپ سے ہونا
۱۵	بیان دستور اراہب کی گواہی کا
۱۶	کھانچ آپ کا بی بی خدیجہ کے ساتھ
۱۶	بنانا قریش کا از سر نو خانہ کعبہ کو اور طوطی ہونا
۱۶	نزاع رکھنے حجر اسود کا آپ کے فیصلے سے
۱۷	بیان حالات زمان نبوت میں تاسمعراج
۱۷	جانا آپ کا پاس ورقہ کے
۱۸	بیان ہومن اور جنتی ہونا ورقہ کا
۱۸	بیان نزول سورہ فاتحہ کا
۱۸	قصہ حضرت بلال کا اور خبر دیکر کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا
۱۸	آزاد کرنا اور نزول سورہ ولایت حضرت ابوبکر کی شان میں
۱۹	تقریر سیداللطیف فیہدلیہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
۱۹	نزول سورہ بخت ابی لمب کے حق میں
۲۰	حال عتبہ اور عتبہ پسران ابولہب کا
۲۰	بیان ہجرت حبشہ کا
۲۱	اقرار نجاشی پادشاہ نصاریٰ نبوت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم
۲۲	ارادہ کرنا حضرت ابوبکر کا واسطے ہجرت کے
۲۲	بیان اسلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ
۲۵	ذکر شعب بنی ہاشم
۲۵	ذکر وفات ابو طالب
۲۷	ذکر وفات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
۲۷	تشریف لیجانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طائف کو
۲۷	گوایہی عنہ اس نصاریٰ کی آپ کی نبوت پر
۲۸	مسلمان ہونا جنوں کا

۲۸	فصل ۶	۴۶	قصہ خشف قارون
۳۱	ذکر بیت المعمور	۴۹	تحقیق لفظ ثنیت الوداع
۳۲	ذکر سدرۃ المستقی	۴۹	فصل ۷
۳۳	ذکر رفوف	۵۱	بیان واقعہ افروزی سورۃ منصور میں تاغزوہ بدر
۳۴	ذکر حصول شرف دیدار و کلمات التحیات	۵۱	بیان اسلام عبداللہ بن سلام کہ وہ نہیں بہتے تھے
۳۵	نکتہ کلمات التحیات کا	۵۱	بیان اسلام سلمان فارسی کا
۳۶	سبب تخصیص التحیات کا بحالت قعود صلوة	۵۵	ذکر خرید کرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کلیر روہ کو
۳۷	نکتہ لطیفہ در باب گنگھار ان	۵۵	اور اسلئے بھی بہت شرف ہونا اونکا
۳۸	ذکر فضیلت نماز پنجگانہ	۵۳	فصل ۸
۳۹	پیش ہونا پیالوں کا شب معراج میں	۵۵	غزوہ بدر کے بیان میں
۴۰	مشاورہ عجائبات کا	۵۵	صحابہ کا تقریرات جان نشا رے کرنا بوقت گفتگو
۴۱	بیان اس بات کہ معراج میں آپ کا تشریف لیجا	۵۶	فرمانے آپ کے امر جنگ میں
۴۲	از قبیل عالم آخرت ہی	۵۶	بیان علوم مقام عبدیت
۴۳	احوال ہجرت کے بیان میں تا وفات	۵۹	و وفون جہان انصاری کا حضرت عبدالرحمن بن عوف سے
۴۴	فصل ۹	۶۱	حال ابو جہل کو پھینکا اور چھپتے کے اوس لعین کا قتل کرنا
۴۵	مقامات ہجرت اور حالات راہ کے بیان میں	۶۱	اسیر کرنا فرشتے کا حضرت عباس کو
۴۶	ذکر ہجرت حضرت عمر رضی اللہ عنہ	۶۱	پھینک کرنا آپ کا مشیت شاکی اور کنکریاں کا فروق
۴۷	مجمع ہونا کفار قریش کا دار السنہ وہ میں	۶۲	اور بسبب اس کے شکست کھانا کافروں کا
۴۸	واسطے مشورت کے آپ کا مرین	۶۳	کلام کرنا آپ کا کفار مقتولین بدر سے
۴۹	وجہ تسمیہ شیطان بشیخ نجدی	۶۳	بیان وفات نبی ربیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۵۰	بیان حال حکیم	۶۴	کا اور کاح میر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنا ام کلثوم کا
۵۱	آپ کا غار ثور میں تشریف لیجانا اور وہاں کے ہجرت	۶۴	بیان اس بات کا کہ پیغمبر کی دو بیٹیوں کا ایک بیٹی کے
۵۲	تخصیص حضرت ابو بکر صدیق و حضرت رضی	۶۴	کاح میں آنا ایسا شرف ہے کہ سوا حضرت عثمان کے
۵۳	علی رضی اللہ عنہما قصہ ہجرت میں	۶۴	کیسے جو حامل نہیں ہوا
۵۴	نکتہ عجیبہ متعلق بآیہ لا تخرجن ان اللہ معن	۶۴	مشورت کرنا آپ کا احباب معاملہ اسیران بدر میں جو
۵۵	روانہ ہونا آپ کا غار ثور سے	۶۴	راخص ثابو بکر کے کہ بکوفہ یہ کیسے چھو دینا اور نازل ہونا
۵۶	مرد آپ کا خیمہ ام محبہ پر	۶۴	فرمانے کا ہجرت حضرت عثمان کے کہ تفتہ قتل اسیران بھی
۵۷	سراقہ بن مالک کا آپ کو چھ جاننا اور زمین کا گلجانا	۶۴	تخصیص اصحاب بدر
۵۸	سراقہ کے گھوڑے کو تاشکم	۶۴	فصل ۱۰
		۶۹	فتح حضرت بنی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیان میں
		۶۹	ذکر حضرت غوث اعظم

۶۹	ذکر ہونے امام مہدی کا امام حسن رضی اللہ عنہ کی	۹۹	حال جان دینے ایک یہودی کا محبت شوہر میں
۷۰	اولاد میں اور بیان کلموں کا اس بات میں	۱۰۰	قصہ قتل کعب بن شرف کے بیان میں
۷۱	قصہ احد کے بیان میں	۱۰۲	قصہ قتل اوراق یہودی کے بیان میں
۷۲	ذکر مہشہ بخت ہونے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا	۱۰۴	قصہ افک کے بیان میں
۷۳	شہادت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ	۱۰۵	قصہ آیت یحکم کے بیان میں
۷۴	بیان قتول عوفی بن خلف کا ذکر حضور اقدس کے ہاتھ سے	۱۰۸	قصہ حدیبیہ کے بیان میں
۷۵	بیان بطن رابع	۱۱۱	ذکر بیعت رضوان
۷۶	بیان فضیلت شہداء سے احد	۱۱۵	قصہ ابوبصیر اور اس کے یاروں کا
۷۷	ذکر سنات کا کہ شب برات کے دن ہونا	۱۱۶	قصہ عروہ خیبر کے بیان میں
۷۸	عروہ احد کا جو مشہور ہے غلط ہے	۱۱۷	حضرت علیؑ کا اوگھار نادر وادہ قلعت خیبر کو
۷۹	ذکر عروہ حمزہؑ کی آپ کے تشریف لیجانے کا بقا	۱۱۸	ذکر فک
۸۰	ابو سفیان سے کہ وہ پھر آتا ہے اور چلا جانا ابو سفیان کا	۱۱۹	ذکر داخل ہونے حضرت صفیہؑ کا ازواج مطہرات میں
۸۱	قصہ عروہ بدر ثانی کے بیان میں	۱۲۰	اما حضرت جعفرؑ اور دیگر مہاجرین حبشہ کا
۸۲	قصہ سر یہ صبح کے بیان میں	۱۲۱	ذکر زہر دینے یہودیہ کا آپ کو
۸۳	ذکر قتل سفیان بن خالد نعین	۱۲۲	ذکر تحریم گوشت خروستہ
۸۴	قصہ بصر معونہ کے بیان میں	۱۲۳	قصہ عمرة القضاء کے بیان میں
۸۵	قصہ عروہ بنی نضیر کے بیان میں	۱۲۴	قصہ اسلام خالد بن الولیدؑ اور عمرو بن العاصؑ اور عثمان بن طلحہ کے بیان میں
۸۶	قصہ عروہ خندق کے بیان میں	۱۲۵	قصہ حیرہ مکارب کے بیان میں
۸۷	ذکر خندق بشورہ سلمان رضی اللہ عنہ	۱۲۶	بیان حال ہر قتل بوقت وصول نامہ مبارک
۸۸	جنگنا برق کا پتھر سے اور پیشین گوئی آپ کی	۱۲۷	بیان حال غناطہ عالم نصاریٰ کی آپ کی خبر سننے ہی مسلمان ہو گئے
۸۹	در ثاب تہمیر فارس و شام	۱۲۸	بیان حال نیشابوری بوقت وصول نامہ مبارک
۹۰	قصہ عجیب نوجوان انصاری	۱۲۹	قصہ سر یہ حضرت ابوبصیرؑ کے بیان میں
۹۱	بیان قضا ہونے چار نمازون کا	۱۳۰	سمندر نے عجب باہمی لشکر کو قتل کرنے کے لیے دی تھی
۹۲	حال قتول عروہ بن ودیہ ہلوان بدست حمید کرارؑ	۱۳۱	قصہ عروہ موت کے بیان میں
۹۳	حسن تدبیر نعیم رضی اللہ عنہ سے نفاق ہو جانا	۱۳۲	قصہ عروہ فتح مکہ کے بیان میں
۹۴	فیما بین قریش اور بنی قریظہ کے	۱۳۳	قصہ خطا طالب بن بلتہ
۹۵	قصہ عروہ بنی قریظہ کے بیان میں	۱۳۴	قصہ عجیب
۹۶	سقوط میں بندھنا ابولہبہ کا واسطے قویہ	۱۳۵	

۱۳۷	بیان استدلال شیعہ در باب فضیلت حضرت علیؑ	۱۶۱	توجیہ کلام شاہ محمد العزیز صاحب در باب
۱۳۸	بیان افکار جنک لیسے کے حکم فرمایا تھا جان بابا و اولو	۱۶۲	شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۳۹	حال عکرمہ بن ابی جہل	۱۶۳	ارادہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطے
۱۴۰	بیان اسلام وحشی	۱۶۴	لکھنے عہد خلافت کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
۱۴۱	بیان اسلام عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کا	۱۶۵	بیان خوبی مسواک اور خاتمہ بخیر سے ملتے مسواک کا
۱۴۲	فائدہ نافعہ	۱۶۶	بیان تاکید کا زور رعایت خلاصہ و کثیر
۱۴۳	بیان اسلام کعب بن زہیر	۱۶۷	ما تم پر سی کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
۱۴۴	بیان اسلام مہار بن اسود کا	۱۶۸	بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
۱۴۵	بیان اسلام ہند عورت	۱۶۹	ذکر سقیفہ بنی ساعدہ
۱۴۶	بیان اسلام قرنا و قتل دیگر زمان	۱۷۰	ذکر غسل جسد اطہر
۱۴۷	فصل ۲۴ غزوہ حنین کے بیان میں	۱۷۱	ذکر دفن جسد اطہر
۱۴۸	ذکر غزوہ اوطاس کا	۱۷۲	بیان شرف زیارت قبر شریف
۱۴۹	فصل ۲۵ وفود کے بیان میں	۱۷۳	خلافت شریفہ اور حقائق کریمہ اور حجرات کے بیان میں
۱۵۰	ذکر سیلاب کذاب	۱۷۴	فصل ۲۶ علیہ شریفہ کے بیان میں
۱۵۱	فصل ۲۶ غزوہ تبوک کے بیان میں	۱۷۵	نکتہ تلاوت رنگ مبارک
۱۵۲	بھینچنا آپ کا حضرت خالد کو مع لشکر کے دوسرے لشکر	۱۷۶	بیان نورانیت جسم شریف و مترجم سایہ
۱۵۳	اور گرفتار ہونا اکیدہ حاکم دوم و تاج بندل کا	۱۷۷	بیان خوشبو عرق شریف
۱۵۴	حال مسجد ضرار	۱۷۸	بیان اون چو کا جو دنیا میں سے اکابر تھیں
۱۵۵	قصہ تین اصحاب غصہ میں کا کہ بعد رہا رہی گئے	۱۷۹	سرسبزات کا کہ ایک بو کا روزہ جائز تھا
۱۵۶	فصل ۲۷ فرضیت حج اور امیر الحج ہونے حضرت ابو بکر	۱۸۰	فصل ۲۸ اخلاق کریمہ کے بیان میں
۱۵۷	صديق رضی اللہ عنہ کے بیان میں	۱۸۱	قصہ ہودی کا کہ بسبب آپ کے حکم کے مسلمان ہو گیا
۱۵۸	قصہ ہندادی بعض امور	۱۸۲	حکایت زاہر دہقان رضی اللہ عنہ
۱۵۹	فصل ۲۸ سبائے کے بیان میں	۱۸۳	مسئلہ قیام پر اے تعظیم
۱۶۰	بیان عسفی سبائے	۱۸۴	ذکر شجاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۶۱	فصل ۲۹ حجۃ الوداع کے بیان میں	۱۸۵	بیان سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۶۲	بیان احرام حضرت علی رضی اللہ عنہ	۱۸۶	فصل ۳۰ سبغات کے بیان میں
۱۶۳	بیان افراد و قرآن و تمتع کا	۱۸۷	ختم شفاعت کبریٰ کے بیان میں
۱۶۴	فصل ۳۰ وفات شریف کے بیان میں		

بسم الله الرحمن الرحيم

ہزاران ہزار حمد جناب رب العزت کو جسے سب سے پہلے نور اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کیا اور سارے عالم کو اس نور سے ہویدا کیا اور دو نامعدود و نثار جناب محبوب باب العین سید المرسلین چمکی ہدایت گم گشتگان بادیہ ضلالت راہ پر آئے اور ان کے آل اصحاب چمکی سہی اور کوشش دین قوی ہوا اور اکام سرہ اور قیصرہ تھرائے بعد حمد اور صلوات کے کتنا ہی نیاز مند درگاہ رب العزت بذیل سید الانبیاء محمد عنایت احمد غفرلہ الاحد کہ مطلع ہونا احوال برکت اشمال جناب حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر موجب سعادت و ہزاران برکت ہی جیسا کہ وارد ہی عند ذکر کر اور لکھا اللہ تنزل الرحمة یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہے پس وقت ذکر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت زیادہ رحمت نازل ہوتی ہے اور بھی خدا سے تعالیٰ نے فرمایا ہر قل ان کن من یحبون اللہ فانیعونی یحبکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ مع عفونہ یعنی جو کہ ایسی حمد کرے جو رب کے ہوتے ہو تم خدا کو تو میری راہ پر چلو اور میرے تابع ہونا کہ خدا تمہیں دوست رکھے اور تمہارے گنہ بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا ہے نہایت مہربان اور ظاہر ہی کہ پیغمبر صاحب کاتباع اور آپ کے طریق پر چلنا بغیر اطلاع کے آپ کے حالات سے ممکن نہیں پس مطلع ہونا آپ کے حالات پر سب ہی مجھے

تذکرہ سبب تالیف
ع
جمع کر کے
یعنی اولیاء اللہ کی
اور قیام و جمع کی
ہر گز نہایت اہم و ضروری
دوسرے

مقبول اور محبوب خدا ہونیکا اور سبب ہو گنا ہون کے بخشے جانے کا لہذا انہم حروف کے نیز ملک تقدیر
فی الحال جزیرہ پورٹ بلیر انڈین مین وارد ہو اور کوئی کتاب کسی طرح کی پاس اپنے نہیں رکھتا
خاطر شفیق غمگسار صد عنایت بر حال زار حکیم محمد امیر خان صاحب نیو ڈاکٹر کے یہ رسالہ بیان تاریخ
حبیب الرحمن صلی اللہ علیہ وسلم میں شش ہجری میں لکھا ہے اور نام تاریخی اسکا تواریخ حبیب الرحمن
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ یہ رسالہ مثل ہجری میں باب در ایک خانے پر با اہل
میں حالات نور مبارک اور ولادت با سعادت اور طفولیت اور شباب اور آغاز نبوت تا ہجرت کا بیان ہے
باب دوم میں ہجرت تا وفات کے حالات کا بیان ہے جو باب سوم میں علیہ شریفہ اور اخلاق کریمہ اور معجزات کا بیان ہے
خاتمے میں شفاعت کبریٰ کا بیان ہے اور ہر باب کو فصلوں پر منقسم کیا ہے اور ہر حال کے شرح پر لفظ حال لکھا ہے
باب اول احوال نور مبارک در ولادت با سعادت و طفولیت و شباب و در آغاز نبوت تا ہجرت کے بیان

فصل اول میں حال نور مبارک میں تا ولادت با سعادت

حدیث میں وارد ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِيَّ مَعْنَى سَبِّحَ اسْمُ جَل جلالہ نے میرے نور کو پیدا کیا
اور کتب اخبار میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آپ کو پیدا کر کے سارے عالم کو اس نور سے
جلوے ظہور میں لایا آسمان اور زمین اور سارے اور چاند اور سورج اور سب بنیا اور اولیا پر تو اسی نور کے
بہن اور حقیقت محمدی سے منشا ہے حدیث میں آیا ہے کہ آپ فرمایا میں پیغمبر تھا اس وقت میں کہ آدم باقی
اور میں سے تھے یعنی خدا تعالیٰ نے سب سے پہلے پیغمبر جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عنایت کیا
اگرچہ ظہور آپ کا اس عالم میں سے بعد ہوا بعد پیدائش آسمان اور زمین وغیرہ کے جسے ایتعالیٰ کو منظور
ہوا کہ زمین میں اپنا ایک خلیفہ یعنی نائب رکھے اور زمین کو اس سے آباد کرے اور نور محمدی کی روشنی دنیا
میں پھیلا دے تب اس جلالہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور نور محمدی کو انکی پیشانی میں چمکایا پھر
آدم علیہ السلام سے وہ نور منتقل ہوا طرف شیمث علیہ السلام کے کہ اشرف اولاد تھے اور بعد حضرت آدم
کے ان کے جانشین اور پیغمبر ہوئے بعد ازیں وہ نور اصلاط طاہرہ اور ارحام طیبہ میں منتقل ہوتا چلا آیا

۱۔ بعد ازین
۲۔ صاحب کتاب
۳۔ اس کتاب کو
۴۔ اس کتاب سے
۵۔ لیکن میں ہوں
۶۔ مضامین کتاب
۷۔ جو کتب مطبوعہ
۸۔ منہ جرح
۹۔ اور
۱۰۔ قبول و تائید
۱۱۔ سننے والا
۱۲۔ اصلا
۱۳۔ پستیں
۱۴۔ شکم
۱۵۔ اگرچہ نسب
۱۶۔ باب ایک
۱۷۔ در سبب
۱۸۔ ایک شخص

یہاں تک کہ عبداللہ والد ماجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پونچھا انبیاء میں سے حضرت ادریس اور حضرت
نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام آپ کے اجداد میں ہیں اور وحیہ اجداد آپ کے برکت نور مبارک کے
رئیس عظیم اور معظم اور کرم ہے اور عظمت اور برکت اوس نور کی اون کے چہرے کا ہر ہوتی تھی حال جب ابتر
بادشاہ اصحاب کیل کا خانہ کعبہ کے منہدم کرنے کو کہے پر چڑھ آیا تھا عبدالمطلب جد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے چند آدمی قریش کے ساتھ لیکے جبل ثبیر پر چڑھے اوس وقت نور مبارک عبدالمطلب کی پیشانی میں نل بدلو
ہلال کے نمود ہونے کے خوب درخشاں ہوا یہاں تک کہ شمع اوسکی خانہ کعبہ پر پڑی عبدالمطلب نے یہ بات کھکر
قریش سے کہا کہ پھر جلویہ نور اس طرح میری پیشانی میں جو چمکے یہ دلیل ہو اس بات کی کہ ہم لوگ غالب
رہیں گے اور عبدالمطلب کے اونٹ ابرہہ کے لشکر کے لوگ پکڑ لینگے عبدالمطلب دن اونٹوں کے چھڑنے کو
اوسکے پاس گئے اونکی صورت دیکھتے ہی اوسنے یابن جہت کہ عظمت اور مہابت فرشتہ کی اونکے چہرے
نمایاں تھی اونکی نہایت تعظیم کی اور سخت سے اونٹ بٹھا اور اونکو اپنے برابر بٹھالیا اور اوسنے پوچھا کہ اس مطلب کے
لیے آئے ہو اونھوں نے اپنے اونٹوں کے واسطے کہا اوسنے فوراً حکم دلا دینے اونٹوں کا دیا اور کہا کہ تمہاری
عزت اور عظمت میرے دل میں ایسی آئی ہو کہ اگر خانہ کعبہ کے محفوظ رکھنے کی واسطے تم کہتے تو میں اوسکو منہدم کرتا
عبدالمطلب نے کہا کہ اوس گھر کا خدا آپ ہی اوسے بچا لیونگا میرے کہنے کی حاجت نہیں چنانچہ ایسا ہوا جب
اوس بادشاہ کا مع ہاتھیوں کے خانہ کعبہ کے ڈھانے کو چلا اللہ تعالیٰ نے طیر ابابیل کو بھیجا کہ سارے لشکر کو
انگڑیوں سے ہلاک اور تباہ کر دیا بالحدہ ایسی عظمت نور مبارک کی تھی کہ سبب اوسکے بادشاہ مہبت میں آجاتے
تھے اور تعظیم اور تکریم کرتے تھے حال عبدالمطلب نے خواب میں جبکہ چاہ زمزم کی دیکھی تھی چاہ زمزم کی اصل
تو حضرت اسماعیل سے جو حب اومکی بن جر کو اور اونھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اس جنگل میں کہ بے آب دانہ
تھا جگہ خارجہ چڑ گئے تھے ایک مشک پانی کی اور تھوڑے چھوٹے سے دیکھے تھے بعد ختم ہو جانے پانی
کے جب حضرت اسماعیل بیقرار ہوئے تب حضرت حیرتیل کے پر مارنے سے یہ پانی نکلا اور حضرت ہاجرہ نے
اوسکو گھیر دیا تھا کہ صورت کونین کی ہو گئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر باختر پانی
کو نہ گھیر دیتی تو سارا عالم اوسکا پانی پیتا بعد زمانہ اسماعیل علیہ السلام کے ایک مدت بعد وہ کنوان رہا پھر پانی

قصہ اصحاب
نبی کی تعظیم
اور نور مبارک
کی عظمت میں
عبدالمطلب کی
پیشانی میں
نل بدلو ہونے
کا بیان ہے
اور اس کے بعد
عبدالمطلب کی
عزت اور عظمت
کی تعظیم ہے
اور اس کے بعد
عبدالمطلب کی
عزت اور عظمت
کی تعظیم ہے

اور مجاہد کی معلوم تھی عبد المطلب نے خواب میں وہ جگہ دیکھ کر ارادہ کھودنے کا کیا قریش مانع ہوئے اور اسے نہ کو
 طیار ہوئے اور عبد المطلب کا کوئی معین نہ تھا اولاد بھی اونکی ایسی تھی جو کام آوے صرف ایک بیٹا اور کچھ تھا
 اور عبد المطلب قریش سے اسے اور بفضلہ تعالیٰ غالب آئے اور چارہ زرم کھودنا شروع کیا اوس دن بسبب زیادہ
 اولاد کے عبد المطلب کو بچ بوا تب و نمون نے مت کی کہ جو میرے س نیٹے ہوں اور چارہ زرم میں کھود کے
 بھانوں ایک نیٹے کو قربانی کروں خداے تعالیٰ نے عبد المطلب کو دس نیٹے دیے اور چارہ زرم بھی عبد المطلب کے
 کھودنے سے نکل آیا تب و نمون نے چاہا کہ ایک نیٹے کو قربانی کریں تیسریں کے لیے قرعہ ڈالا عبد اللہ نکلا
 نکلا عبد المطلب عبد اللہ کا ہاتھ پکڑ کر قربانی کی جگہ لائے اور چاہا کہ قربان کریں قریش مانع ہوئے اور
 عبد اللہ بسبب نور محمدی کے اونکی پیشانی میں بہت خوبصورت تھے سب اونھیں چاہتے تھے بھائی بھی نہیں
 چاہتے تھے کہ عبد اللہ فرج ہوں ایک کا ہنہ کے پاس اس قصے کو لینگئے اوس نے کہا کہ قرعہ اس طرح ڈالو
 کہ دس اونٹوں کا نام لکھو اور عبد اللہ کا نام لکھو اگر اونٹوں کا نام نہ لکھئے تو دس اونٹ اور بڑھاؤ اور بڑھائے
 یہاں تک کہ اونٹوں کے نام پر قرعہ لکھئے عبد المطلب نے ایسا ہی کیا ہر بار عبد اللہ کا نام قرعے میں نکلتا تھا
 کہ نوبت سوا اونٹوں کی پہنچی تب اونٹوں کا نام نکلا عبد المطلب اونٹوں کو قربان کر کے خیر سے ادا ہوئے حدیث
 میں جو آیا ہے اَنَا ابْنُ الَّذِي يَخْتَلِفُ مِیْنِ بِنَا دُوْنِیْ جَوْنِیْ ہوں ایک ذبیح سے حضرت اسماعیلؑ مراد ہیں اور دوسرے
 سے عبد اللہ والد ماجد آپ کے حال جب نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد اللہ سے منتقل ہو کر آپس
 والدہ ماجدہ آپ کے آیا اور آپ حل میں ہوئے بہت خیر و برکت اوس سال میں شامل حال قریش کے ہوئے
 قحط دفع ہوا مہینہ ربیع الثانی میں سرسبز ہوئی حتیٰ کہ قریش نے اوس سال کا نام سنہ الفتح و ملا ہنوج رکھا یعنی
 سال فتح اور خوشی کا اور دو مہینے حل پر گذرے تھے کہ عبد اللہ آپ کے والد کا مدینے میں انتقال ہوا
 شام کو قحط قریش کے ساتھ تجارت کو گئے تھے وہاں پہنچے ہوئے مدینے میں پہنچے مامورین کے پاس ہمارے
 ٹھہر گئے تھے کہ وفات پائی ایام حل میں آپ کی والدہ شریفہ کو کوئی تکلیف اور گرائی جیسے حل علی
 کو معلوم ہوتی ہو معلوم نہیں ہوئی اور اونھیں ایام میں آپ کی والدہ ماجدہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے
 حل میں ایسا شخص ہے کہ سردار ہی عالم کا جب پیدا ہوا نام اوس کا چھوڑ رکھو اور بوقت ولادت آپ کے آپ کی

والدہ نے دیکھا کہ ایک نور اُون سے نکلا جس سے اونچین مکانات شام کے نظر پڑے حدیث
 صبح میں آیا کہ آپ نے فرمایا کہ میں دعا ہوں ابراہیم کی اور بشارت عیسیٰ کی اور جو دیکھائی
 مانع انسان کے دیکھنے سے یہی نور مراد ہے اور دعائے ابراہیم سے وہ دعا مراد ہے جو سورہ بقرہ
 میں مذکور ہے رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
 وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ترجمہ اے رب ہمارے اور قائم کرو زمین
 ایک غیر اُون میں سے کہ پڑے اور پیر تیری آیتیں اور سکھائے اور انھیں کتاب و حکمت اور
 پاکیزہ کرے اور انھیں بیشک تو ہی زبردست حکمت والا جب حضرت ابراہیم اور اعلیٰ نے خائے
 لکے میں بنایا بعد فراغت کے او سکی بنا سے یہ دعا مانگی تھی اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام سے
 وہ بشارت مراد ہے جو انجیل میں ہے اور سورۃ صافات میں اُسکا ذکر آئے مَبَشِّرْهُم بِرَسُولٍ
 يَأْتِيهِمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ فَسَيَكْفُرُوا بِهِ وَيُرْسِلُوهُ سُلُوبًا أَوْ يُرْسِلُوهُ سُلُوبًا

ترجمہ اے رب ہمارے اور پیر تیری آیتیں اور سکھائے اور انھیں کتاب و حکمت اور پاکیزہ کرے اور انھیں بیشک تو ہی زبردست حکمت والا جب حضرت ابراہیم اور اعلیٰ نے خائے لکے میں بنایا بعد فراغت کے او سکی بنا سے یہ دعا مانگی تھی اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام سے وہ بشارت مراد ہے جو انجیل میں ہے اور سورۃ صافات میں اُسکا ذکر آئے مَبَشِّرْهُم بِرَسُولٍ يَأْتِيهِمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ فَسَيَكْفُرُوا بِهِ وَيُرْسِلُوهُ سُلُوبًا أَوْ يُرْسِلُوهُ سُلُوبًا

فصل دوسری بیان حالِ ولادتِ باسعادت میں

بارہویں تاریخ ربیع الاول کے اسی سال میں جس میں قصۃ السحاب میل واقع ہوا تھا بروز شنبہ
 بوقت صبح صادق جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اور سارا عالم آپ کے
 نور سے روشن ہوا اور بہت سے عجائب و خوارق عادات اُس رات میں ظہور میں آئے
 اور اُجملہ یہ کہ فاطمہ بنت عبداللہ والدہ عثمان بن ابی العاص نے بیان کیا کہ شب ولادت
 باسعادت میں میں پاس آمنہ والدہ ماجدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھی میں نے
 دیکھا ستارے آسمان سے ٹپک آئے تھے اور زمین حرم سے ایسا قریب ہو گئے تھے کہ گمان
 ہوتا تھا زمین پر گر پڑیں گے اور اُجملہ یہ کہ سارے بت رومے زمین کے اوس قریب سرنگون ہو گئے
 اور یہ بات سوائے اہل اسلام کے زردشتیوں کی تاریخ میں بھی لکھی ہے ہندوستانی مجوسی ہین کہ زردشت
 کو پیغمبر جانتے ہیں اور اُجملہ یہ کہ لاگ فارس کی کہ گبران شہر پر سب سے باہتمام تمام ہزار برس
 روشن رکھی تھی بجھ گئی اور اُجملہ یہ کہ نوشیروان بادشاہ فارس کا ایوان زلزلے میں آیا اور

ترجمہ اے رب ہمارے اور پیر تیری آیتیں اور سکھائے اور انھیں کتاب و حکمت اور پاکیزہ کرے اور انھیں بیشک تو ہی زبردست حکمت والا جب حضرت ابراہیم اور اعلیٰ نے خائے لکے میں بنایا بعد فراغت کے او سکی بنا سے یہ دعا مانگی تھی اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام سے وہ بشارت مراد ہے جو انجیل میں ہے اور سورۃ صافات میں اُسکا ذکر آئے مَبَشِّرْهُم بِرَسُولٍ يَأْتِيهِمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ فَسَيَكْفُرُوا بِهِ وَيُرْسِلُوهُ سُلُوبًا أَوْ يُرْسِلُوهُ سُلُوبًا

چودہ لنگرے اور سکے گر پڑے نکتہ سجدوں کے متصل ہونے میں زمین سے اشارہ اس بات کی کہ
 تھا کہ سب انوار زمین کی طرف بسبب آپ کی ولادت کے متوجہ ہوئے اور زمین روشنی سے
 مالا مال ہو جائے گی اور جہنم کا سرنگون ہونا اشارہ سہبات کی طرف ہے کہ بسبب اس کی ولادت کے
 بت پرستی موقوف ہو جائے گی اور آگ کا بجھ جانا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ تشنہ پرستی
 آپ کے باطل ہو جائیگی اور نوشیروان کے محل میں زلزلہ آنا اور چودہ لنگردن کا گرنا اشارہ
 اس بات کی طرف ہے کہ سلطنت خاندان نوشیروان کی کہ اس زمانے میں اتنی بڑی سلطنت
 زمین میں کوئی تھی جاتی رہیگی اور چودہ بادشاہ اور سکے خاندان میں اور ہون گے چنانچہ ایسا ہی
 ہوا اور سب ملک نوشیروانیوں کا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں اہل اسلام کے تصرف
 میں آیا اور یزدجرد اور اس خاندان کا بادشاہ حضرت عثمانؓ کے وقت میں ہلاک ہوا بھراوین
 کوئی بادشاہ نہوا نکتہ پیرا نہونا آپ کا بروز جمعہ یا سیاہ رمضان یا اور کسی دن میں جو متبرک مشہور
 ہیں اس میں یہ نکتہ ہے کہ یہ بات نہ کہی جاوے کہ آپ کو برکت دن اور صیغے سے حاصل ہوئی بلکہ
 ایسے دن اور صیغے میں پیدا ہوئے کہ اس کو برکت آپ کے سبب سے حاصل ہوئی یا ہ
 ربیع الاول روز دوشنبہ کو آپ کے سبب سے شرف عظیم حاصل ہوا ف حرمین شریفین
 اور اکثر بلاد اسلام میں عادت ہے کہ ماہ ربیع الاول میں محفل میلاد شریف کرتے ہیں اور
 مسلمانوں کو مجتمع کر کے قصہ مولد شریف پڑھتے ہیں اور کثرت درود کی کرتے ہیں اور بلو
 دعوت کے کھانا یا شیرینی تقسیم کرتے ہیں سو یہ امر موجب برکات عظیمہ ہے اور سبب بڑا زیاد
 محبت کا ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہویں ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں
 یہ محفل متبرک مسجد شریف میں ہوتی ہے اور کہ عظیمہ میں مکان ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں
 شاہ ولی اللہ محدث نے فیوض الحرمین میں لکھا ہے کہ میں حاضر ہوا اس مجلس میں جو کہ مسطور میں
 مکان مولد شریف میں تھی بارہویں ربیع الاول کو اور قصہ ولادت شریف درخوار عادی
 وقت ولادت کا پڑھا جاتا تھا میں نے دیکھا کہ یکبارگی کچھ انوار اس مجلس سے بلند ہوئے

اون انوار میں تامل کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ انوار تھے ملائکہ کے جو ایسے محافل مبارک میں حاضر ہو کر تے ہیں اور بھی انوار تھے رحمت الہی کے انتہی سوسلمانوں کو جاہلیہ کے مقتضات سے محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محل شریف کیا کرین اور اس میں شریک ہو کرین گزشتہ طریقہ کہ بہ نیت خالص کیا کرین ریا اور نمائش کو دخل نہیں اور بھی احوال صحیح اور معجزات کا حسب روایات معتبرہ بیان ہوا کہ لوگ جو اس محل میں فقط شہر خوانی پر اکتفا کرتے ہیں یا روایات و احادیث نامعتبرہ سناتے ہیں خوب نہیں ہی اور بھی علمائے لکھا ہی کہ اس محل میں ذکر و فاتحہ پڑھنا گناہ ہے ایسے کہ یہ محل واسطے خوشی میلاد شریف کے منعقد ہوتی ہی ذکر غمہ جا بجا نہیں محض نازیبا ہی حرمین شریفین میں ہرگز عادت ذکر قصہ وفات کی نہیں ہی

مجلس مبارک
مجلس مبارک

فصل تیسری بیان حال ضاعت دیگر حالات میں طفولیت میں

سات روز تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ اپنی والدہ ماجدہ کا پیا بعد اسکے ثویبہ نے دودھ پلایا ثویبہ کو نڈی ابو لیب کی تھی کہ ابو لیب نے اسے بوقت پونہچانے خبر ولادت شریف کے آزاد کیا تھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابو لیب کو بعد موت کے خواب میں دیکھا اور حال پوچھا اس نے کہا کہ عذاب شدید میں مبتلا ہوں مگر ہمیشہ شب و شبہ کو درمیان انگشت شہادت اور وسطی سے کہ با اشارے اون کے مجھے ثویبہ کو بسبب پونہچانے بشارت ولادت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کیا تھا کچھ پانی مجھے چوسنے کو ملتا ہی کہ اس سے ایک گونہ عذاب میں تخفیف ہوتی ہی علمائے محدثین نے بعد گفتے اس روایت کے لکھا ہے کہ جب ابو لیب سے کافر کو جبکی مذمت قرآن شریف میں بتصریح وارد ہو بسبب خوشی کے ولادت شریف سے تخفیف عذاب ہوئی تو جو مسلمان خوشی ولادت شریف سے ظاہر کرے خیال کرنا چاہیے کہ اس کو کیسا ثواب عظیم ہو گا اور کیا کیا برکات شامل حال اس کے ہونگے بعد ثویبہ کے عظیمہ سعیدیہ نے آپ کو دودھ پلایا قریش کا دستور تھا کہ ہر کون کو دودھ پلائے والیوں کو دیدیا کرتے تھے اور وہ اپنے گھر لیجا کے دودھ پلایا کرتی تھیں اور

ابو لیب شریف
میلاد شریف

ذکر دودھ پلانا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام

بعد ختم ایامِ مضاحت کے پاس ملان باپ کے پونچا دیا کرتی تھیں اور ملان باپ لڑکوں کے دودھ پلانیو لیون کو نقد و جنس دیکر رضا مند کرتے تھے سو حضرت حلیمہ اپنے وطن سے کہ نواحِ ملت میں تھا ساتھ اور عورتوں کے کٹے کو واسطے لینے لڑکوں کے آئین اور عورتوں نے انکو یتیم سمجھ کر نلیا یہ سعادت نصیب حلیمہ سعیدیہ کے ہوئی اور بہت برکات بسبب آپ کے شاملِ حلیمہ کے ہوئیں مادہِ خسواری حلیمہ کی بسبب لاغری کے چل نہیں سکتی تھی جب آپ ساتھ حلیمہ کے اوپر سوار ہوئے ایسی تیز رفتار ہو گئی کہ سب قافلے کی ساریوں سے الگ جاتی تھی اور جب حلیمہ کے گھر آپ پونچے بہت فراخی عیش حلیمہ کو حاصل ہوئی بکریاں اونکی خوب تازہ فریہ ہو گئیں اور رقمِ قحط میں مبتلا تھی اونکی مویشی جنگل سے بھوکھی آتی تھیں اور لاغر تھیں وہ لوگ اپنے چرواہوں سے کہتے تھے کہ تم بھی بکریوں کو وہیں چراؤ جہاں حلیمہ کی بکریاں چرتی ہیں دیکھو وہ کیسی سیر آتی ہیں اور تازہ و فریہ ہیں حالِ آپ پستانِ راست کا شیر پیا کرتے تھے اور پستانِ چپ اپنے بھائی غنیہ حلیمہ کے بیٹے کے لیے ہمیشہ چھوڑ دیتے تھے ایسی عدالت آپ کی جدت میں تھی اور لڑکپن میں بھی آپ نے بول و براز کپڑے میں نہیں کیا بلکہ دونوں کے وقت مقرر تھے کہ اوسی وقت رکھنے والے آپ کو اونکا رکھنا ضرور پیشاب کرا لینے تھے اور کبھی ستر عورت آپکا برہنہ نہیں ہوتا تھا اور جو کچھ اتفاقاً اوٹھ جاتا تو فرشتے فوراً ستر چھپا دیتے حالِ چاند آپ کے اشارے کے موافق چھجک جاتا اور آپ کو رونے سے بہلاتا چنانچہ کتبِ احادیث میں بروایت حضرت عباس ثابت ہے اور صاحبِ ابی حمزہ نے اس حدیث کو حسنِ بابِ معجزات میں لکھا ہے حالِ جب آپ پافون چلنے لگے اور دو برس کے ہوئے حضرت حلیمہ کے لڑکوں کے ساتھ چکل کو جہان مویشی اونکے چرتے تھے تشریف لیا تھے ایک دن آپ وہیں تشریف رکھتے تھے کہ دو فرشتے اُٹے اور اونھوں نے آپ کو چپت لٹائے سینہ مبارک کو تاننا ت چاک کیا اور دل مبارک کو محال کے دھویا اور سکینہ سے کہ ایک چیز عالمِ قدس کی صورت ہی ہوتی دو اس کے تھی چڑکیا اور پھر اپنی جگہ پر رکھنے لگا ت سینہ کو سنی دیا اور بطلق تکلیف آپ کو معلوم نہوئی یہ حال دیکھ کے بیٹا حلیمہ کا گھبرا کے پاس حلیمہ کے گیا اور گھبرا

وہ فرشتے

چپت

کہ ہمارے بھائی کے دلے کا دوا دیوں نے اگر پیٹ چاک کیا یہ بات سن کر جلدی سے وہاں
پونچیں دیکھا کہ آپ بیٹھے ہیں اور رنگ مبارک کا ہمدہ اور متغیر ہو گیا ہے آپ سے حال پوچھا
آپ نے بیان کیا بھر اپنے ساتھ آپ کو گھر لے آئیں ف ثناء عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز
نے تفسیر سورۃ الم نشرح میں لکھا ہے کہ شق صدر مبارک چار بار واقع ہوا اول جب آپ حلیہ کے
گھرتے دوسری بار قرب زمانہ جوانی میں جب آپ دس برس کے ہوئے تیسری بار قبل اول
وحی کے چوتھی بار شب معراج میں اور گنتہ اس میں یہ لکھا ہے کہ پہلی بار شق کرنا اس لیے تھا کہ
آپ کے دل سے حب لہو و لعب جو لڑکوں کے دل میں ہوتی ہے نکال ڈالیں اور دوسری
بار اس لیے کہ جوانی میں آپ کے دل میں رغبت ایسے کاموں کی جو بمقتضائے جوانی خلاف
مرضی الہی سرزد ہوتے ہیں نہ آپ اور تیسری بار اس لیے کہ آپ کے دل کو قوت تحمل وحی کی
ہو اور چوتھی بار اس لیے کہ آپ کے دل کو طاقت مشاہد عالم ملکوت اور لاسوت کی ہو فقط
حلیہ سعیدہ احوال شق صدر شریف کا دیکھنے ڈرین اور آپ کو کہیں آپ کے گھر پونچا دیا
حال جب آپ چھ برس کے ہوئے آپ کی والدہ شریفہ نے انتقال کیا پاس اپنے اقارب کے
مہینے کو گئیں تھیں وہاں سے پھرتے ہوئے موضع ابوالحسن وفات پائی اور وہیں مہینوں
ہوئیں عبدالطلب داد آپ کی پرورش کے کفیل ہوئے اور میٹھن سے زیادہ چاہتے تھے
ہزار جان سے آپ پر عاشق تھے آپ کے صغیر سن میں ہی کہ آپ آٹھ برس کے تھے
اونکا بھی انتقال ہوا ابوطالب چچا آپ کے متکفل ہوئے اور بہت محبت اور تعظیم سے آپ کو
رکھتے آپ لکھمال رشد اور تہذیب سے نشوونما پایا حال آپ کے صغیر سن میں ایک بار کہ مخطوبین
خشتک سالی ہوئی ابوطالب آپ کو اپنے ساتھ میدان میں لے گئے اور ہرکت آپ کے استغنا
کیا یعنی مینہ برسنے کی دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی برکت سے خوب مینہ برسا یا
کہ عالم سیراب ہو گیا اور قحط دفع ہو گیا اسی باب میں قصیدہ ابوطالب کا جس کا یہ شعر ہے
وَ اَبْتَضُّ لِسْتَنْفِی الْعَمَامَ بِوَجْهِہِ ۝ نَمَکَالِیَا تَا حَلٰی عَصَمَہُ ۝ لِاَلَا رَامِلٌ ۝ یعنی سفید

اور حکمتہ مبارکہ
عطا فرما رہا ہے
شرق صدیقی

در وفات حضرت اطفال کفایت الهی طالب
الف سکن ابی
معه الف بنه
را فراموش
که از انانی

پھر ہوئے آتے تھے وہ بالا خانے کے غنیمین بیٹھی تھیں وہاں سے آپ آتے
 نظر پڑے آپ پر دو فرشتے سایہ کیے تھے میسرہ نے بیان کیا کہ میں نے سائے سفر
 میں ایسا ہی حال دیکھا حضرت خدیجہؓ نے یہ حال سن کے خواہش نکاح کی آپ کے ساتھ
 کی اور ابوطالب سبابت سے مطلع ہوئے اور بعد تقرر نکاح کے اشراف و اعیان
 قریش کو ساتھ لیکے حضرت خدیجہ کے مکان پہنچے اونکی جانب سے مہم نکاح و ردہ بن
 برادر عم زاد اونکے تھے ابوطالب نے خطبہ نکاح پڑھا اور فضائل اور مناقب آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت سے بیان کیے اور نکاح منعقد کیا حال قریش
 نے خاندان کعبہ کو کہ بسبب صدقات سیل و باران وغیرہ کے بنا او سکی ضعیف ہو گئی تھی
 از سر نو بنا کیا آپس میں اونکے تنازع ہوا کہ حجر اسود کو خانہ کعبہ میں او سکی جگہ پر کون
 رکھے اور خیال حصول فخر اور شرف کے ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ حجر اسود کو میں کھوں
 قریب تھا کہ اون میں ہتھیار چلے آخر سب کی رائے اس بات پر قرار پائی کہ کل صبح کو
 سب سے پہلے جو مسجد حرام میں آئے اس کے حکم کے موافق عمل کرنا چاہیے صبح
 کو سب پہلے آپ وہاں تشریف لائے قریش آپ کو دیکھ کے بہت خوش ہوئے اور
 کہا کہ یہ امین ہیں جو یہ حکم دین اور سپر ہم سب راضی ہیں اللہ جل جلالہ نے آپ کو
 عقل بھی بہت کامل عنایت فرمائی تھی آپ نے بمقتضائے عقل سلیم ایسا فیصلہ کیا کہ
 سب قریش نہایت رضامند ہوئے آپ نے فرمایا کہ جس جگہ اب حجر اسود رکھا ہی
 وہاں سے ایک چادر میں کر کے او بے اوٹھا وین اور اوس چادر کو ہر قبیلہ قریش
 کا ایک آدمی تمام لے اسی طرح اوٹھا کے متصل دیوار کعبہ معظمہ کے جہان رکھنا
 منظور رہی کہیں پس اوس اوٹھانے میں تو سب شریک ہوئے اور ہر ایک کو شرف
 حاصل ہوا بعد ازیں سب آدمی مجھے واسطے رکھنے حجر اسود کے اپنے موقع پر پہنچ
 کر دین چونکہ فضل و کمال بہتر از فضل مومنین کے ہوتا ہی اس طرح شرف رکھنے حجر اسود کا اپنے

نکاح ابوطالب کی جانب سے

قریش کا اہم و فخرانہ کام
 شہداء ہوتے ہوئے ان کے ہر ایک کو
 شرف و کرامت کا فیصلہ

موقع پر بھی ہر ایک کو حاصل ہو گا قریش نے ہر جان پہنچنے کو قبول کیا اور مطالبہ کے مطابق

فصل پانچویں میں حالات زمانہ نبوت میں تا معراج

جب عمر شریف قریب چالیس برس کے پونہچی اور زمانہ نبوت قریب ہوا آپ کو خواب میں
نظر آئے جو کچھ آپ خواب میں دیکھتے مانند سپیدہ صبح کے نکلور میں آتا اور خلوت اپنے
اختیار کی کئی روز کا نوشتہ ساتھ لیکے غار حرا میں جا بیٹھتے اور عبادت الہی میں مشغول رہتے
دو شیعہ کے دن آنکھوں میں سیح الاول کو غار حرا میں جبریل آپ کے پاس آئے اور وحی الہی
لائے آپ سے کہا کہ پڑھو آپ نے کہا میں پڑھا نہیں ہوں پھر انھوں نے آپ سے معافہ
کر کے آپ کو خوب دبوچا بقدر غایت طاقت آپ کے اور چھوڑ کے آپ سے پھر کہا کہ
پڑھو آپ نے پھر کہا کہ میں پڑھا نہیں ہوں پھر آپ کو دبوچا اسی طرح تین بار کیا پھر فرمایا
يَا سَمِيعُ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ مَا لَكَ يَكْفُوكُمْ پڑھایا بسبب نزول وحی کے آپ کے
بدن کو بہت تکلیف ہوئی اور آپ دولت خانی میں تشریف لائے اور فرمایا مجھے اور مھالو
حضرت بی بی خدیجہ نے آپ کو اور مھالیا پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے حضرت
نے کہا کہ خدا تعالیٰ تمہیں صنائع نکر یگا اور آپ کے صفات حمیدہ بیان کر کے کہا کہ تم
غریبوں کی مدد کرتے ہو مفلس یمایوں کے لیے مال کی سبیل کر دیتے ہو نواب حق یعنی
ایسے کاموں میں جسے حق کی تائید ہو مدد کرتے ہو پھر آپ کو پاس ورقہ بن نوفل کے کہ
برادر عم زاد ان کے تھے لے گئیں وہ کتب سابقہ پڑھے تھے اُن سے حال بیان کیا انھوں نے
نے کہا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تھا تم اس امت کے پیغمبر ہو
کاش میں جو ان ہوتا اُن دنوں میں جب کفار تمہیں کمال دیگے آپ نے پوچھا کہ یہ لوگ کیا
مجھے کمال دیگے ورقہ نے کہا کہ ہاں اور اسی طرح جو ایسی بات لاتا ہے جسے تمہارا لائق
لوگ اس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر انھیں دنوں ورقہ کا انتقال ہو گیا آنحضرت صلی
علیہ وسلم سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ کا حال پوچھا اور کہا کہ اس نے تصدیق

عمر شریف قریب چالیس برس کے پونہچی اور زمانہ نبوت قریب ہوا آپ کو خواب میں
نظر آئے جو کچھ آپ خواب میں دیکھتے مانند سپیدہ صبح کے نکلور میں آتا اور خلوت اپنے
اختیار کی کئی روز کا نوشتہ ساتھ لیکے غار حرا میں جا بیٹھتے اور عبادت الہی میں مشغول رہتے
دو شیعہ کے دن آنکھوں میں سیح الاول کو غار حرا میں جبریل آپ کے پاس آئے اور وحی الہی
لائے آپ سے کہا کہ پڑھو آپ نے کہا میں پڑھا نہیں ہوں پھر انھوں نے آپ سے معافہ
کر کے آپ کو خوب دبوچا بقدر غایت طاقت آپ کے اور چھوڑ کے آپ سے پھر کہا کہ
پڑھو آپ نے پھر کہا کہ میں پڑھا نہیں ہوں پھر آپ کو دبوچا اسی طرح تین بار کیا پھر فرمایا
يَا سَمِيعُ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ مَا لَكَ يَكْفُوكُمْ پڑھایا بسبب نزول وحی کے آپ کے
بدن کو بہت تکلیف ہوئی اور آپ دولت خانی میں تشریف لائے اور فرمایا مجھے اور مھالو
حضرت بی بی خدیجہ نے آپ کو اور مھالیا پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے حضرت
نے کہا کہ خدا تعالیٰ تمہیں صنائع نکر یگا اور آپ کے صفات حمیدہ بیان کر کے کہا کہ تم
غریبوں کی مدد کرتے ہو مفلس یمایوں کے لیے مال کی سبیل کر دیتے ہو نواب حق یعنی
ایسے کاموں میں جسے حق کی تائید ہو مدد کرتے ہو پھر آپ کو پاس ورقہ بن نوفل کے کہ
برادر عم زاد ان کے تھے لے گئیں وہ کتب سابقہ پڑھے تھے اُن سے حال بیان کیا انھوں نے
نے کہا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تھا تم اس امت کے پیغمبر ہو
کاش میں جو ان ہوتا اُن دنوں میں جب کفار تمہیں کمال دیگے آپ نے پوچھا کہ یہ لوگ کیا
مجھے کمال دیگے ورقہ نے کہا کہ ہاں اور اسی طرح جو ایسی بات لاتا ہے جسے تمہارا لائق
لوگ اس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر انھیں دنوں ورقہ کا انتقال ہو گیا آنحضرت صلی
علیہ وسلم سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ کا حال پوچھا اور کہا کہ اس نے تصدیق

جانا آپ کو پاس ور

مکہ کی پہلی ہجرت
نزل سوہج

وآپ کی کی تھی گزراۃ غور نبوت اور اتباع احکام کو نہیں پایا آپ نے فرمایا کہ میں نے
اوسے سفید کپڑے پہنے خواب میں دیکھا اگر نجات اوسکی نہوئی تو مسلمانوں میں مجھ سے نبوت
تو پیدا کپڑے پہنے نظر نہ آتا حال ابتدائے نبوت میں سورۃ فاتحہ نازل ہوئی ایک دن
حضرت جبریل نے اگر سورۃ فاتحہ آپ کو سکھا دی اور بھی طریقہ وضو نماز کا بتایا اور زمین
میں پر مار کے پانی نکالا اور وضو کیا اور آپ نے بھی وضو کیا اور دو رکعت نماز آپ نے
حضرت جبریل کے ساتھ پڑھی حال سب سے پہلے جو انان احرامین ایمان لائے ابو بکر صدیق
اور عورتوں میں حضرت خدیجہؓ اور لڑکوں میں حضرت علیؓ اور غلاموں میں حضرت بلالؓ
اور غلامان آزاد میں حضرت زید بن حارثہ بعد ازین حضرت عثمانؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاص
اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف ایمان لائے اور روز بروز لوگ اسلام میں داخل
ہونے لگے حال پہلے آپ دعوت اسلام پوشیدہ کرتے تھے یہاں تک کہ آیہ فاصد
بما ترضی منکر نازل ہوئی یعنی تمہیں حکم ہوا اوسکو صاف کھٹکے باعلان
بیان کر دو تب آپ نے دعوت اسلام آشکارا شروع کی اور جب کفار نے مذمت
کی سی نہایت دشمن ہوئے اور مسلمانوں کو ایذا دینے لگے حضرت بلالؓ میر بن خلف کافر
کے کہ ایک سردار قریش میں تھا غلام تھے وہ اونکو نہایت تکلیف دیتا گرم ریت دیتے تھے
میں باندھ کر دو پھر کو ڈالتا اور کہتا تو حید سے منحرف ہو کر لات اور عیشی کی الوہیت کا قل
ہو وہ شدت تکلیف سے بیہوش ہو جاتے مگر جب ہوش آتا اُحد اُحد کہتے یعنی مانتا ہوں
ایک ہی خدا کو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اونھیں ایک اپنا غلام اور دست مال دیکر میر بن خلف
سے خرید کر کے آزاد کیا اور یہ شرط کی کہ خدمت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی رہیں انھوں نے کہا کہ میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہوں گا
آپ شرط کرین یا کمین اور اسی طرح حضرت صدیقؓ نے اور کئی لونڈی غلاموں کو خرید
کر کے آزاد کیا اور دست مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خراج میں صرف کیا پیغمبر صلی اللہ

حضرت بلالؓ کا
قصہ حضرت بلالؓ کا
ادب و عبادت و خدمت
خدیجہ کے آزاد کرنا اور
سورۃ الاحزاب کی تائید

علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے مال نے مجھے ایسا نفع نہیں دیا جیسا ابو بکر کے مال سے
 نفع دیا اسی لیے سورہ والیل خداے تعالیٰ نے حضرت ابو بکر کی شان میں نازل فرمائی اور
 انکی بہت تعریف کی اور انکو اتنی یعنی بڑا پرہیزگار فرمایا اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم سے وعدہ رضا مذکور دینے کا سورہ والضحیٰ میں فرمایا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ
 رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اے بکر سورہ واللیل میں حضرت ابو بکر سے وعدہ کیا وَلَسَوْفَ
 يُعْطِيكَ فَعَرْضًا اے بکر سورہ واللیل میں حضرت ابو بکر صدیق پر سورہ واللیل سے ہدایا لطیف
 کیا ہو باین وضع کہ اس سور میں خداے تعالیٰ نے ابو بکر صدیق کو اتنی فرمایا وَسَيُجَنَّبُكَ
 اَلْكَاثِبَ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ یعنی دور رکھا جائے گا دوزخ سے وہ بڑا پرہیزگار
 جو دنیا ہی بال اپنا واسطے حاصل کرنے پا کر گئی کے یعنی ابو بکر صدیق اور سورہ حجرات میں
 خداے تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اَكْبَرَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ یعنی بڑا بزرگ تم میں خدا تعالیٰ
 کے نزدیک اتنی تم میں کا ہو دونو اتیوں کے ملانے سے حاصل ہوا کہ خداے تعالیٰ کے
 نزدیک اس امت میں اکرم و افضل ابو بکر صدیق ہیں حال جب آئے وَأَنْزِلْ عَشِيرَتَكَ
 الْاَقْرَبِينَ نازل ہوئی یعنی ڈال اپنے کنبے والے نزدیکوں کو اپنے کو و صفا پر چڑھ کر
 ایک ایک قبیلہ قریش کو پکارا لوگ جمع ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر میں تمہیں خبر دوں
 کہ اس پہاڑ کی پشت پر ایک شکر آیا ہو اور تمہیں قتل کیا جا رہا ہو تم یقین جانو گے
 اور انھوں نے کہا کہ ہم بیشک یقین جانیں گے اس لیے کہ تم سے ہمیشہ سچ ہی سناتا ہوں
 جو کچھ کہی نہیں سنا آپ نے فرمایا کہ تمہیں عذاب سخت سے ڈرانا ہوں یعنی عذاب بفرست
 سے یہ سن کے ابو بکر نے کہا تَبَّكَ لَكَ سَاءَ اَلْيَوْمُ اَلْهَذَا جَمَعْتَنَا خُرَابِي
 ہو جو تمہیں سارے دن کیا اسی کام کے لیے ہمیں اکٹھا کیا تھا اور وہ سب متفرق ہو گئے
 سورہ تَبَّتْ يَدَايَايَ لَكَ تَبَّ اے بکر تمہیں نازل ہوئی اور اس میں اسکو اور اسکی جو روح متا
 اُخْلِبَ کو جہنمی فرمایا حالہ اُخْلِبَ کہ منی بین لکڑی اوٹھانے والی بسبب خست کے سہنے

استغفار
 حضرت

ذوال
 ساق

سر پر لکڑی کا گٹھا جنگل سے لایا کرتی تھی لہذا حاملہ لکھنابا اوسکا لقب ہوا آپ سے مثل
ابولہب کے وہ بھی بہت دشمنی رکھتی تھی آپ کی راہ میں واسطے ایذا رسانی کے کانٹے
ڈال دیا کرتی تھی بعد نزول سورہ قبت کے ایک دن ایک پتھر لیکے مسجد حرام میں کہ آپ اور
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وہاں بیٹھے تھے آئی خدائے تعالیٰ نے اوسکی آنکھوں کو آپ کے
دیکھنے سے اندھا کر دیا صرف ابو بکر صدیق کو اوسنے وہاں بیٹھا پایا اودن سے کھینچنے نہ ہی
کھینچنے میری بھینچ کر کسی ہر اگر میں اونھیں بیان پاتی تو یہ پتھر اونکے سر سے مارنی اور پھر گئی
یہ مجرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا کہ خدائے تعالیٰ نے حاملہ لکھنابا کو آپ کے دیکھنے سے اندھا
کر دیا اور اوسکے شہر آپکو بچایا حال عتبہ اور عتبہ ابو لہب کے دو بیٹے تھے رقیہ اور ام کلثوم
صاحبزادہ ان اودن دو نو بے کے نواح میں تھیں جب سورہ قبت نازل ہوئی ابو لہب نے اپنے
دو نو بیٹوں سے کہا کہ اگر تمھاری بیٹیوں کو تم طلاق مذکور کے تو مجھے اور تم سے کچھ علاوہ نہیں
دو نو بے باپ کے کہنے پر عمل کیا اور عتبہ نے رو برد آپ کے جا کے کلمات اور حرکات
بے ادبی کے کیے اپنے فرمایا **اللَّهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِّنْ كَلْبِكَ لَا يَدْكُ** یا اللہ اپنے
انکون میں سے ایک کتا اسپر مسلط کر دے ابو لہب مع اوسکے ایک بار شام کو بقصد تجارت
گیا راہ میں ایک منزل میں سنا کہ یہاں شیر لگتا ہی ابو لہب نے قافلے کے لوگوں سے کہا کہ مجھے
اپنے اس بیٹے پر محمد کی دعا کا خوف ہو سب نے سارے قافلے کا اسباب جمع کر کے ایک اونچا
ٹیلہ قائم کر کے عتبہ کو اوپر بٹھا دیا اور آپ سب تلے اوسکے گرد اگر دوسوئے رات کچھ شیر آیا اور
عتبہ کو مار کر چلا گیا وہ تدبیر اونکی کچھ کام نہ آئی عجب حال کفار کا تھا کہ دلوں میں راستی
اور استجاب الدعوات ہونا آپ کا مفتوح تھا مگر بسبب تفاوت ازلی کے ایمان نہیں لائے تھے
حال کفار مسلمانوں کو بہت تکلیف دیتے تھے یہاں تک کہ چند مسلمانوں نے باجائز آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف جہشہ کے ہجرت کی حضرت جعفر بن ابیطالب اور حضرت عثمان عفان
مع زوجہ اپنی رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جنگل

حالی عتبہ اور عتبہ
بہر ان ابو لہب کا

جنگل

لکھنابا کو اندھا کر دیا
ابو لہب نے قافلے کے لوگوں سے کہا کہ
اپنے اس بیٹے پر محمد کی دعا کا خوف ہو
سب نے سارے قافلے کا اسباب جمع کر کے
ایک اونچا ٹیلہ قائم کر کے عتبہ کو
اوپر بٹھا دیا اور آپ سب تلے اوسکے
گرد اگر دوسوئے رات کچھ شیر آیا اور
عتبہ کو مار کر چلا گیا وہ تدبیر اونکی
کچھ کام نہ آئی عجب حال کفار کا تھا
کہ دلوں میں راستی اور استجاب الدعوات
ہونا آپ کا مفتوح تھا مگر بسبب تفاوت
ازلی کے ایمان نہیں لائے تھے حال
کفار مسلمانوں کو بہت تکلیف دیتے
تھے یہاں تک کہ چند مسلمانوں نے
باجائز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے طرف ہجرت کی حضرت جعفر بن
ابطالب اور حضرت عثمان عفان مع
زوجہ اپنی رقیہ بنت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے بھی گئے جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے اونکے حق میں فرمایا کہ بعد نوح علیہ السلام کے ہجرت عثمانؓ کی مع زوجہ اپنی کے
 خد کے واسطے ہوئی ہو جیستہ میں نجاشی بادشاہ جو تھا اور مذہب نصاریٰ رکھتا تھا اونکے
 مسلمانوں کو وہاں اچھی طرح جگہ دی کنار قریش کا اس بات سے بہت دل جلا اور اونکوں نے
 اپنی جانب سے کئی شخصوں کو کہہ اون میں عمرو بن عاص بھی تھا تھ وہ دیا یا لیکے پاس نجاشی کے
 بھیجا باہن غرض کہ مسلمانوں کو اپنے پاس جگہ دے وہ لوگ تھ وہ دیا یا لیکے پاس نجاشی کے
 پونچے اور مطلب عرض کیا نجاشی نے مسلمانوں کو دربار میں مواہدہ فرستادگان قریش بلایا حضرت
 جعفرؓ نے جانب اہل اسلام سے گفتگو کی اور کہا کہ ہم لوگ گمراہی میں مبتلا تھے اور بتوں کو پوجتے
 اور حلال حرام کچھ نہیں جانتے تھے اور محض جاہل تھے خداے تعالیٰ نے اپنے فضل عظیم سے اپنا
 پیغمبر بھیجا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنا کلام پاک اور نازل فرمایا اور علوم اولین و آخرین اونکو
 عنایت کیے کہ اونکے سبب ہم لوگ راہ راست پر آئے اور وہ سب بھلے کاموں کا حکم کرتے
 ہیں اور سب بُرے کاموں سے منع کرتے ہیں نجاشی نے کہا کہ جو کلام اوپر اترایا او میں
 سے کچھ پڑھو حضرت جعفرؓ نے سورہ مریم ابتدا سے پڑھی جب اس آیت پر پونچے فَكَلِمَةٍ
 وَاشْرَیْءَ وَوَقَّیْ عِیْثًا نجاشی بادشاہ کو کمال رقت ہوئی یہاں تک کہ آنسو او کی داڑھی
 سے اور کہا کہ یہ کلام اور جو کلام موسیٰؑ پر اترتا تھا دونوں کی روشنی ایک روشندان سے ہو اور
 اہل اسلام سے کہا کہ نجاشی میرے ملک میں رہو اور کنار کے مدعا کو رد کیا کنار نے عرض کیا
 کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں بھی خلاف مذہب بادشاہ کے کہتے ہیں نجاشی
 نے اہل اسلام سے پوچھا حضرت جعفرؓ نے کہا کہ ہم اونکے حق میں یہ کہتے ہیں کہ وہ بندہ
 خدا میں اللہ تعالیٰ نے بحکم کلمہ کن اونکو بغیر باپ کے مریم طاہرہ کے پیٹ سے پیدا کیا
 اور پھر کیا اور تعلق اس بات کی آیتیں پڑھیں نجاشی نے کہا کہ انجیل میں صفت عیسیٰ کی
 ایسی ہی لکھی ہو جیسی تم نے بیان کی مر جانتھیں اور اونھیں جبکہ پاس سے تم آئے ہو
 وہ بیشک پیغمبر خدا ہیں تعریف اونکی انجیل میں ہو اور عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت اونکی

اور انجیل میں
 بیانات غائب
 کلام علیہ السلام

دی ہو قسم خدا کی جو کام بادشاہی کا مجھ سے متعلق نہوتا تو میں اونکی خدمت میں حاضر ہوتا اور اونکو وضو کرتا اور تحفے قریش کے پھیر دیے اور آدمی بھیجے ہوئے قریش کے محرم وہاں سے پھرے اور اہل اسلام بخوشی مقیم رہے حال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارادہ ہجرت کا جسٹہ کو کیا تھا اور مکے سے نکل کر بک الغادق کہ چار منزل گئے سے ای بوہیچے مالک بن دغنهؓ کہ سردار قوم قارہ کا تھا ملا اور اسنے حال دریافت کر کے کہا کہ تم ایسے آدمی نہیں ہو کہ مکے سے نکل جاؤ میں نے تمھیں اپنی پناہ میں لے لیا اور مکان پر اونھیں پونہچا کر حال پناہ دینے کا شہر قافے قریش سے ظاہر کیا کفار نے کہا بائیں طہمیں منظور ہو کہ یہ قرآن گھر سے باہر اور باوازمند نہ پڑھا کریں قرآن سن کے ہمارے لڑکے بالے فریفتہ ہوتے ہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے چند روز ایسا ہی کیا بعد اوسکے بیرون صحن خانہ میں ایک مسجد بنا کی تہجد میں اور نمازوں میں قرآن مجید باوازمند پڑھنا شروع کیا اور ابوبکر صدیقؓ کی یہ عادت تھی کہ جب قرآن مجید پڑھتے بے اختیار اونھیں رقت ہوتی ہمسائے کی عورتیں اور لڑکے مجتمع ہو کے سننے لگے محلے کے کفار نے ریشنا ہندہ کو یہ حال کہلا بھیجا اوس نے اگر ابوبکر صدیقؓ سے کہا کہ خلاف عہد کرتے ہو میری پناہ قائم نہ ہوگی ابوبکر صدیقؓ نے کہا مجھے سوائے خدا کے اور کی پناہ میں رہنا منظور نہیں ہے وہ اپنی پناہ توڑ کر چلا گیا اور ابوبکر صدیقؓ اپنے گھر بامان الہی محفوظ رہے حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانان ہر اسی آپ کے اکثر چھپرے رہتے تھے اور اونکا کو شمار اہل اسلام کی پونہچی تھی آپ ارقم کے گھر میں تھے عمر بن الخطابؓ اور ابو جہلؓ قریش کے دو بڑے سردار تھے آپ نے دعا فرمائی یا اللہ دین اسلام کو عزت دے اسلام عمر بن الخطابؓ یا ابو جہلؓ بن ہشام سے سو حضرت عمرؓ کے حق میں وہ دعا قبول ہوئی اور دوسرے دن حضرت عمرؓ شرف باسلام ہوئے قصہ انکے اسلام کا یہ ہے کہ ایک دن انھوں نے ایک مجمع میں کہ عمر بن الخطابؓ بھی اوس میں تھے متصل حادثہ کہہ کے کہا کہ جو کوئی

[illegible]

محکم کا سر کاٹ لاوے میں اوسکو سواونٹ اور چالیس ہزار درہم دون حضرت عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام کر سکتا ہوں ابو جہل نے لات وعزی کی سواونٹ دینے کے لیے بشرط مذکور قسم کھائی اور کہے میں جا کے ہبل کو گواہ کیا عمر باین قصہ روانہ ہوئے راہ میں ایک شخص سے کہ نعیم بن عبداللہ نام تھا ملاقات ہوئی وہ مشرف باسلام ہو چکا تھا اوسنے پوچھا کہاں جاتے ہو عمر نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کو اوسنے کہا بنی ہاشم کے انتقام سے کیسے بچو گے عمر نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ مٹنے بھی دین بلا ہی اگر ایسا ہو تو پہلے تمہیں ہی قتل کروں اوس نے کہا میں آبا کے دین پر ہوں نیت یہ رکھی کہ حضرت ابراہیم و اسمعیل کے دین پر ہوں اور ظاہر میں یہ معلوم ہوا کہ آبا نے مشرکین کے دین پر ہی پھر اوس شخص نے کہا تمہاری بہن اور سعید بن زید بہنوئی تمہارے بھی سلمان ہو گئے ہیں پہلے اپنے گھر سے قتل شروع کر دو عمر نے کہا کہ کیسے معلوم ہو کہ وہ مسلمان ہوئے ہیں کہا تمہارے ہاتھ کا ذبیحہ نہ کھائیں گے یہ بات سنکے عمر طیش کھا کر اپنی بہن کے گھر کو پھرے اوسوقت اوسکے گھر میں خباب صحابی تھے اور سورہ طہ کے آدھن دن نازل ہوئی تھی عمر کی بہن اور بہنوئی کو پڑھا رہے تھے اور کیوار دروازے کے بند تھے عمر نے کیوار کھلوائے خباب چھپ رہے اور جس صحیفے میں سورہ طہ لکھی تھی اوسے چھپا دیا اور عمر نے اگر پوچھا کہ کیا پڑھتے تھے اونھوں نے کہا باتیں کرتے تھے پھر عمر نے ایک بکری بیچ لی اور گوشت اوسکا بھون کر بہن بہنوئی کو کھانے کو کہا اونھوں نے عذر کیا عمر کو اس کے سلام کا یقین ہوا اور انکو مارنا شروع کیا یہاں تک کہ اونکی بہن کا سر اور شہ خون آلودہ ہو گیا اونھوں نے بیتاب ہو کر کہا چاہو مار دو چاہو چھوڑ دو ہم تو محمد پر ایمان لائے ہیں اور وہ پیغمبر حق ہیں عمر نے دین اسلام میں اونکی مضبوطی دیکھی اور بہن کے سر اور خون کو دیکھ کے رحم کھایا الگ ہو گئے ایک گوشے میں جا بیٹھے تھوڑی دیر کے بعد کہا جو تم

باب پہلا
نام صحابی

پڑھتے تھے میرے پاس تو لاؤ تب اوس صحیفے کو جس میں سورہ طہ تھی نکالا عمر نے چاہا کہ
 ہاتھ میں لیکر پڑھیں اونکی ہنسنے لگا کہ تم نجاست شرک سے آلودہ ہو اور اسکو نہیں
 جھوٹے ہیں مگر پاکیزہ لوگ تب عمر نے غسل کیا پھر سورہ طہ کو ہاتھ میں لیکر سر سے پڑھا
 جب اس آیت کو پونچھے **اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْإِسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ** عمر نے اوس
 کلام معجز نظام سے متاثر ہو کے کہا کیا اچھا کلام ہے اور کیا پاکیزہ بیان ہے خباب عمر کا حال
 تاثر سمجھ کے نکل آئے اور کہا کہ کل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھارے یا
 ابو جہل کے اسلام کے لیے دعا فرمائی تھی سو میں جانتا ہوں تمھارے لیے وہ دعوت قبول
 ہوئی بعد اسکے عمر خباب کے ہمراہ ارقم کے گھر جہاں آپ تشریف رکھتے تھے گئے
 آپ خبر پاک کے دروازے پر نکل آئے اور عمر سے بغل گیر ہو کر انھیں خوب دبایا کہ بندہ
 عمر کا مل گیا اور فرمایا کہ اے عمر مسلمان ہو جا عمر نے کہا **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **اللَّهُ أَكْبَرُ** باوازا بلند فرمایا
 سب مسلمانوں نے جو گھر میں تھے آواز تکبیر کی بلند کی اور بہت خوش ہوئے حضرت
 عمر نے پوچھا کہ سب کتنے آدمی مسلمان ہو چکے ہیں آپ نے فرمایا کہ تم سے چالیس کا عدد
 پورا ہوا تو حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ شرکین عبادت لات و عزیٰ کی علانیہ کرنے میں
 ہم لوگ خدائے وحدہ لا شریک کی عبادت کیوں پوشیدہ کریں اور اوسی وقت آنحضرت صلی
 علیہ وسلم کے ساتھ ہو کے سب مسلمانوں کو ساتھ لیکے مسجد حرام میں آئے اور ربلا بجا
 نماز ادا کی اور اوسی دن سے مسلمانوں کو بہت قوت و عزت ہوئی صحیح بخاری میں عبد اللہ
 بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے **مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُّثْنًا سَلَامًا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ** یعنی ہم ہمیشہ عزت
 سے جب سے اسلام لائے عمر صحیح بخاری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ ایک دن میں ایک بھٹائی میں تھا اور شرکین نے بت کے لیے قربانی کی بت کے
 پیٹ میں سے آواز آئی **يَا جَلِيلُ أَمْرٌ قَتِيلٌ وَجُلٌ قَتِيلٌ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** انھیں ایک

عمر نے سورہ طہ پڑھا
 اور اس کے بعد
 انھیں سوا
 اور اس کے بعد

جنگ

کام کی بات ہو ایک مرد صبیح کتا بھولا لا الہ الا اللہ اور لوگ یہ آواز نکلتے بھاگ گئے میں ٹھہرا دوسری
 بھڑپن لے وہی آواز سنی پھر اوشین دنوں معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم طرٹ لا الہ الا اللہ
 دعوت کرتے ہیں بعض کتب تو اربع میں یہ قصہ روز اسلام عمر کا لکھا ہے اور صحیح بخاری سے یہ معلوم
 ہوتا ہے کہ اوس سے پہلے کا قصہ ہو ہر کیف ایک یہ معجزہ آنحضرت کا حضرت عمرؓ نے قبل اسلام ہونے
 کیا حال ابو طالب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت حمایت کرتے تھے اور سبب
 اونکی حمایت کے کفار آپ پر باوصف کمال عداوت کے قابو نہیں پاتے تھے اور ہمیشہ ابو طالب
 سے اس باب میں کہتے تھے مگر ابو طالب اونکی نہیں سنتے تھے ایک مرتبہ سب کفار مجتمع
 ہو کر ابو طالب سے کہا یا محمدؐ کو ہمارے حوالے کر دیا تم سے ہم اڑینگے ابو طالب نے آپکا
 حوالے کر دینا قبول کیا کفار نے ارادہ مصمم آپکے قتل کا کیا ابو طالب آپ کو لیکر مع سارے
 بنی ہاشم اور بنی مطلب کے ایک شعب یعنی گھائی میں واسطے محافظت کے جا رہے اور کفار نے
 آپ سے برادری قطع کی اور بہت کوشش کی اس بات میں کسی طرح کوئی بنی ہاشم اور بنی مطلب
 سلوک نہ کرے بلکہ منہوں اور سوداگروں کو منع کر دیا تھا کہ ان لوگوں کے پاس کچھ چیز نہیں
 اور ایک کاغذ عہد نامہ قطع علاقے کا ان لوگوں سے لکھ کے خانہ کعبہ میں لٹکا دیا مین سال
 تک آنحضرت اور بنی ہاشم اور بنی مطلب اس شعب میں نہایت تکلیف میں مبتلا رہے آخر کار
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوجی اُمی اس بات سے اطلاع ہوئی کہ کیرے نے کاغذ
 عہد نامے کو جو کعبہ میں لٹکا یا تھا بالکل کھا لیا سوائے نام اللہ کے جہاں کہیں اوس میں تھا
 ایک حرف نہیں چھوڑا آپ نے یہ حال ابو طالب سے کہا ابو طالب نے شعب سے نکل کر یہاں
 قریش سے بیان کی اور کہا کہ اوس کاغذ کو دیکھو اگر محمدؐ کا بیان غلط نکلے تو ہم اوشین
 دیرینگے اور اگر صحیح نکلے تو اتنا تو ہو کہ تم اس قطع رحم اور عہد بد سے باز آؤ قریش نے
 کعبہ پر سے اوتار کے اوس کاغذ کو دیکھا فی الواقع کیرے نے سوائے نام اللہ کے
 سب حرفوں کو کھا لیا تھا تب قریش اوس ظلم سے باز آئے اور عہد نامے کو چاک کر ڈالا

اور ابوطالب ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ہاشم وہی مطلب کے شعب سے نکل آئے
ف عبد مناف کے چار بیٹے تھے ہاشم مطلب عبد اس نوفل جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہاشم کی اولاد میں ہیں اس طرح کہ ہاشم کے بیٹے عبد المطلب اور عبد المطلب کے عبد
 اور عبد اللہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مطلب کی اولاد میں بنی المطلب ہیں ہاشم بنی
 رحمتہ اللہ انھیں میں سے ہیں عبد اس کی اولاد میں بنی امیہ ہیں امیہ عبد شمس کا بیٹا تھا
 حضرت عثمان بنی امیہ میں ہیں اور نوفل کی اولاد میں حضرت جبر بن مطعم صحابی اور سعید بن جبر
 تابعی ہیں بنی مطلب حالت کفر میں بھی مثل بنی ہاشم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 رہے اسی سبب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حصہ ذوی القربی کا تقسیم
 فرمایا بنی مطلب کو بھی دیا اور اولاد عبد شمس اور اولاد نوفل کو نہیں دیا حضرت عثمان اور
 جبر بن مطعم نے اس باب میں عرض کیا اور کہا کہ بنی ہاشم کی ترجیح کا ہمیں انکار نہیں سلیے
 کہ خداے تعالیٰ نے آپ کو اون میں پیدا کیا ہی مگر بنی مطلب اور ہم آپ ایک سی قربت
 رکھتے ہیں اونکی ترجیح کی کیا وجہ ہو آپ نے فرمایا کہ بنی مطلب اور بنی ہاشم مثل ذراتِ ہند
 کے ہیں یعنی ہمیشہ باہم رہتے ہیں ترجیح کی یہ وجہ ہو حال ہمیشہ آپ ابوطالب کو عورت
 طرف اسلام کے کرتے تھے اور باوصف آنکہ اونکے دل میں خوب حقیقت ملت اسلام
 کی ثابت تھی اسلئے کہ باب داد کیے مذہب کو چھوڑ دینا عار سمجھتے تھے اونھوں نے اسلام
 قبول کیا حتیٰ کہ زمانہ اونکی موت کا پونچھا اپنے کہا ای چچا ایک بار کلمہ لا الہ الا اللہ
 کہہ لو تو مجھے خداے تعالیٰ سے تمھاری شفاعت کا ٹھکانا ہو ابوطالب نے زمانہ اور عارِ بجا
 سے بچنے کو نار اختیار کی **ف** صحیح بخاری میں ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پونچھا
 کہ ابوطالب کو کچھ آپکے سبب نفع ہو اوہ آپکی بہت حمایت کرتے تھے آپنے کہا کہ
 وہ ٹخنوں تک اگل میں ہو اور اگر میں نہ تو اوہ دوزخ کے تے کے درجے میں ہو تا جاتا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوطالب کی وفات کا کہ وہ بہت حمایت آپ کی کرتے تھے

وفات ابوطالب

بہت ریخ ہوا اور اسی سال میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی انتقال ہوا اور ان کے انتقال کا
 بھی آپ کو بڑا ریخ ہوا اس لیے اوس سال کا نام عام الحزن رکھا حضرت خدیجہ کا
 بہت بڑا رتبہ تھا حتیٰ کہ حدیث میں وارد ہے کہ زبانی حضرت جبریلؑ کے خدا تعالیٰ نے حضرت خدیجہؓ
 کو بشارت بہشت کی اور سلام کہلا بھیجا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پونچھا
 بعد وفات حضرت خدیجہؓ کے آپ کے دو نکاح قرار پائے ایک بکر یعنی عایشہ بنت ابی بکرؓ
 سے کہ وہ اون دنوں میں چھ برس کی تھیں مکہ میں اون کا نکاح ہوا اور مدینہ میں جب
 نو برس کی ہوئیں زفات ہوا دوسری ٹیپ یعنی سودہ بنت زمعہ اون سے مکہ میں نکاح ہوا اور
 آپ کے ساتھ مدینہ میں آئیں اور ہمیشہ ازواج مطہرات میں ہیں حال جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم دعوت اسلام میں بہت کوشش کرتے تھے مگر کفار کہ بہت تکلیفیں دیتے تھے اور لوگوں
 پر نہیں آتے تھے ایک بار آپ طائف کو تشریف لیگئے اور وہاں کے لوگوں کو طرف اسلام کے
 دعوت کی تین شخص وہاں سردار تھے عبدیالہیل اور مسعود اور حبیب اون سے اور سب ہاں کے
 شرفاء سے اسلام کے لیے کہا اونھوں نے قبول کیا بلکہ وہاں کے سفیہ لوگوں کو ہسکا کے
 آپ کو بہت تکلیف پہنچائی آپ وہاں سے بہت لول ہو کے پھر آئے مکہ اور طائف کی راہ میں
 عقبہ اور شیبہ کا کہ سرداران قریش میں سے تھے ایک باغ تھا اوس میں آپ جب پہنچے تو
 کے سایہ میں ٹھہرے اوس وقت عقبہ اور شیبہ بھی اپنے باغ میں تھے اونھوں نے اپنے غلام کے
 ہاتھ کہ عداس نام نصرانی تھا بمقتضائے قرابت رحم کہا کہ انکو بھیجے آپ نے کہا ہے کہ
 بسم اللہ الرحمن الرحیم عداس کہا کہ اس سی قرین میں یہ نام بھی نہیں سنا آپ نے پوچھا کہ تو کہاں رہتا ہوا
 کہا کہ یثرب میں آپ نے کہا میرے بھائی یونس کی سی میں عداس نے پوچھا کہ یونس تھا کس بھائی
 کیسے ہوئے آپ نے فرمایا یونس بن مریم تھے میں بھی بن مریم ہوں عداس نے آپ کا نام پوچھا آپ
 فرمایا محمد عداس نے کہا کہ میں نے تمہارا وصف انجیل میں اور توریت میں پایا ہے یہ کس میں تھا
 مبعوث ہونے کا منتظر تھا اور سلمان ہو گیا اور ہاتھ پاؤں آپ کے چومے جب عقبہ اور شیبہ

ذکر وفات

ذکرت و کلمہ

کے پس

سورہ

سورہ

سورہ

سورہ

سورہ

سورہ

سورہ

سورہ

سورہ

سورہ

پھر آپ سوار ہوئے اور حضرت جبریلؑ ہمراہ تھے اور مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کو تشریف
 لگئے وہاں ارواح انبیاء کے کرام کی حاضر تھیں آپ نے امام ہو کے بموجب حکم
 خدا تعالیٰ کے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازیں سب پیغمبر حمد الہی بجالائے حضرت ابراہیم
 اور موسیٰ اور داؤد اور سلیمان اور عیسیٰ علیہم السلام نے حمد الہی میں خطبہ تبلیغ پڑھا
 اور اوس میں نعمتیں جو ان سے علاوہ کبھی تھیں بیان کیں جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے بھی حمد الہی میں نعمتیں متعلقہ بذات خود بیان فرمائیں جسے افضلیت آپ کی
 سب انبیاء کے کرام پر ثابت ہوتی تھی چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان صفات کو
 سن کے انبیاء کے کرام کو خطاب کر کے کہا **يٰۤاَهْلَ اٰقْصَا صَدْرٍ** سب انھیں صفات کے ساتھ
 تم سے افضل ہوئے بعد ازیں آپ آسمان کو تشریف لگئے جب پہلے آسمان پر پہنچے دروازہ
 حضرت جبریلؑ نے کھلوا یا فرشتے نے جو دربان فلک تھا پوچھا کون ہو کہا جبریلؑ کہا تمہارے
 ساتھ کون ہو کہا محمدؐ کہا وہ ملائے گئے ہیں کہا ہاں کہا **مَرْحَبًا بِهٖ فَنَعْمُ** اچھی آواز ہوئی
 انھیں اچھا آنا آئے اور دروازہ کھولا آپ آسمان اول میں داخل ہوئے وہاں حضرت آدم
 علیہ السلام کو دیکھا حضرت جبریلؑ نے کہا کہ یہ تمہارے باپ آدم ہیں انھیں سلام کرو آپ نے
 سلام کیا حضرت آدمؑ نے جواب سلام دیا اور کہا **مَرْحَبًا بِكَ يَا بَنِي اٰدَمَ الصَّلٰوۃُ وَالنَّبٰی الصَّلٰوۃُ**
 خوشی ہو جو منہ زندہ نیک اور نیک کو اور آپ نے دیکھا کچھ گوری گوری
 صورتیں حضرت آدمؑ کے سیدھی طرف سے نظر آتی تھیں اور کچھ صورتیں کالی کالی انکے بائیں
 نظر آتی تھیں جب حضرت آدمؑ داہنی طرف دیکھتے خوش ہو جاتے اور جب بائیں طرف دیکھتے
 ناخوش ہوتے حضرت جبریلؑ نے بیان کیا کہ داہنی طرف اونکی اولاد نیک کی صورتیں نظر آتی ہیں
 جو بشتی ہیں ایسے انھیں دیکھ کر حضرت آدمؑ خوش ہو جاتے ہیں اور بائیں طرف اونکی اولاد
 بد کی صورتیں نظر آتی ہیں جو دور زنی ہیں ایسے انھیں دیکھ کر ناخوش ہو جاتے ہیں
 پھر دوسرے آسمان پر تشریف لگئے وہاں بھی حضرت جبریلؑ نے دروازہ کھلوا یا فرشتہ

نے پوچھا کون ہو کہا جبریلؑ کہا کون ساتھ ہو کہا محمدؐ کہا کیا بلانے گئے ہیں کہا ہاں کہا
 مَرْحَبًا بِكَ فَيَقْعَمُ الْيَحْيَىٰ جَاءَ خُوشِي ہوا انھیں اچھا آنا آئے اور وہاں آپؐ نے حضرت
 یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو دیکھا حضرت جبریلؑ نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ ہیں انھیں سلام
 کرو آپؐ نے سلام کیا اون دونوں صاحبوں نے جواب سلام دیا اور کہا مَرْحَبًا بِكَ الْخَلِجُ
 الصَّالِحُ وَالنَّبِيُّ الصَّالِحُ خُوشی ہو جو برابر نیک اور نبی نیک کو بعد ازین میرے آسمان
 آپ تشریف لیگئے اور حضرت جبریلؑ نے بدستور دروازہ کھلوا دیا وہاں کے دربان نے بھی
 ویسی گفتگو کی جیسے دربان آسمان اول و دوم نے کی تھی اور اوس آسمان پر حضرت یوسفؑ
 علیہ السلام سے ملاقات ہوئی آپؐ نے فرمایا او انھیں ایک شطر حسن کا ملا ہو شطر کے
 معنی ہیں نصف اور بھی ایک حصہ یعنی نصف حسن حضرت یوسفؑ کو ملا اور نصف سائے عالم کو
 یا ایک حصہ کاملہ حسن کا او انھیں ملا حضرت جبریلؑ نے کہا یہ یوسفؑ ہیں انھیں سلام کرو
 آپؐ سلام کیا او انھوں نے جواب سلام دیا اور کہا مَرْحَبًا بِكَ الْخَلِجُ الصَّالِحُ وَالنَّبِيُّ الصَّالِحُ
 پھر جو تھے آسمان پر تشریف لیگئے اور حضرت جبریلؑ اور فرشتہ دربان سے حساب گفتگو
 ہوئی اور وہاں حضرت ادریسؑ سے ملاقات ہوئی اور اوس سلام و جواب مَرَحَبًا سَابِقُ
 ہوا مگر او انھوں نے آپؐ کو الْخَلِجُ الصَّالِحُ کہا حالانکہ وہ آپؐ کے اجداد میں ہیں قیاس
 مقتضی اس بات کو کہ ابْنُ الصَّالِحِ کہتے مثل حضرت آدم اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے
 علمائے اسکی توجیہ میں یہ بات لکھی ہو کہ حضرت ادریسؑ نے براہِ تعظیم آپؐ کو الْخَلِجُ الصَّالِحُ کہا
 فقط بعد ازین آپؐ پانچویں آسمان پر تشریف لیگئے اور بعد گفتگو سے معمولی دربان و جبریلؑ علیہما السلام
 کے اوس آسمان میں حجب داخل ہوئے حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی
 اون سے سلام و جواب مَرَحَبًا بدستور سابق ہوا بعد ازین چھٹے آسمان کو آپ تشریف
 لیگئے وہاں بھی دربان سے گفتگو مثل سابق ہوئی اور سلام اور جواب و مَرَحَبًا بھی مثل
 سابق ہوا اور حجب وہاں سے بڑھے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملے اور کہا کہ میرے بعد

یہ نوجوان پیغمبر ہوا اور اسکی امت کے آدمی میری امت سے زیادہ بہشت میں جا میں گئے
مقصود اونکا تاسف تھا اپنی امت کے حال پر کہ سبب فرامیوں کے زیادہ بہشت میں
جانے سے محروم رہے بعد ازین ساتویں آسمان کو تشریف لیگئے اور بعد کھوانے دروازے
کے اور ہونے گفتگو حساب ابوت کے اوس آسمان پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام
سے ملاقات ہوئی کہ بیت المعمور سے بیٹھ لگائے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا کہ بیت
میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نئے داخل ہوتے ہیں کہ پھر اوس میں نہیں آتے اور
حضرت جبریلؑ نے کہا کہ یہ باپ تھا سے ابراہیمؑ میں انھیں سلام کرو آپ نے
سلام کیا اور انھوں نے جواب سلام دیا اور کہا کہ **حَبَّابُ بْنُ الصَّامِتِ وَ النَّبِيُّ الصَّامِتُ**
بعد ازین سدرۃ المنتہی کے پاس تشریف لیگئے وہ بیری کا درخت ہی بڑا عظیم الشان اپنے
فرمایا کہ اوسکے پتے ایسے ہیں جیسے ہاتھی کے کان اور اوسکے پیر ایسے جیسے منکے
ہجر کے ہجر ایک شہر کا نام ہو وہاں کے منکے بہت بڑے ہوتے ہیں اور آپ نے
فرمایا کہ اوسپر بیشمار منکے سونے کے تھے یعنی فرشتے اس صورت کے آپ نے آگے جابجا
قصہ کیا حضرت جبریلؑ وہاں ٹھہر گئے اپنے سبب پوچھا کہا کہ مجھے بیان سے اوپر جانے
کی طاقت نہیں ہے اگر ایک سہر سہری برتر پریم ۷ فروغ تجلی بوزد پریم ۷ اگر بال بھی
میں اوپر اوڑون روشنی تجلی کی جلالت پر میرے کتب سیر میں لکھا ہو کہ وہاں سے
براق کو آپ نے چھوڑا وہاں رفرف سبز آیا کہ روشنی اوسکی آفتاب کی روشنی پر غالب
تھی اوسپر آپ کو بٹھایا رفرف لغت میں بچھونے کو کہتے ہیں پس وہ رفرف مسند سبز
زرین نورانی تھا مثل تخت روان کے آپ کو اوسپر سوار کیا اور وہ آپ کو کرشمی غریز
سب مکانات آسمانی اور حجب نورانی علیٰ کرا کے عرش ملک لے گیا حال اللہ جل جلالہ
سے آپ کو ایسا قرب حاصل ہوا کہ کبھی کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا اور کوئی فرشتہ اس قرب کو
کبھی پونچھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام کیا اور آپ کو دیدار مبارک اپنا دکھلایا

نور جیسی

نور جیسی

نور جیسی

ذکر اصول و فروع در بارہ
کلمات التوحید

کلمات التوحید کا

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرف قرب اتم اور دیدار سے شرف ہوئے آپ نے بالہام ربانی کہا اَلْحَيَاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ سَبْعَ عَابَادَتِیْنَ زَبَانِیْ اور ربانی اور مالی اللہ کے لیے مین اللہ جل جلالہ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سَلَامٌ تَمِیْزِیْ پھیر اور رحمت خدا کی اور برکتیں اور برکتیں نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَالصَّلٰوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ سَبْعَ عَابَادَتِیْنَ سَلَامٌ ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر فرشتوں نے کہا اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی لائق عبادت کے نہیں سوائے اللہ کے اور میں دیتے ہیں کہ محمد بندے اس کے ہیں اور رسول اس کے مکمل آپ کا اس وقت التبیان تشریح آخر تک کہنا ایسا ہوا جیسا بوقت حاضر ہو چکے حضور بادشاہ میں کورنش و تسلیات بجا آتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا السلام علیک آخر تک فرماتا ایسا جیسے بادشاہ اپنے مقرب کا سلام بجالا رہا ہے تو قریب دیتے ہیں پھر آپ کا السلام علینا آخر تک کہنا ایسا ہو جیسے مقربان بادشاہی جو عالی ہمت ہوتے ہیں بوقت توجہ بادشاہی اپنی طرف اور لوگوں کو یاد کرتے ہیں کہ وہ بھی شمول مراحم شاہی ہو جائیں پھر ملائکہ کا اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ آخر تک کہنا ایسا ہو جیسے حاضران دربار شاہی کسی امیر مقرب پر عنایت خاص و درگزر با اختصاص دیکھ کے بادشاہ کی مدح و ثنا اور اس امیر کی تعریف اور ستحی و تقرب ہونا بیان کرتے ہیں چونکہ نماز معراج المومنین ہی واسطے یاد دہی حال معراج جناب سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم ہوا کہ نماز کے قعود میں یہ سب عبارت پڑھی جائے قعود نماز کی سب ہیأتوں میں بندے کی توقیر پر زیادہ دلالت کرتا ہے کہ گویا بادشاہ کے حضور سے سجدہ کو سبب کمال عنایت کے اجازت بیٹھنے کی حاصل ہوئی اسی جیسے پڑھنا التبیات کا کہ بوقت کمال توقیر جناب سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے عبارت اس کی حاصل ہوئی تھی قعود میں مقرر ہوا نکتہ ثمانیہ بعض گنگارون کے دل میں یہ غلبان ہوتا ہے کہ جناب

تسبیح التوحید کا
جات قعود سجدہ

تسبیح التوحید کا
جات قعود سجدہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت کرامت میں عباد صالحین کو بالخصوص یا فرمایا
گنہگاروں کا ذکر کیا جو اب اسکا بیٹے بزرگوں نے خوب لکھا ہے وہ یہ ہے کہ ممکن نہ تھا کہ اسے
وقت میں آپ گنہگاروں کو یاد نہ کرتے آپ رحمۃ للعالمین تھے اور نظر عنایت آپ کی گنہگاروں
پر زیادہ تھی سو آپ نے اوس مقام قرب و حضور میں گنہگاروں کو صالحین سے پہلے یاد فرمایا
اسطرح کہ ایک طرح رتبہ اور انکا صالحین سے بڑھ گیا یعنی آپ نے السّلام علیکمنا بصیغہ محکم
مع الغیر فرمایا سلام ہم سب پر السّلام علیکمنا بصیغہ محکم واحد فرمایا گنہگاروں کو
آپ نے بنظر غریب پروری اپنے ساتھ شامل کر لیا اور صالحین سے پہلے انہیں یاد کیا
۵ کہ سخت کرامت گناہگارانہ حال اللہ جل جلالہ نے اوس رات میں ایسے علم اور قیامت
آپ کو عطا فرمائے کہ زبان بیان اور اسکے اظہار سے کوتاہ ہو خود خداے تعالیٰ نے ہمیں رکھا
ہو فرمایا یٰوفاؤحی الی عبیدہ مّا اوحیٰ پس وحی بھیجی خداے تعالیٰ نے طرف بندے کے
کے جو کچھ کہ وحی بھیجی اور اللہ تعالیٰ نے پچاس وقت کی نماز آپ کی امت پر فرض کی آپ
وہاں سے پھرے جب جمعے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے انہوں نے
پوچھا کہ تمہاری امت پر کیا فرض ہوا آپ نے کہا پچاس وقت کی نماز ہر روز حضرت موسیٰ
نے کہا کہ تمہاری امت سے پچاس وقت کی نماز ہرگز نہ کر سکے گی میں نے معاملہ بنی اسرائیل
کا خوب جھگٹا ہے اور بہت تدبیریں اونکی ہدایت اور اطاعت کی کرتا رہا ہوں مجھے حال خوب
معلوم ہو تم اپنے رب کے پاس پھر جاؤ اور خداے تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے تخفیف
چاہو آپ نے بموجب مشورہ موسیٰ علیہ السلام کے کیا اور خداے تعالیٰ نے دس نمازوں کی
تخفیف کی چالیس رکھیں پھر جب حضرت موسیٰ کے پاس آئے انہوں نے پھر تقریریں باہوت
کے کی اور آپ پھر گئے اور دس کی پھر تخفیف ہوئی اسی طرح ہر بار تخفیف ہوتے ہوتے
دس کو پونہچی اور پھر بموجب مشورہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جب مراجعت فرمائی خدا تعالیٰ
نے پانچ وقت کی نماز رکھی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تمہاری امت سے پانچ وقت کی

نہایت نماز

نماز بھی ٹھوٹے کی پھر جاؤ اور خدا تعالیٰ سے تخفیف چاہو آپ نے فرمایا کہ میں نے
 یہاں تک مدخل جلا کے حضور میں بار بار عرض کیا کہ اب مجھے عرض کرنے میں شرم
 آتی ہی میں نے پانچ وقت کی نماز قبول کر لی اوسی وقت عرش سے نازل آئی مَصْنُوعٌ
 فَرِضِيٌّ وَخَفِيفٌ عَجَبٌ پورا کیا میں نے فرض اپنا اور تخفیف کی اپنے بندوں
 سے جی ہرنگی کا دس گونہ ثواب ہوتا ہی پس پانچ نمازین بحساب ثواب کے پچاس تھیں
 جتنی کہ خدا تعالیٰ نے پہلے فرض کی تھیں اور بندوں کو آسانی ہو گئی کہ پانچ ہی نمازین
 پر چھین گے اور پچاس کا ثواب پادینگے صحیح بخاری میں تو فرض ہونا پچاس نمازوں
 کا شب معراج میں اور حسب شرح سابق تخفیف ہو کے پانچ کا رہنا مذکور ہی روزوں
 کا ذکر نہیں اور بعض کتابوں میں فرض ہونا چھ مہینے کے روزوں کا اور تخفیف
 ہو کے ایک مہینے کے رہنا بھی مذکور ہی و آپ کے سامنے شب معراج میں تین
 پیالے پیش ہوئے ایک دودھ کا اور ایک شہد کا اور ایک شراب کا آپ نے دودھ
 کا پیالہ لیا حضرت جبریلؑ نے کہا اَخَذْتُ الْفِطْرَةَ تم نے اختیار کیا فطرت اسلام
 کو دودھ کو اللہ تعالیٰ نے بہت لطیف اور نافع بنایا ہی طاریات آدمی کا کھانے اور
 پیے پوری سود دودھ بجائے کھانے اور پانی دونوں کے ہو جاتا ہی پس دودھ مادہ
 حیات جمائی ہی جس طرح ایمان مادہ حیات روحانی ہی سود دودھ صورت مثالی تھی
 ایمان اور اسلام کی آپ نے اوسکو اختیار کیا تاکہ آپ کی امت میں ایمان و اسلام قائم
 رہے بعض روایات میں پیش ہونا پیالوں کا پاس سدرۃ المنتہی کے مذکور ہی اور بعض
 روایات میں بیت المقدس میں دونوں روایتوں کی تطبیق کے لیے بعض علماء نے لکھا
 کہ دونوں جگہ پیش ہوئے و شب معراج میں آپ نے ہمشت اور روزخ کی
 بھی سیر کی اور بہت امور عجیبہ مشاہدہ کیے مگر کتب تواریخ میں اکثر امور عجیبہ جو مذکور ہیں
 ادن کا نشان کتب معتبرہ حدیث میں نہیں مشق شریف کی کتاب الروایا میں بروایت

پیش ہونا
 پیالوں کا پاس
 سدرۃ المنتہی

مشاہدہ عجیب

بخاری ایک حدیث ہے جس میں خواب میں مشاہدہ کرنا آپ کا اوس جنس کے امور کو مذکور ہے جیسے شب معراج میں لوگ ذکر کرتے ہیں اس مقام پر وہ حدیث ذکر کی جاتی ہے حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو بعد نماز لوگوں سے پوچھا کرتے تھے کہ تم نے کوئی خواب دیکھا ہے جو کوئی بیان کرنا آپ اوسکی تعبیر ارشاد کرتے ایک دن آپ نے لوگوں سے حسب معمول پوچھا کسی نے کوئی خواب بیان کیا آپ نے فرمایا کہ رات میں دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے اوٹھا کے بچلے ایک میدان صاف میں پونچے وہاں دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہے اور اوسکے سر کے پاس ایک شخص کھڑا ہے اور اوسکے ہاتھ میں ایک انگوٹھا اوس انگوٹھے کو اوس بیٹھے کے منہ میں ڈال کے ایک طرف کا گلیٹر اوسکا چیزتا ہے پشت تک پھر انگوٹھے کو نکال کے دوسرا گلیٹر اچرتا ہے پشت تک اتنی دیر تک پہلا گلیٹر اوسکا درست ہو جاتا ہے آپ نے پوچھا یہ کون ہیں ہمراہیوں نے کہا اگے چلو آپ اگے چلے دیکھا کہ ایک آدمی جیت لیتا ہے اور ایک آدمی اوسکے سر کے پاس کھڑا ہے اور اس زور سے پتھر اوسکے سر میں مارتا ہے کہ سر اوسکا پچی ہو جاتا ہے داغ پاش پاش ہو جاتا ہے اور پتھر لڑھک جاتا ہے وہ شخص اوس پتھر کے اوٹھانے کو جاتا ہے جب تک وہ پتھر اوٹھا کے لاتا ہے اوس لیے آدمی کا مرد درست ہو جاتا ہے پھر وہ پتھر مارتا ہے اور سر کو پچی کر دیتا ہے اور پتھر لڑھک جاتا ہے اور وہ پتھر کو اوٹھانے کو جاتا ہے اور پھر سردست ہو جاتا ہے پھر پتھر مارتا ہے آپ نے دونوں ہمراہیوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں اوں خون نے کہا اگے چلو اگے چلے دیکھا کہ ایک غار اوپر تنگ بھیتر سے کشادہ مثل تنور کے اور اوس میں آگ جلتی ہے اور کچھ مرد تنگ اور کچھ عورتیں نگلی ہیں آگ اوں میں جلاتی ہے اور آگ کمزور سے دھتے سے اوپر اوشٹے ہیں اتنا کہ قریب نکلنے کے ہو جاتے ہیں پھر بھیتر کو چلے جاتے ہیں آپ نے پوچھا یہ کون ہیں دونوں ہمراہیوں نے کہا اگے چلو اگے چلے دیکھا کہ ایک نہری خون کی اور ایک آدمی

اوسکے بیچ میں ہی اور باہر ٹھکانا چاہتا ہوا اور کنا سے پر ایک آدمی ہی کہ اوسکے ہاتھ
 پتھر ہیں اوسنے بھرتوالے آدمی کو مار کے پھیر دیتا ہی آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہیں
 دونوں ہمراہیوں نے کہا اگے چلو اگے چلے دیکھا کہ ایک باغ سبز ہی اوس میں ایک
 بڑا درخت ہی اوسکی جڑ میں ایک بڑھا ہی اور کچھ لڑکے اور قریب وہاں سے ایک
 شخص آگ جلا رہا ہی آپ کو دونوں آدمی درخت پر چڑھائی گئے درخت کے میچ میں ایک گھر
 میں داخل کیا بہت خوب اور خوشنما اور زیبا نہایت قابل تعریف کے اوس میں کچھ
 مرد ہیں بڑے اور جوان اور عورتیں اور لڑکے بعد اسکے اوس گھر سے نکال کے
 درخت پر اوپر کو چڑھایا اور ایک اور گھر میں داخل کیا کہ پہلے گھر سے بھی اچھا تھا دیکھا
 کہ اوس میں بڑے اور جوان ہیں آپ نے اون دونوں شخصوں سے کہا کہ تم دونوں
 نے ساری رات مجھے بھرایا بیان تو کر حقیقت ان چیزوں کی جو دیکھیں اوتھوں نے
 کہا جسکے گلبھڑے پیرے جاتے ہیں وہ شخص ہی جو جو ٹھہ بولتا ہی اور جھوٹی بات کی
 مشہور ہو جاتی ہی اور جس آدمی کا سر پتھر سے کھلا جاتا تھا وہ ہی جو قرآن مجید یاد کر
 اور رات کو سو رہے قرآن نہ پڑھے اور دن کو اوسکے موافق عمل نہ کرے قیامت تک
 اوسکے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوگا اور مرد اور عورتیں برہنہ جو آگ میں جلتے غار میں
 تنور میں نظر پڑیں وہ زنا کار مرد اور عورتیں ہیں اور خون کی مذی والا آدمی دغا
 ہی اور بڑھا جو درخت کی جڑ میں دیکھا حضرت ابراہیمؑ ہیں اور لڑکے اولاد لوگوں
 کی اور آگ جلاسنے والا فرشتہ داروغہ و درخ مالک تھا اور پہلا گھر جو دیکھا عام شہین
 کا گھر ہی بہشت میں اور دوسرا گھر اوس سے اچھا شہد کا گھر ہی اور ہم دونوں جبریل
 اور میکائیل ہیں سر اوٹھا کے دیکھو دیکھا تو ایک برفیہ سا نظر پڑا کہا یہ تمہارا گھر ہی
 آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا مجھے چھوڑ دین اپنے مکان میں داخل ہوں کہا
 ابھی تمہاری عمر باقی ہی بغیر اوسکے پھر اکیسے تم اس گھر میں داخل نہیں ہو سکتے حال

بعد قرب تمام جناب خالین کریم وصول شرف کلام و دیدار و دیگر نفاے عظیمہ آپ نے رحمت
فرمانی مشہور ہو کہ بستر مبارک ہنوز گرم تھا اور زنجیر حجرے کی ہنوز ہمتی تھی اور روضہ ابراہیم
میں زمانہ آمد و رفت تین ساعت لکھا ہی پس اس عالم میں اثر توقف اور طول سیر کا معلوم
نہیں ہوتا تھا حضرت شیخ مجدد الف ثانی و دیگر صوفیہ کرام نے لکھا ہی کہ معراج میں آپ کا
تشریف لیجانا از قبیل عالم آخرت ہو کہ اوس عالم میں بڑی نگہبش ہی ایک لمحے میں ہوا
سال کے کام ہو سکتے ہیں حال صبح کو آپ نے اس حال کو بیان فرمایا کہ آپ نے جھٹلایا
اور ٹٹھا کرنے لگے بعضوں نے اون میں سے جھپٹ کے ابو بکر صدیق سے کہا کہ تم اب بھی
گو سچا کہو گے وہ کہتے ہیں کہ رات میں بیت المقدس اور سب آسمانوں کی سیر کر آیا ابو بکر
نے کہا کہ اگر یہ بات کہتے ہیں تو بیشک سچے ہیں اور آپ کے حضور میں حاضر ہو کے احوال
معراج سننے بخوبی تصدیق کی اسی سبب اون کا لقب صدیق ہوا چنانچہ حاکم نے روایت کی
اور بعض ضعیف الایمان مرد ہون گئے حال کافروں نے کہا کہ آسمانوں کا حال تو معلوم
نہیں مگر بیت المقدس کو ہم نے دیکھا ہی اور خوب جانتے ہیں کہ تم وہاں کبھی نہیں گئے
بصلا نقشہ بیت المقدس کا اور شرح اوس کے مکانات کی تو بیان کرو آپ شب میں تشریف
لیگئے تھے اور کچھ ضرورت آپ کو نقشے کے دریافت کرنے کی تھی بائیں جہت آپ کو نقشے
کے بیان میں تا مل ہوا خدا تعالیٰ نے بیت المقدس کو آپ کے سامنے کر دیا آپ نے
دیکھ کر بخوبی نقشہ بیان کر دیا کافروں کا جواب ہوئے اور آپ نے اوس کے قافلے کا کہ نہجاً
شام تجارت کو گیا تھا حال بیان کیا کہ وہ پھرے ہیں بدھ کے روز کے میں دخل
ہوں گے اوس دن قافلہ قریب شام تک نہ آیا اسد تعالیٰ نے دن کو اتنا بڑھا دیا کہ قافلہ
کے میں دخل ہو گیا بالجملہ خدا تعالیٰ نے ہر طرح اس عطیہ عظمیٰ کی صورت تصدیق کی نمایان کی

باب دوم احوال ہجرت کے بیان میں تا وفات

فصل اول مقدمات ہجرت اور حالات اہ کے بیان میں

بیان اس بات
کہ سرانجام میں آپ
تشریف لیجانا از
عالم آخرت ہو

معراج

معراج ۱۳
مقدمات ہجرت کے بیان میں

جنا بارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبائل عرب کو جو موسم حج میں واسطے حج کے لئے دعوتِ اسلام کی فرماتے اور اپنی رفاقت کے لیے کہتے سو یہ سعادت نصیب بین انصار مدینہ کے تھی ایک سال میں کہ گیارہواں سال نبوت کا تھا کچھ لوگ قوم انصار کے آئے تھے آپ نے ان کو دعوتِ اسلام کی کی انھوں نے مہینے کے یوں دسے سنا تھا کہ ایک نیم غفر بن پیدا ہوئے اور وہ انصار سے مغلوب رہتے تھے اور کہتے تھے کہ جب وہ پیغمبر پیدا ہوئے ہم ان کے ساتھ ہو کے تمھیں قتل کرینگے انصار نے آپ کی دعوت سنے کہا کہ یہ وہی پیغمبر معلوم ہوتے ہیں جن کا ذکر یہود کرتے ہیں لیکن ایسا نہ کہ یہود ہم سے پہلے ان سے اٹھیں اور چھ آدمی ان سے مشرف باسلام ہوئے اور اقرار کیا کہ سالِ آئندہ میں ہم پھر آویسنگے مہینے میں جا کے انھوں نے آپ کا ذکر کیا اور ہر گھر میں آپ کا ذکر پونچھا بارہویں سال بارہ آدمی نے آپ سے ملاقات کی پانچ پہلون میں کے اور سات اور انھوں نے احکامِ اسلام اور اطاعت پر بیعت کی آپ نے حسب درخواست ان کے مصعب بن عمیر کو واسطے تعلیم قرآن مجید اور شرائعِ اسلام کے مہینے کو بھیج دیا مصعب نے تعلیم قرآن و شرائع اور دعوتِ اسلام کی شائع کی اور اکثر آدمی انصار میں مسلمان ہو گئے تھوڑے دن میں سے باقی رہے تیرہویں سال میں ستر آدمی ہجرت انصار میں سے آئے اور مشرف باسلام ہوئے اور عہد و پیمان آپ کے ساتھ کیا کہ آپ جو مہینے کو تشریف لیجاویں گے ہم خدمت گزاری میں کوتاہی نہ کریں گے اور جو کوئی دشمن آپ کا مہینے پر چڑھ آوے گا ہم اس سے لڑینگے اور جان نثاری میں قصور نہ کریں گے۔ دونوں بیعتیں بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانیہ کہلاتی ہیں عقبہ کے معنی ہیں گھاٹی کے ایک گھاٹی پر تھیں یعنی تھیں لہذا بیعت عقبہ کہلاتی ہیں پہلی اولیٰ ہجرت ثانیہ بعد بیعت عقبہ ثانیہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو اجازت ہجرتِ ثانیہ کی فرمائی اور اصحاب نے روانہ ہونا شروع کیا تھیں روانہ ہوئے مگر حضرت عمر بن الخطاب

بہر حجت حضرت محمد ﷺ

نبی احمد عنہ شمشیرِ باطل کر کے مسلح ہو کے خانہ کعبہ پر پائے اور طواف کیا اور بعد اوس کے جماعت کفار و فطاب کر کے کہا خراب ہوں وہ لوگ جو یہ تھرون کو پوجتے ہیں بھگنا جسکو اپنی جورو کا بیوہ کرنا اور اپنی اولاد کا یتیم کرنا منظور ہو میرا سامنا کرے یہ کلمہ مریختہ کو روانہ ہوئے کسی کو قریش میں سے طاقت پس بات کی نہوئی کہ اوں کی طاقت کرے سب صحابہ ہجرت کر گئے سولے ابو بکر صدیق اور علی مرتضیٰ کے کوئی باقی نہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ نے اونھیں بشارت دی کہ تم میری رفاقت میں جو ابوبکر صدیق پات نکرتے خوش ہوئے حال ایک دن سرداران کفار قریش مثل ابو جہل وغیرہ دار الندوہ میں کہ متصل خانہ کعبہ کے ایک مکان تھا اور شورت کے لیے قریش ہاں مجتمع ہو کر رہتے تھے واسطے مشورے کے آپ کے امر میں مجتمع ہوئے ابلیس لعین بصورت ایک پیرز کے وہاں اموجود ہوا کفار قریش اوسکے آئے کو محفل سمجھے اسواسطے کہ مشورہ تہائی میں کرنا چاہتے تھے شیطان نے کہا میں ساکن نجد ہوں اور مجھے معلوم جس باب میں تم مشورہ کیا چاہتے ہو میں مرد تجربہ کار ہوں اس امر میں صلاح نیک دونگا کفار یہ بات سن کے خوش ہوئے اور اوسکے آئے کو غنیمت سمجھے اصطلاح میں شیطان شیخ نجدی جاکتے ہیں منشا اوسکا یہی قصہ ہے بعد ازین کفار نے مشورہ پیش کیا اور کہا کہ محمد نے ہمیں بہت عاجز اور تنگ کیا ہے ہمیں کافر کہتے ہیں ٹھکانا ہمارا دوزخ بتاتے ہیں دوزخ کو ہمارے بُرا کہتے ہیں ہماری جماعت میں تفرقہ ڈال دیا بعید نہیں کہ اپنے تابعین اور رفقاء کے زور سے ہم سے اڑنے کا قصد کریں اوسکے لیے ایسی تدبیریں سوچو کہ بالکل دفع ہو جاوین ایک شخص نے اون میں سے کہا کہ محمد کو ایک کوٹھری میں قید کر دو ایک علیحدہ جگہ کہ کوئی اون سے منے پاوے فتنہ اونکا تو یہی ہے کہ لوگ اون کا کلام سنے فریفتہ ہو جاتے ہیں جب اون سے کوئی ملنے نہاویگا یہ فتنہ موقوف ہو جاویگا شیخ نجدی نے کہا یہ سب پسندیدہ نہیں بنی ہاشم اور سب تابعین محمد کے اس باب میں مزاحم ہو گئے

مجمع ہوا کفار قریش کا دار الندوہ میں دیکھ شورش کچھ

دو کوئی شیطان یا بھوت

لہذا وہ نام نہان مساجد

یہ وہ آدمی ہے جس نے
خدا کی راہ میں جان قربان کر دی

یہ وہ آدمی ہے جس نے
اللہ کی راہ میں جان قربان کر دی

یہ وہ آدمی ہے جس نے
اللہ کی راہ میں جان قربان کر دی

اور نبوتِ قتال اور جہاد کی پونچھ گی بعد ازاں ایک شخص نے کہا کہ میری رائے میں یہ ہی صحیح ہے
کو بہان سے نکال دو یہاں نہیں گے ہم اونٹن سے محفوظ رہیں گے شیخ سجدی نے کہا
کہ یہ رائے بھی ناصواب ہے محمد کی زبان اور سحر البیانی معلوم ہو جہاں جائیں گے لوگوں
کو سحر کر لیں گے اور تابعین اونٹن سے جا ملین گے زور پیدا کر کے ہم پر چڑھ آئیں گے
اور ہنگامہ آراے جدال و قتال ہونگے بعد ازاں ابو جہل نے یہ رائے نکالی کہ ہر قبیلہ پیش
میں سے ایک ایک آدمی منتخب ہو اور رات کو سب مجتمع ہو کے محمد کے مکان پر جا کے
محمد کو قتل کر دیں بنی ہاشم سارے قبائل قریش سے طاقت و مقاومت کی ہتھکنڈے رکھتے
بالضرورت دیکھتے ہیں تو ہنسا پر راضی ہو جائیں گے اور ہم لوگ دیت بے تحلف ادا
کر دیں گے ابلیس لعین نے اس امر کو نہایت پسند کیا اور اس بات پر مشورہ ختم کر کے عزم
بالجزم اس امر کا کر کے وہاں سے اونٹن لے کر جہاد کے لئے اس سب مشورے کی تحفہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی آیہ **وَلَا تَمْكُرْ بِالَّذِينَ كَفَرُوا وَلِيَتَّبِعُونَكَ أَوْ يَنْقُضُوا عَهْدَ جُودِكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرٌ لِّمَا كُفِّرُوا ۝** میں اسی بات کا ذکر
ہو اور حکم نازل ہوا کہ تم مدینہ کو ہجرت کر جاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت
ابو بکر صدیق کے گھر تشریف لگئے اور اون سے تنہائی میں حال بیان کیا اور کہا کہ تم
ہو ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ میں نے دو اونٹن اسی سفر کے لیے خریدی ہیں آپ نے
فرمایا کہ اون میں سے ایک مجھے اوس قیمت کو دو جس قیمت کو تم نے لی ہو ابو بکر صدیق
نے کہا کہ آپ کے دیے ہی نزد ہوں آپ نے فرمایا نہیں یہ تو ہم قیمت ہی لین گے حضرت
ابو بکر نے کہا بہت خوب ف با آنکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ کو بے تحلف خرچ کرتے تھے اپنا ہی مال سمجھتے تھے اس اونٹنی کی قیمت
دینے میں کیوں امر کیا سب سکا محمد میں نے یہ لکھا ہے کہ آپ نے چاہا کہ اس عبادت
عظمیٰ میں صرف ال اپنی ذات کا ہی ہو حال رات کو آپ دو اونٹن لے کر تھے کہ عبادت

کفار نے اُس کے دروازہ مبارک گھیر لیا اور وہاں مجتمع ہوئے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لٹا دیا اور داسے مبارک کو اونھون سے اوڑھ لیا اور اونے آپ نے فرمایا کہ کفار تمہیں کچھ ضرر نہ پہنچا سکیں گے اور آپ کے پاس جو لوگوں کی امانتیں تھیں حضرت علیؓ کو دہرین اور اونے کہا کہ یہ مالکون کو پہنچا کے دینے میں آیا اور آپ دروازے سے نکلے اور اول سورہ یس فَاغْشَيْنٰهُمْ قَهْرًا لَا يَبْصُرُوْنَ تک پڑھ کے ایک مٹھی خاک جماعت کفار پر پھینک ماری ہر کافر کے سر اور منہ پر اور آنکھوں میں پونہچی اور آپ صاف نکل گئے کسی کو نظر نہ آئے تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص کہ وہ شیطان تھا وہاں موجود ہوا اور پونہچا کہ کس فکر میں کھڑے ہو اونھون نے کہا کہ بقصد محمد کھڑے ہیں شیطان نے کہا کہ وہ تمہاری آنکھوں میں اور سروں پر خاک ڈال کے چلے گئے ہر ایک نے جو اپنے چہرے اور منہ پر ہاتھ پھیرا تو خاک کا پایا فٹ لکھا ہی کہ جو کفار اس وقت مجتمع تھے اور خاک اونپر پونہچی سب بحالت کفر بروز بر مقتول ہوئے سوائے حکیم بن حزام کے کہ وہ مشرف باسلام ہوئے اور روز بروز بر مقتول نہیں ہوئے بلکہ اونکی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی ساٹھ برس بحالت کفر گزرے تھے اور ساٹھ برس اور زندہ رہے پھر کفار نے دروازے کی درزون سے جو دیکھا تو حضرت علیؓ کو آپ کے بستر پر چادر اوڑھے لیٹا دیکھا سمجھے کہ آپ لیٹے ہیں بالآخر مکان کے بھیتہ گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کھٹکاس کے بستر پر سے اٹھ کھڑے ہوئے اون سے پونہچا کہ محمد کہاں ہیں اونھون نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم پھر وہ حضرت علیؓ سے کچھ متعرض نہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں مشغول ہوئے حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو تھکانے سے محل کے ابوبکر صدیق کے گھر تشریف لیگے اور اونکو ساتھ لیکے پیادہ روانہ ہوئے آپ نے جوتا پاؤں سے نکال ڈالا تھا اور اونکلیوں سے چلتے بائیں خیال کہ نشان قدم معلوم نہو آپ کے پاؤں زخمی ہو گئے ابوبکر صدیقؓ نے آپ کو کندھے پر سوار کیا اور غار ثور تک پہنچا دیا تو ایک

اس کا حال
در زنی کہ نام
کھا کہ کھا
تھی صحابی
بابی
اوسے
دوام عداوت
کے لیے
کے لیے
کے لیے

پہاڑوں میں کسے جب متصل غار کے پونچے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا کہ آپ باہر ٹھہریں میں جا کے غار کو صاف کر ڈالوں کہ پہاڑوں کے غار اکثر چھوڑتے خالی ہوتے ہیں پھر ابو بکر صدیق غار میں گئے اور اپنی چادر کو پھاڑ کے اس کے کتبہ سوراخ بند کیے ایک سوراخ باقی رہا اور اس میں حضرت صدیق نے اپنے پانوں کی پٹی لگا دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غار میں بلایا آپ بھیتر تشریف لے گئے اور ابو بکر کے زانو پر سر مبارک رکھ کر سو رہے سانپ نے حضرت صدیق کے پانوں میں کاٹا اونھون نے جنبش کی یا بین خیال کہ آپ کی نیند میں خلل نہ پڑے لیکن بسبب تکلیف کے حضرت صدیق کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور رخسار مبارک پر گرسے آپ جاگے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے سانپ کاٹا آپ نے آپ دہن مبارک کاٹنے کی جگہ پر لگا دیا فوراً حضرت صدیق اچھے ہو گئے حال بعد آپ کے غار میں داخل ہونیکے کڑھی نے جالا غار کے منہ پر پوزیا اور ایک کبوتر کے جوڑے نے لٹکے غار میں اڑتے دیکے سینا شروع کیا صبح کو کفار تلاش کرتے ہوئے سب غار تک پونچے اور اس طرح جا کھڑے ہوئے کہ حضرت صدیق کو انکے پانوں نظر پڑے ابو بکر صدیق کو سخت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کمال حزن و قلق ہوا اور عرض کی اگر یہ لوگ اپنے پانوں کی طرف دیکھیں گے تو ہمیں دیکھ لیں گے آپ نے فرمایا لا تحزن لا ۱۰ اللہ معنا یعنی نجات کرو بیشک اللہ ہمارے اور تمہارے دونوں کے ساتھ ہے کفار نے جب کوئی کے جانے کو اور کبوتروں کے جوڑے کو دیکھا اونھون نے کہا کہ اگر کوئی آدمی اس غار میں گھسا جو تباہ کڑھی کا جالا ٹوٹ گیا ہو تا اور کبوتر جنگلی وحشی جانور ہو اس غار میں نہ ٹھہرتا ہضون نے کہا کہ یہ جالا تو ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے دیکھا تھا وہاں ہی ہوا اور یہ کھمک کفار پھر گئے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی عظمت کے لیے تاریخ کتبوت اور جانور وحشی سے ایسا کالم کہ صد ہزارہ آہنی اور جو انان جنگی سے

سجینہ
سجینہ

دھکٹاف قصہ ہجرت میں اسد جل جلالہ حضرت علی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کو
 فضیلت عنایت فرمائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو یہ کہ محل خوف جان میں بجائے
 آپ کے لیٹے اور داد جان نثاری کی دی بعضے علمائے کھابو کہ آیہ وَمِنْ النَّاسِ
 مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ یعنی در
 آدمی بیچتے ہیں جان اپنی خدا کی رضا مندی کی تلاش میں اور اسد بہت مہربان ہو
 بندوں پر حضرت علی کی شان میں اس قصہ ہجرت میں نازل ہوئی ہو اور حضرت ابوبکر صدیق
 کی فضیلت تو ظاہر ہو کہ سارے سفر ہجرت میں حق خدمتگداری اور جان نثاری جیسا کہ چاہیے
 بجالائے اور آیت اذ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللَّهَ مَعَنَا بالاتفاق
 ابوبکر صدیق کی ہی شان میں نازل ہوئی ہو اسد تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو تفصیل
 صاحب رسول اسد فرمایا اور بزبان اپنے حبیب کے معیت خاصۃً الہیہ کی بشارت ہی
 فَاَبْلَحْتُمْ نَعْلَمَ لَكُمْ ہر کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب فرعون نے اون کا
 تعاقب کیا تھا اور اصحاب موسیٰ نے کہا تھا لَا تَاْمُرْ كُوفًا بِمَشَاقِدِهِمْ یَا
 جَائِنٌ گے فرمایا كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِيْنِ یعنی کوئی نہیں جتھیں میرے
 ساتھ رب میرا ہی عنقریب مجھے ہدایت کرے گا اس مقولے میں اور مقولہ جناب
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللَّهَ مَعَنَا میں بڑا فرق ہے حضرت علی
 علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو زجر کیا کہ حرف کلام محاورہ عرب میں واسطے زجر
 کے ہو اور معیت الہی اپنے ہی ساتھ بیان کی بھی بصدفہ واحد فرمایا اصحاب کو
 اس سے نصیبہ ندیا اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کو کلمہ تسلی و محبت
 سے شروع کیا کہ لَا تَحْزَنْ مت کر ہو اور معیت خاصۃً الہی سے اپنے صاحب کو بھی
 مشرف کیا کہ اِنَّ اللَّهَ مَعَنَا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے دو نون کے ساتھ
 ہو اور اس سے علو شان جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نسبت حضرت موسیٰ کے

فضیلت
 ابوبکر صدیق
 رضی اللہ عنہما

ابوبکر صدیق
 رضی اللہ عنہما

اور حضرت ابو بکرؓ کا نسبت اصحابِ موسیٰ علیہ السلام کے پایا جاتا ہے وہ مشفق و شریف ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونہوں نے کہا کہ اگر ابو بکر صدیقؓ میری عمر کے اعمال حسنہ لے لیں اور بدلے اونکے ایک رات اور ایک دن کے اپنے اعمال دے دین تو میں راضی ہوں رات ہجرت کی اور سب قصہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی رفاقت اور جان نثاری کا اور اس رات میں سانپ کے کاٹنے کا بیان کیا اور دن وہ دن کہ بعد وفاتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطرافِ مدینہ کے اکثر لوگ مرتد ہو گئے اور کچھ لوگ زکوٰۃ دینا نہیں مانتے تھے ابو بکر صدیقؓ نے نہایت کوشش کر کے از سر نو دین کو قائم کیا اس سے بھی کمال مقبولیت عمل شب ہجرت حضرت ابو بکرؓ کی معلوم ہوتی ہے تین دن تک آپؐ نے غار ثور میں تشریف رکھی عامر بن فہیرہ کہ حضرت ابو بکرؓ کے غلام آزاد تھے متصل غار کے بکریاں چراتے تھے وہ دو دھبہ بکریوں کا آپؐ کو اور حضرت ابو بکرؓ کو گولا جاتے تھے اور عبداللہ بن ابی بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ کے کہ جو ان تھے مکہ میں قریش کی مجالس میں جا کے خبریں دریافت کر کے رات کو آپؐ کے حضور میں لگے بیان کر دیتے تھے بعد تین دن کے آپؐ اور حضرت ابو بکرؓ رضی اللہ عنہما عامر بن فہیرہ اونٹنیوں پر سوار ہو کے براہِ ساحل روانہ ہوئے عبداللہ بن ابی بکرؓ کو راہِ سری کے لیے ساتھ لیا اونٹنیاں اسی کے سپرد تھیں اور اس درجہ حکم در غار پر حاضر لایا تھا کفار کے نے اشتہار دیا تھا کہ جو کوئی محمدؐ کو پکڑ لائے قتل کرے او کو ہم سوا دنٹ اور ابو بکرؓ کو پکڑ لائے یا قتل کرے اسے بھی سوا دنٹ دیئے اور جو دونوں کو پکڑ لائے دو سوا دنٹ پائے حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع رفا ایک دن خیمہ ام مہدیہ پر پہنچے ام مہدیہ ایک عورت تھی شرفاء عرب میں خیمہ اوسکا راہِ مدینہ میں واقع تھا آپؐ نے ام مہدیہ سے گوشت اور جھوہائے طلب کیے اوسکے پاس نئے ایک بکری آپؐ نے گوشت خیمہ میں دیکھی آپؐ نے

لے ارقطیہ حضرت
واقعہ اسے معلوم کیا
ساکندہ کشتیوں
میں ذیل حضرت
مکہ و ہجرت مکہ
ولایت

روانہ ہونا اہل کفار

مکہ فتح
بکریاں میں
وال

مکہ فتح
مکہ فتح
مکہ فتح

ام معبد سے کہا اجازت دو تو اس بکری کا دودھ دوہ لین ام معبد نے کہا کہ اس بکری کے دودھ مطلق نہیں دت گزری کہ یہ جتنی نہیں اور سبب لاغری کے کھل کو چرنے کے لیے بھی نہیں جاسکتی آپ نے فرمایا کہ کیسی ہی ہو تم دوہنے کی اجازت تو دو ام معبد نے اجازت دی آپ نے اس کے تھن کو ہاتھ لگایا اور بسم اللہ کی فوراً تھن اس کے دودھ سے بھر گئے اور آپ نے دوہنا شروع کیا ایک بڑا برتن جس میں آٹھ نو آدمی سیر ہو کے پی یون بھر دیا اور پہلے آپ نے ام معبد کو پلایا اوس نے خوب سیر ہو کر پیا پھر آپ کے ساتھ کے آدمیوں نے خوب سیر ہو کے پیا پھر آپ نے پیا پھر دو بھ کے اوس برتن کو بھر دیا اور وہاں سے روانہ ہوئے شام کو ابو جسد شوہر ام معبد جو آئے وہ دودھ دیکھ کے نہایت متعجب ہوئے ام معبد نے کہا کہ یہ برکت ایک مہمان عزیز کی ہی اور آپ کا حال بیان کیا ابو معبد اور ام معبد عبداللہ مشرف باسلام ہوئے اوصحابہ میں داخل ہوئے ف مواہب لدنیہ میں ہے کہ وہ بکری جسے ام معبد کے گھر میں آپ نے دوہا تھا حضرت عمرؓ کے زمانے تک جیتی رہی اور وہ دیتی رہی یہاں تک کہ زمانہ مرادہ میں کہ حضرت عمرؓ کے عہد میں ایک بڑا قحط ہوا تھا صبح و شام دودھ دیتی تھی اور پردہ زمین میں ذرا بھی دودھ نہ تھا حال کوکہ معظمہ میں بروز مہرور آپ کے خیمہ ام معبد پر اشعار عربی سننے گئے اون میں مضمون آپ کے گذر جانے کا خیمہ ام معبد پر اور خائب اور خاسر رہنا کفار قریش کا مذکور تھا حال سراقہ بن مالک بن جشم کہ ایک شخص سرداران عرب میں سے تھا اور ایک جھیل کے کنارے پراوسکا گھر تھا اوس نے مضمون شہرہ کفار قریش سنا تھا کسی نے اوس سے جا کے کہا کہ ابھی چند شخص اونٹوں پر سوار ادھر سے گئے ہیں شاید وہی ہوں جنکی قریش کو تہاں ہی سراقہ نے بطبع انعام قریش ارادہ اوس کے تعاقب کا کیا اور بائیں خیال کہ کوئی اور پیش قدمی نہ کرے دھوکا دے گا کہ یہ لوگ وہ نہیں بلکہ خلائے قبیلے میں

معبد

ام معبد
بازوئے اور فضا
منہ رگہ داد

سراقہ بن مالک
بازوئے اور فضا
منہ رگہ داد

لوگ بن بعد ازین گھوڑا طیار کر کے ایک ٹیلے کے نیچے منگوا یا اور کمان و ترکش
 لیکے مسلح ہو کے روانہ ہوا اور گھوڑا جھپٹا کے قریب آپ کے پونچا حضرت ابو بکرؓ نے
 کہ ہر طرف واسطے محافظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھتے چلتے تھے سراقہ کو
 دیکھ کے کہا یا رسول اللہ ایک سوار آپو پونچا آپ نے دیکھا اور سراقہ کے لئے بد دعا کی اور
 یکبارگی زمین نے سراقہ کے گھوڑے کو پیٹ تک گل لیا پانوں گھوڑے کے زمین
 میں غائب ہو گئے سراقہ نے حضور میں عرض کیا کہ میں جانتا ہوں کہ تم دونوں صاحبوں
 کی بد دعا سے میرے گھوڑے کا یہ حال ہوا آپ مجھے اس بلا سے بچاؤ میں عہد کرنا ہوں
 کہ اب پھرتے ہوئے جو کوئی تمہاری تلاش کو آتا ہوا لیگا او سکون میں پھیر دوں گا
 آپ نے دعا کی زمین نے سراقہ کے گھوڑے کو چھوڑ دیا سراقہ کہتا ہوں کہ مجھے او سبقت
 خیال ہوا کہ خدا تعالیٰ آپ کو غلبہ دیگا اور میں متصل آپ کے گیا اور میں نے آپ سے درخت
 کی کہ مجھے آپ امان نامہ لکھ دیجیے کہ جب اللہ تعالیٰ آپ کو غالب کرے تو میں محفوظ
 رہوں آپ نے حضرت عامر بن فہیرہ کے ہاتھ سے امان نامہ لکھوا دیا اور سراقہ ادب و
 اگرچہ مسلمان نہ ہوئے لیکن بعد اسکے مشرف باسلام ہوئے اور صحابہ میں داخل ہوئے
 سراقہ نے پھرتے ہوئے حسب عہد ہر شخص کو جو آپ کی تلاش کے لیے جاتا تھا پھیر دیا
 اور کہا کہ تمہارے جائیگی حاجت نہیں جو میں دیکھ آیا ہوں یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا کہ زمین نے آپ کے دشمن کے گھوڑے کو دھنسا لیا مثل معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
 کے نسبت قارون کی ہوا کہ زمین نے او کو سبب عداوت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
 دھنسا لیا مختصر قصہ اسکا جیسا کہ تفسیر بیضاوی وغیرہ میں مذکور ہے یہ کہ جب موسیٰ علیہ السلام
 نے قارون کو حکم اس زکات کا دیا قارون کو یہ حکم بہت ناگوار ہوا مال کی اسے بہت
 محبت تھی حضرت موسیٰ نے ہزار درم میں سے ایک درم زکات دیے کو کہا اوس میں
 بھی بہت مال صرف ہوتا تھا قارون کو موسیٰ علیہ السلام سے عداوت ہوئی اور اس نے

بشر

قصہ حضرت قارون

ایک عورت کو کہ زنا سے حاملہ ہوئی تھی بہت روپیہ دیکے اس بات پر آمادہ کیا کہ محمد بنی اسرائیل میں کہوے کہ مجھ سے موسیٰ نے زنا کیا اور یہ حمل زنا انھیں کا ہو حضرت موسیٰ عید کے دن وعظ کہہ رہے تھے اور احکام حد و قصاص بیان کرتے تھے اس میں انھوں نے کہا کہ جو کوئی زنا کرے اور نکاح اوسکا نہوا ہو ہم اوسکے سونے مارینگے اور جو زنا کرے اور نکاح اوسکا ہوا ہو اسے ہم سنگسار کرینگے قارون نے کہا کہ اے موسیٰ جو تھیں نے ایسی بات کی ہو حضرت موسیٰ نے کہا کہ میں ایسی بات کروں تو مجھ پر بھی حد اسی طرح جاری ہو قارون نے کہا کہ فلا فی عورت یہ کہتی ہو کہ تم نے اوس سے زنا کیا اور اوس عورت کو پیش کیا حضرت موسیٰ نے اور عورت سے کہا کہ سچ بیان کر اوس نے کہا کہ قارون نے مجھے روپیہ دیکر تمہارے لگائے کہ سکھایا اور تم پاک اور میرا ہوا میرے موسیٰ علیہ السلام کا جلال جوش میں آیا اور زمین سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا خُذْ يَدِيْ اَيْمَنِيْ لے قارون کو اسی وقت قارون کو زمین نے ٹخنوں تک دھنسا لیا قارون نے عاجزی کرنی شروع کی اور کہا اے موسیٰ مجھے بچاؤ مگر حضرت موسیٰ کا جلال ایسا زور میں تھا کہ ہرگز نہانا اور پھر کہا خُذْ يَدِيْ اَيْمَنِيْ نے ٹخنوں تک قارون کو دھنسا لیا قارون گرا گرا یا لیکن حضرت موسیٰ خُذْ يَدِيْ فرماتے رہے اور زمین قارون کو دھنسا رہی یہاں تک کہ بالکل اوسے دھنسا لیا پھر خدا تعالیٰ نے حکم کیا کہ گھر قارون کا اور سارا خزانہ اوسکا قارون کے سر پر رکھ کے بھی دھنسا دیا ف ان دونوں معجزوں کی کیفیت وقوع میں بھی فضیلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظہور شان رحمۃ اللعالمین کا آپکے معجزے میں عیان ہو کہ آپ نے سراقہ کے التجا کرتے ہی اوسے خسف زمین سے نجات دی بلکہ اوسے ہمیشہ کے لیے امان نامہ لکھوا دیا اور حضرت موسیٰ نے قارون کی تضرع و زاری پر کچھ التفات نہ کیا اللہ جل جلالہ نے بھی حضرت موسیٰ

کو وحی بھیجی کہ اگر مجھے قارون ایک بار بھی پکارتا میں اسے نجات دیتا تو میں پکارتا رہتا
تم نے کچھ نہ سنا؟ فضیلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت موسیٰ
علیہ السلام پر یا کسی اور پیغمبر پر جو بیان کیجا دے اس میں ضرور یہی کہ اس بات کا لحاظ
ہے کہ کسی طرح تحقیر اور مین پیغمبر کی نہ ٹھکے تحقیر پر پیغمبر کی کفر تو شاعر لوگ اکثر اس بلا میں مبتلا
ہو جاتے ہیں اور صرف فضیلت کے بیان سے تحقیر لازم نہیں آتی خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے
تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى الْبَعْضِ وَهِيَ رُسُلُ اللَّهِ فَذِئْبُوا مِنْهُمْ فَمِنْهُمْ نَفْسٌ
کو اور میں سے بعضوں پر حال جب آپ متصل مدینے کے پونچے بریدہ بن انصاری
مع ستر سواروں کے آپ کو ملے اپنے پونچھا تم کون ہو اور خون کما برید بن انصاری آپ کو
تقاد کے فرمایا بَرَکَاتُكُمْ خُذْ اَمْرًا خَلِكًا اور خُذْ اَمْرًا خَلِكًا ہوا کام ہمارا اور قبیلے کا نام اسلم کے
آپ نے تقاد لا فرمایا سَلَامًا سلامت رہے ہم پھر آپ نے پونچھا قبیلہ اسلم میں سے
کس قوم کے ہو اور خون لے لیا کہ بنی سہم کی آپ نے فرمایا کہ خَوَجَّ سَهْمُكَ جَل
ہوا حصہ تیرا یعنی اسلام سے تجھے نصیب ملا بریدہ آئے تو بارادہ بدستے حب شرہ کفار
قریش آپ سے تعرض پونچھا نیکی نیت تھی لیکن جمال مبارک دیکھ کے اور کلام پاک سن کے
مسخر ہو گئے اور مع سب ہمراہیوں کے ایمان لائے پھر اور خون لے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بوقت داخل ہونے آپ کے مدینے میں آپ کے ساتھ
نشان ہو اور اپنی پگڑی کو ایک لکڑی میں لپیٹ کے نشان بنایا آپ نے انھیں کو نشان بڑا
کیا کہ آپ کے جلو میں نشان لیکے چلے سحان اللہ کیا قدرت خدا ہے کس سرکشی سے آئے
اور کیسے تابعدار ہو کے ساتھ چلے حال مدینے کے لوگ بخیاں تشریف آوری آپ کے
ہر روز واسطے استقبال کے مکے کی راہ پر آتے اور قریب دوپہر کے پھر جاتے بروز
داخل ہونے آپ کے بھی عادت واسطے استقبال کے آئے تھے اور سب جہان
دیر کے پھر چلے تھے کہ کیا راگی ایک یہود نے ایک ٹیلے پر سے آپ کی سواری دیکھی اور

چلے کے پھرنے والوں سے کہایا معاشرۃ العرب هذا اجددکم امی گروہ عرب یہ مطلب
 تھا راہی وہ لوگ پھرے اور آپ کے ساتھ ہو گئے مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے کمال
 خوشی اہل مدینہ کو حاصل ہوئی لڑکیاں انصار کی گاتی تھیں شعر
 طلع البدر علیکم ناک من ثنایات الوداع وَجَبَ الشکر علیکم ما دعا اللہ ذلیم
 طلع کیا برسنے ہمہ ثنایات الوداع سے واجب ہو اشکر ہمہ جب تک دعا کرے اللہ سے کوئی
 دعا کرے نوالا ف ثنایات الوداع کے معنی ہیں گھاٹیاں رخصت کی اہل مدینہ رخصت کیلئے
 مسافر کو جو بجانب مکہ جاتا تھا اون گھاٹیوں تک جایا کرتے تھے امدا وہ ثنایات الوداع
 کہلائین قاموس میں اس طرح ہو اور بعض اہل لغت اور محدثین نے لکھا ہو کہ ثنایات الوداع
 مدینہ سے شام کی جانب ہونے کے کی جانب شرع مذکور ہوئی کی لڑکیوں نے وقت و رات آپ کے خرو
 تبوک سے گایا تھا اور صبح بخاری سے ہونا ثنایات الوداع بجانب شام ثابت ہوتا ہو

فصل دوسری بیان حال رونق افروزی درینہ طیبہ میں تاغزودہ بدر

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ہو چکر محفلہ قبا میں منازل بنی عمرو بن عوف میں
 ٹھہرے اور وہ دن دوشنبہ بارہویں ربیع الاول کی تھی چودہ دن آپ وہاں رہے
 حضرت علیؓ بعد ادا کرنے امانتوں آپ کے قبر سے دن محفلہ قبا میں حضور میں جلسے قبا
 محفلہ تھا کنارہ شہر مدینہ پر مسجد قبا جسکا ذکر اس آیت میں ہو لَمْ یَسْجُدْ اَسْفَسَ عَلَی النَّفْثِ
 مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَدٍ اَنْ یَقُومَ فِیْہِ طَہْنِ بَیْشَک وہ مسجد کی بنیاد ہوئی تقوی پر پہلے ہی
 دن سے لائق ہو اس بات کے کہ تم اوس میں نماز پڑھو وہیں بنی اور جب تک آپ وہاں
 اوسی مسجد میں نماز پڑھے رہے حال پھر آپ نے اندر شہر مدینہ کے تشریف رکھنے کا
 ارادہ کیا لوگ شہر کے کمال متنی اس بات کے تھے اور ہر ایک کی آرزو تھی کہ آپ ہمارے
 محلے میں تشریف رکھیں جب آپ سوار ہوئے ہر قبیلے کے لوگ ساتھ ہوئے اور وہی
 درخواست بر زبان تھی آپ نے فرمایا کہ ادثنی میری مامور ہو جہاں یہ بیٹھ جاوے گی وہیں

بکری لفظ ثنایات

بیان
بن سلام
سبب

رکھوا کے فرمایا ہوں کہ انہیں کفنا من بعد می یہ لوگ خلیفہ ہوں گے میرے بعد سو
مطابق اس میں گوئی کے واقع ہوا اور آپ ساتھ اصحاب کے تعمیر مسجد کے کام
میں برابر شریک رہتے تھے حال بعد تشریف آوری آپ کے بیٹے بن عبد اللہ بن سلام
کہ ایک بڑے عالم یہود میں تھے آپ کی ملاقات کے لیے آئے اور آپ سے سوال کیا
کہ پہلی علامت قیامت کی کیا ہوگی اور پہلی غذا اہل جنت کی کیا ہوگی اور لڑکا کس سبب
سے مان کی جانب مشابہت پیدا کرتا ہے اور کس سبب باپ کی جانب اپنے فرمایا پہلی نشانی
قیامت کی ایک آگ ہوگی کہ لوگوں کو مشرق سے مغرب کو ہانک لیجائے گی اور پہلی
غذا اہل جنت کی جگر گوشہ جھلی کا ہوگا کہ اس کے کیا ہشتیوں کو گھلائے جائیں گے
اور حنب نطفہ مان کا غالب ہوتا ہے لڑکا مشابہت مان کی جانب رکھتا ہے یعنی مان کے
کسی قرابتی جانب مان کے مثل ناموں یا خالہ کے مشابہ ہوتا ہے اور جو نطفہ باپ کا غالب
ہوتا ہے لڑکا مشابہ باپ یا اس کے اقارب کے ہوتا ہے عبد اللہ بن سلام نے سوالوں کا
جواب سن کے کہا کہ کتب سابقہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے اور ایمان لائے پھر اونھوں
نے عرض کیا کہ یہود بڑے جھوٹے اور مفتری ہیں اگر میرے اسلام پر مطلع ہوں گے
مجھے بڑا کمین گے میں چھپکے بیٹھتا ہوں آپ قبل اطلاع میرے اسلام سے میرا حال
اون سے پوچھیں اور وہ الگ چھپکے جانے پڑے اور یہود حاضر ہوئے اپنے اون سے پوچھا
کہ تم میں عبد اللہ بن سلام کیسا آدمی ہے اونھوں نے کہا خیر نا وابن خیر نا و سید نا
و ابن سید نا آپ نے فرمایا کہ جو وہ مسلمان ہو جائے اونھوں نے کہا خدا کی پناہ
ایسی بات کبھی نہوگی پھر آپ نے عبد اللہ بن سلام کو بلایا اونھوں نے نخل کے کہا
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ تَبِ يَهُودُ بَست نا خوش ہوئے
اور کہنے لگے شہر نا وابن شہر نا اور بہت برا اونھیں کہا حضرت عبد اللہ بن سلام نے کہا
مجھے اسی بات کا خوف تھا حال سلمان فارسی کہ اصل میں مجریان فارسی میں سے تھے

اسلام

گئے جب پہلے آئے اس طرح بیٹ گئے جیسے کوئی بہت تھکا ہوا ہو اور ایک دوسرے پوچھا کہ یہ وہی پیغمبر ہیں جنکا ذکر تو ریت وغیرہ کتب سابقہ میں ہے اوس نے کہا کہ واسدہ یہ ہیں پوچھا کہ تیرا کیا ارادہ ہے کہا کہ جب تک تمہوں میں دم ہو مخالفت میں کو تا ہی نکر دوں گا جان کیا قدرت ہے خدا کی سب علمائے یہود و نصاریٰ کو آپ کی پیغمبری کا یقین تھا لیکن بہتروں کو سبب شامت حد کے اور مجتہد اور حجت جاہ کے کہ بنی اسمعیل میں اور ناخاندون میں پیغمبر ہون ہوئے اور اگر ہم ان پر ایمان لاؤں ہماری شیخی جاتی رہے ایمان نہ لائے اور جس کی قسمت میں سعادت ابدی تھی جیسے عبداللہ بن سلام ایمان لائے اور نصاریٰ میں سے کئی نامی بادشاہ ایمان لائے جیسے نجاشی بادشاہ حبشہ اور اکید بادشاہ دومۃ الجندل حال مدینہ مطہرہ میں بیررومہ کا پانی بہت شیرین تھا اور کنودن کا پانی کھاری تھا اور بیررومہ کا مالک ایک یہودی تھا وہ پانی بیچا کرتا تھا اس سبب مسلمانوں کو پانی کی تکلیف تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بیررومہ کو خرید کر کے ڈول مسلمانوں کے اوس میں جاری کرے اوس کے لیے جنت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوس کنوئین کو اپنے خالص مال سے خریدا اور وقف کر دیا اور تدریجاً خریدنے کی یہ کی کہ پہلے نصف بارہ ہزار درم کو خریدا اور وقف کر دیا سو جہن باری حضرت عثمان کی ہوتی یہ مفت پانی دیتے اور دوسرا اپنی باری کے دن بیچتا لوگوں نے اوس کی باری کے دن پانی بھرنا موقوف کر دیا حضرت عثمان کی باری میں سب بقدر حاجت بھر لیتے ناچار ہو کے اوس نے بھی اپنا حصہ حضرت عثمان کے ہاتھ بیچ ڈالا اور حضرت عثمان نے وہ بھی وقف کر دیا اور کنوئین میں بے تکلف ڈول مسلمانوں کے جاری ہو گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب وعدہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستحق جنت ہوئے

فصل تیسری غزوہ بدر کے بیان میں

بہرہ بھرت کے جہاد کا حکم نازل ہوا اور آپ نے قتال کفار سے شروع کیا اور ان کے قتل

روایت
درود و راضی
کے سنو

ذکر
عثمان رضی اللہ عنہ
اور اس کے بعد

لکھنؤ میں دیکھنا
میں

اور غارت کے لیے سپاہ بھیجنے لگے جس جہاد میں کہ آپ تقس نفیس تشریف لیگئے اور کواکب
غزوہ کہتے ہیں اور جو لشکر آپ بھیج دیا آپ تشریف فرما ہوئے اس سے سر یہ کہتے ہیں تفصیل
ہر غزوہ و سر یہ کا حال لکھنا دشوار ہی مشہور غزوات کا حال لکھا جاتا ہی اشرف معرکے میں
غزوات غزوہ بدر ہی کہ باعث ترقی عظیم اسلام کا ہوا شرح اس غزوے کی یہ ہو کہ حضور
اقدس میں خبر پہنچی کہ ابوسفیان مع قافلہ تجارت شام سے معاودت کیا چاہتا ہی آپ بنفس
نفیس مع جماعت مہاجرین و انصار کے کہ تین سو تیرہ تھے بقصد اس قافلے کے نکلے
ابوسفیان نے خبر آپ کے ضمیمہ غفاری کو ابتر کر کے مکے کو بھیجا اور ابو جہل وغیرہ سرداران
قریش کو کہلا بھیجا کہ اگر خیر قافلے کی چاہیں مدد لیگے اوسین اور قافلے کو بچا لجاوین جیسے
سن کے ابو جہل ہمت طیش میں آیا اور لشکر مع سامان جنگ اس نے جمع کیا سو اراں
اسپ شتر اور پیادے اور کرو فر تمام سے روانہ ہوا اور جمیع قبائل قریش میں سے اعلان
واشراف حتی کہ عباس بن عبد المطلب بنی ہاشم میں سے کہ ہنوز مسلمان ہوئے تھے
حسب قاعدہ حمت برادری ساتھ ہوئے اگرچہ ابوسفیان نے قافلے کو دوسری راہ سے
نکال کر آدمی مکے کو بھیج کر ابو جہل وغیرہ کو کہلا بھیجا تھا کہ اب حاجت مدد لانی نہیں لیکن
انشہ جبل جلالہ کو منظور ہو کہ سرداران کفار کو فی النار کرے اور شوکت اسلام علی الجبال
ظاہر کرے لہذا ابو جہل لعین نے لشکر لجا بے پراسرار کیا اور کہا محمد نے نہایت شورش
کی ہی او کی شورش کو بالکل دفع کرنا ضروری ہو اور ابوسفیان کہ بہت اصرار کفر پر اوں دنوں
رکھتا تھا با آنکہ خود ممانعت کہلا بھیجی تھی کے میں قافلے کو پونچا کے خود چھپتے شریک
ابو جہل واسطے حاصل کرے عار شکست و نکبت کے ہوا اور چند زخم لڑائی میں کھائے
اور اسد جل جلالہ نے آپ کو وحی بھیجی کہ خدا تعالیٰ تمکو ظفر دیگا یا قافلے پر یا لشکر پر
اور آپ کے اصحاب لشکر والوں کا یہ جی چاہتا تھا کہ قافلے سے مقابلہ ہو اسلئے
کہ لشکر جماعت کثیرہ با سامان و سلاح تھا اور مسلمان بے سامان تھے اور قافلہ ہوا

مع ضمیمہ غفاری
بوزن حضرت امیر
کا جو اور غفاری
موجود کا وہی ملک
جہاں غفاری کے
کا نام ہو حضرت ابو جہل
اسی قبیلے کے تھے

قلید بے سلاح تھا لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنی قدرت کاملہ دکھانی اور اسلام کی نصرت
عظیمہ کرنی منظور تھی لہذا قافلہ نکل گیا لشکر سے ہی مقابلے کی ٹھہری لشکر کفار مسلمانوں
کے لشکر سے سہ چنڈ تھا بلکہ زیادہ مسلمان تین سو تیرہ تھے اور کفار ایک ہزار ایک لاکھ
کو مسلمان دوسنے ہی منظور پڑے اور مسلمانوں کا رعب کافروں کے دل میں سما گیا حال
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر میں پہنچے آپ نے اصحاب کو ہر کافر کی جاے قتل کو نشان
دیا تھا کہ یہاں غلانا مارا جاوے گا اور یہاں غلانا نصرت عمر راوی حدیث کہتے ہیں کہ
قسم ہو خدا کی کسی نے اون میں سے ایک بالشت بھی تجاؤز نہیں کیا حال اپنے
لشکر بے سامان دیکھ کر دعا فرمائی کہ الہی یہ ننگے ہین انھیں کپڑا دے الہی یہ بھوکے
ہین انھیں کھانا دے الہی یہ پیاسے ہین انھیں سواری دے راوی حدیث کہتے
کہ کوئی ہم میں سے بدمستح کے ایسا زبا جسکے پاس سواری اور کپڑا اور نقد چونس
بو فوراً نوحال قبل پہنچنے لشکر کفار کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے بطور
مشورے کے لڑائی کے باب میں تذکرہ کیا پہلے حضرت ابو بکرؓ نے پھر حضرت عمرؓ نے بائیں
مناسب عرض کیں آپ بہت خوش ہوئے اور انکے لیے دعائے خیر فرمائی حضرت
مقدادؓ نے کہا کہ ہم ایسا نہ کہیں گے جیسے بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا
فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَائِمُونَ یعنی جا کے تو اور تیرا
رب لڑے ہتھیار نہیں بیٹھے ہین بلکہ ہم یہ عرض کرتے ہین ہم آپ کے ساتھ لگے بیٹھے
دائیں بائیں ہر طرف سے لڑینگے اور جہاں تک آپ ہمیں لیجا میں گے ساتھ جاؤنگے
چونکہ انصار نے بوقت بیعت عقبہ یہ عہد کیا تھا کہ جو کوئی آپ پر مہینے میں چڑھاوے گا
اوس سے لڑینگے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ نکل کے لڑینگے اپنے ایسی تقریر
کی جس سے انصار سمجھے کہ آپ کو موافق اوس معاہدے کے یہ خیال ہو کہ شاید ہم
باہر مہینے کے آپ کے شریک نہ ہونگے اور انھوں نے عرض کیا کہ ہر چند کہ ہمارا معاہدہ

محبوب

محبوب

صحابہ کا تقریر
بیان قرآنی کرنا یاد
لکھنا فہم فہم

مراقت کا بوقت چڑھ آئے دشمن کے سینے پر تھا لیکن جب ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کو
 نبی برحق جانتے ہیں اب ہماری جان آپ کی جان پر فدا ہو آپ کہیں ہوں اگر آپ ہمیں حکم دیں
 تو ہم مندریں گئیں جاوین اور کسی طرح دشمن سے لڑائی میں ہمیں عذر نہیں اور بوقت
 جنگ انشاء اللہ تعالیٰ آپ ہماری جان نثاری سے راضی ہوں گے صحابہ رضی اللہ عنہم
 کی تقریرات جان نثاری سن کے آپ بہت راضی ہوئے حال کتبہ حدیث میں وارد ہو
 کہ بوقت مقابلہ لشکر کفار اور ملاحظہ کرو افراد ان کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ میں
 آئے اور بحال زاری اللہ جل جلالہ کی جناب میں عرض محدود کرنے لگے یہاں تک
 کہ آپ نے کہا کہ یا اللہ اگر تو چاہے گا تو بعد آج کے دن کے عبادت تیری موقوف
 ہو جائیگی یعنی پردہ زمین پر ہم ہی لوگ تیری عبادت کریں گے یہاں اگر تیری مشیت مقتضی
 اس بات کو ہوگی کہ کفار غالب آویں اور ہم لوگ فنا ہو جاوین تو تیری پرستش بالکل
 موقوف ہو جائیگی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں
 سمجھے اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا کہ فتح کا اللہ تعالیٰ بیشک آپ کو فتح دیگا آپ
 اوٹھ کھڑے ہوئے اور یہ آیت پڑھی سَبِّحْهُمْ جَمْعًا وَ يُسَبِّحُونَ الذِّكْرَ یعنی قریب
 ہو کہ بھاگ جائیگی یہ جماعت اور پشت پھیر گئی اور مطابق پیشین گوئی آیت موصوفہ کے ہوا
 ف بحسب ظاہر اس مقام پر یہ شبہ ہوتا ہو کہ جب خدا تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فتح و فلاح
 کیا تھا پھر آپ کے اتنے اضطراب و قزع و زاری کی کیا وجہ تھی اور یہی سبب ہر حضرت ابو بکر
 کا توکل قوی معلوم ہونا ہو جو آپ اس شبہ کا یہ ہو کہ نظر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ذات اللہ جل جلالہ پر تھی کہ قادر مطلق ہو اور غنی ہے پر و اچاہے سو کر لے اور نظر حضرت ابو بکر
 صدیق کی صفات پر کہ وعدہ و عید از قبیل صفات ہیں پس مقام آپ کا ہی ارفع ہو یعنی بہت
 بلند اور مقام عبدیت حضرات صوفیہ کے نزدیک سب مقامات سے اعلیٰ ہو اور قرآن مجید
 میں علو مقام عبدیت کی طرف اشارہ واضح ہو اس واسطے کہ مواقع کمال قرب و عظمت میں

صلی اللہ علیہ وسلم
 تشریف لے کر

بیان

اسد تعالیٰ نے آپ کو بلفظ عبد ہی تعبیر کیا، مثلاً بیان حال معراج میں سورہ اسراء میں
 فَرَا يُسْحَاكَ الَّذِي أَسْرَىٰ يَعْبُدُهُمْ لِئَلَّا يُخَالِفُوا مَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَشْوَ
 الَّذِي يَأْكُرُهَا حَوْلَهُ لِرُؤْيَاكَ مِنْ آيَاتِنَا ۖ يَمُنِي بِأَنَّكَ هُوَ ذَاكَ جَوَ لِي كَمَا اسْمُ بَدَنِهِ
 کو مسجد حرام یعنی مسجد کعبہ سے طرف مسجد قصبی یعنی بیت المقدس کے جسکے گرد اگر دہم نے
 برکت رکھی ہو تاکہ دکھاوین اور سے ہم آئین اور نشانان اپنی عظمت و قدرت کی پہنچا
 پر لیجاوین اور مقام قرب عظیم پر پہنچاوین اور سورہ نجم میں فرمایا فَاَوْحَىٰ إِلَى الْمَلِ
 عَبْدُهُ مَا أَوْحَىٰ ۚ یعنی پس وحی بھیجی اسد تعالیٰ نے طرف بت اپنے کے جو کچھ
 کہ وحی بھیجی ظاہر ہو کہ مقام معراج سب مقامات کے اشرف اعلیٰ ہو ایسے مقام پر بلفظ عبد تعبیر
 کرنا صاف اشارہ ہے طرف اس بات کے کہ مقام عبدیت سب مقاموں سے اعلیٰ ہو اور سر
 اس میں یہ ہے کہ عبد کو ایسا علائقہ مولیٰ سے ہوتا ہے کہ کسی کو کسی سے نہیں ہوتا جان مال عبد کا
 سب مولیٰ کا ہوتا ہے اور خود کسی تصرف کا مالک نہیں ہوتا مولیٰ ہی اس میں ہر طرح کا تصرف
 نافذ ہوتا ہے یہ بات نہ سپر کو پدر سے حاصل ہے نہ نوکر کو آقا سے اور عبدیت مقتضی است
 کو ہے کہ عبد ہر آن میں مولیٰ سے خائف ہے اور اپنا کچھ حق اور سپر نہ سمجھے کیسا ہی تفر
 رکھتا ہوا اور ہمیشہ اپنی حاجتمندی اور عاجزی ظاہر کرتا رہے اور اسکی مہربانی اور
 وعدہ بے انعام پر غرہ نہوا اور اسکی عظمت و جلال کو بھول نہجاوے سودا فرماتا ہے
 صلی اسد علیہ وسلم کا اور کمال تضرع اور زاری کرنا ناشی اس مقام عبدیت سے تھا کہ اس
 مقامات ہو اور وہی سرور درخواست نزول رحمت کاملہ کا صیغہ سے درود میں آپ پر
 حال آنکہ یقیناً آپ پر رحمت کاملہ نازل تھی اور ہمیشہ نازل ہے کی اور بھی دعا مانگوں انا
 حصول مقام محمود کے کہ دعا بعد اذان میں ہو وَالْبَعَثَةُ مَقَامًا حَقُّهُ اِنَّ الَّذِي
 وَعَدَتْهُ لَيَحْيِيْهُ اَوْ رَقَامًا كَرَامًا مَقَامِ مَحْمُودِ مَن جَبَا تَوَسَّلَ اَوْنُ سَعْدَةٍ كَمَا هُوَ حَالُ كَرَامًا
 خدا تعالیٰ نے صاف وعدہ حصول مقام محمود کا آپ کے لیے فرمایا ہے عَسَىٰ اَنْ يَّجْعَلَكَ

بشیر

رَبُّكَ مَقَامًا كَثُفًا ۝۱۰ یعنی قریب ہی کہ قائم کرینگا تجھے رب تیرا مقام محمود میں اور خود اوس
 دعائیں بھی اوس مقام کے موعود ہونیکا ذکر و سودا سنگو انا اوسکے لیے محض بقضاء
 عبادت ہی حال جس جگہ لشکر اسلام جا کے رات کو مقیم ہوا وہاں زمین ریت کی تھی اور
 پانی نہ تھے اور پانی نہ تھا اور پیاس غالب ہوئی اور وضو کی حاجت تھی اور رات
 کو ہنسنے اہل لشکر کو احتلام ہو گیا اس جہت سے لشکر اسلام کے لوگ پریشان خاطر تھے اپنے
 مینہ کے لیے دعا فرمائی خوب مینہ برسا کہ زمین جگمگاتے ہو گئی پانی پانوں ٹھہرنے لگا اور
 لوگ نہالے اور ظروف اپنے پانی سے بھر لیے حال زمانہ سابق میں دستور تھا کہ بیشتر
 وقت جنگ میدان میں ایک ایک دودو آدمی طرفین سے نکل کر لڑتے تھے سب
 سے پہلے عتبہ اور شیبہ پیران رہیہ اور ولید پر عتبہ کفار کی جانب سے میدان جنگ میں
 آئے اُن کے مقابلے میں تین آدمی پہلے شجاعان انصار میں سے نکلے کفار نے
 کہا کہ ہم کو اپنے اخوان قریش سے مبارزت منظور ہی تب حضرت علیؑ اور حضرت حمزہؑ و عبیدہؑ
 بن حارث اُن کے مقابلے میں گئے حضرت علیؑ مقابل شیبہ ہوئے اور حضرت حمزہؑ مقابل
 عتبہ کے اور ان دونوں صاحبوں نے تو جاتے ہی اپنے مقابل کو مار لیا اور عبیدہؑ
 نے اپنے حریف کو کہ ولید تھا زخمی کیا اور آپؐ بھی زخمی ہوئے حضرت علیؑ نے اپنے
 حریف سے فارغ ہو کے ولید کو بھی قتل کیا اور تینوں صاحب نظر و مصلح لشکر اسلام
 میں پھر آئے ف عتبہ اور شیبہ کے سخت کی وجہ یہ لکھی ہو کہ بوقت روانہ ہونے
 لشکر کے مکے سے یہ دونوں ہمراہی سے جی چلے تھے اور ہرگز نہیں چاہتے تھے
 کہ لڑائی کے لئے جاوین اور سب اس کا یہ تھا کہ ایک بار غلام اس کا غلام نصرانی
 جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جب آپؐ طائف سے پھرے تھے باغ
 میں سلمان ہو گیا تھا اُنھیں اس لڑائی میں جاسکے مانع تھا اور کہتا تھا کہ ان سب لوگوں
 کو واسطے قتل کے خدا لیے جاتا ہو اس سبب عتبہ اور شیبہ اس لڑائی میں شامل ہوئے

کارہ تھے اور نفرت کی باتیں اس لڑائی اور سفر سے کرتے تھے ابو جہل نے اونہیں نعمت نامردی کی لگائی اور ہر بار ایسے ہی طعنے کیے اسی سببے اون دونوں نے لڑائی میں پیش قدمی کی حال امیہ بن خلف بھی اس لڑائی میں شریک ہونا نہیں چاہتا تھا سبب یہ تھا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بعد ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں وارد ہوئے اور امیہ سے اونے دوستی تھی اوسکے گھر ٹھہرے امیہ کے ساتھ وہ طوائف خانہ کعبہ میں مشغول تھے کہ ابو جہل لعین وہاں آیا اوس نے چلا کے امیہ سے کہا کہ تم اسنے کیوں اخلاص و محبت کرتے ہو ان لوگوں نے تو دین بے دینوں کو اپنے پاس جگہ دی جو حضرت سعدؓ نے چلا کے بطور زجر کے کہا کہ اگر تم ہمارا بیان کا آئنا بند کرو تو ہم تمہیں روکین گے ایسی جگہ سے کہ تمہیں بڑی مشکل پڑے گی یعنی شام کے سفر سے کہ قریش واسطے تجارت کے وہاں براؤ مدینہ جایا کرتے تھے امیہ نے کہا کہ چلا کے اس سے بات مت کرو کہ یہ بیان کا سردار ہو حضرت سعدؓ نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ابو جہل قیرا قاتل جو یعنی باعث قتل سوجب ابو جہل نے ترعیب و تجریص واسطے قتال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قصہ بدر میں شروع کی مقولہ حضرت سعد کا یہ کو یاد آیا اور ڈرا کہ کہیں مطابق اوسکے اس سفر میں ظہور میں نہ آئے اور جانے میں اونے ہنڈ کیا حتی کہ ابو جہل اوسکے پاس سرمہ دانی لیگیا اور کھاتم مروغہ میں رتوں کی طرح ننگھا کر کے گھر میں بیٹھو اور بہت طعن و تشنیع کی باتیں کہیں یہاں تک کہ اوسکو ساتھ لیگیا مگر ہر روز اوسکا ارادہ سفر میں رہا کہ لشکر سے الگ ہو کے مکہ کو پھر جائے جو رونے اوسکی بوقت ان سفر اوسے متوالہ حضرت سعد کا یاد دلایا تھا اوس نے کہا تھا کہ میں دو تین دن میں پھر نکلا لیکن اتفاق ہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی ظہور میں آئی حال مشکوٰۃ شریف میں حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ اونہوں نے کہا کہ میں نے بروز ہر اپنی داہنی طرف اور بائیں طرف دونوں جوانوں کو دیکھا میں دل میں خوش ہوا

یہ صحیح ہے
جو اور ان کی کتاب
کے کتاب میں ہے
مطبوعہ کراچی

مطبوعہ
دو دنوں میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حال پختہ آباد
کے قریب

کہ ناخبرہ کارون کا ساتھ ہو کچا ساتھ ہوا تے میں ایک نے اونہین سے مجھ سے پوچھا کہ
ای چچا تم ابو جہل کو پہچانتے ہو میں نے کہا پہچانتا ہوں تمہارا کیا مطلب ہو اوس نے
کہا میں نے سنا ہے کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے اگر میں اوسے دیکھ پاؤں
تو اوس سے جہانوں جہنگ کہ ہم دونوں میں ایک مر نہ لیوے بعد اسکے دوسرے بھی
اسی طرح پوچھا اور وہی بات بیان کی وہ دونوں جوان انصاری تھے معاذ اور معوذ
بنی غفرانہ کے غفرانہ اونکی ما کا نام ہوا اسی نسبت سے مشہور ہیں حضرت عبدالرحمن کو اونہوں نے
چچا سبب بڑے ہونے کے برا تعظیم کہا حقیقت میں اونکے بھتیجے تھے حضرت عبدالرحمن کہنے لگے
کہ میں اونکی باتیں سکر خوش ہوا تے میں مینے ابو جہل کو گھوڑا میدان میں کودا تے
دیکھا مینے اون دونوں جوانوں سے کہا کہ یہ تو وہ جسے تم پوچھتے ہو یہ سنتے ہی دونوں
تواریں میان سے نکال کے مانند باز کے بچھے اور ابو جہل سے بھر گئے یہاں تک کہ
اوسکو گردا دیا حدیث میں وارد ہے کہ بصرہ جب اون دونوں نے دعویٰ قتل ابو جہل کیا
اپنے دونوں کی تواریں دیکھ کے فرمایا کہ تم دونوں نے قتل کیا اور سب ابو جہل کا
معاذ کو دلایا بعد ازیں معوذ پھر لڑائی کو گئے اور شہید ہوئے ف سب بھتیجین کہنے لگے
سلاح وغیرہ اسباب کو جو مقتول کی پاس ہوا امام شافعی کے نزدیک سب کا ستمی ہمیشہ
قاتل ہی ہوتا ہے اور غنیمت کے ساتھ ملا کے سب کی تقسیم نہیں ہوتی اور امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب امام لڑائی میں کھدے کہ جو جسکو مائے سب اوسکا پائے
تب سب قاتل ہی کا ہوتا ہے ورنہ مثل غنیمت کے تقسیم ہو جاتا ہے اور جنگ بدر میں آپ نے
یہ بات فرمائی تھی اور اکثر لڑائیوں میں فرمادیا کرتے تھے حال اللہ تعالیٰ نے لشکر
اسلام کی مدد کے لیے فرشتوں کو بھیجا ہے ایک ہزار پھر تین ہزار بعد ازاں پانچ ہزار
قرآن مجید میں مذکور ہیں اور کتب احادیث میں مذکور ہے کہ بعضوں نے لشکر فرشتوں کا
پہاڑ پر سے دیکھا مشفق ترین میں روایت ہے کہ ایک صحابی ایک کافر کے پیچھے قبضہ قتل

ابو جہل کا ساتھ ہو کچا ساتھ ہوا تے میں ایک نے اونہین سے مجھ سے پوچھا کہ
ای چچا تم ابو جہل کو پہچانتے ہو میں نے کہا پہچانتا ہوں تمہارا کیا مطلب ہو اوس نے
کہا میں نے سنا ہے کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے اگر میں اوسے دیکھ پاؤں
تو اوس سے جہانوں جہنگ کہ ہم دونوں میں ایک مر نہ لیوے بعد اسکے دوسرے بھی
اسی طرح پوچھا اور وہی بات بیان کی وہ دونوں جوان انصاری تھے معاذ اور معوذ
بنی غفرانہ کے غفرانہ اونکی ما کا نام ہوا اسی نسبت سے مشہور ہیں حضرت عبدالرحمن کو اونہوں نے
چچا سبب بڑے ہونے کے برا تعظیم کہا حقیقت میں اونکے بھتیجے تھے حضرت عبدالرحمن کہنے لگے
کہ میں اونکی باتیں سکر خوش ہوا تے میں مینے ابو جہل کو گھوڑا میدان میں کودا تے
دیکھا مینے اون دونوں جوانوں سے کہا کہ یہ تو وہ جسے تم پوچھتے ہو یہ سنتے ہی دونوں
تواریں میان سے نکال کے مانند باز کے بچھے اور ابو جہل سے بھر گئے یہاں تک کہ
اوسکو گردا دیا حدیث میں وارد ہے کہ بصرہ جب اون دونوں نے دعویٰ قتل ابو جہل کیا
اپنے دونوں کی تواریں دیکھ کے فرمایا کہ تم دونوں نے قتل کیا اور سب ابو جہل کا
معاذ کو دلایا بعد ازیں معوذ پھر لڑائی کو گئے اور شہید ہوئے ف سب بھتیجین کہنے لگے
سلاح وغیرہ اسباب کو جو مقتول کی پاس ہوا امام شافعی کے نزدیک سب کا ستمی ہمیشہ
قاتل ہی ہوتا ہے اور غنیمت کے ساتھ ملا کے سب کی تقسیم نہیں ہوتی اور امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب امام لڑائی میں کھدے کہ جو جسکو مائے سب اوسکا پائے
تب سب قاتل ہی کا ہوتا ہے ورنہ مثل غنیمت کے تقسیم ہو جاتا ہے اور جنگ بدر میں آپ نے
یہ بات فرمائی تھی اور اکثر لڑائیوں میں فرمادیا کرتے تھے حال اللہ تعالیٰ نے لشکر
اسلام کی مدد کے لیے فرشتوں کو بھیجا ہے ایک ہزار پھر تین ہزار بعد ازاں پانچ ہزار
قرآن مجید میں مذکور ہیں اور کتب احادیث میں مذکور ہے کہ بعضوں نے لشکر فرشتوں کا
پہاڑ پر سے دیکھا مشفق ترین میں روایت ہے کہ ایک صحابی ایک کافر کے پیچھے قبضہ قتل

معاذ اور معوذ بنی غفرانہ کے غفرانہ اونکی ما کا نام ہوا اسی نسبت سے مشہور ہیں حضرت عبدالرحمن کو اونہوں نے چچا سبب بڑے ہونے کے برا تعظیم کہا حقیقت میں اونکے بھتیجے تھے حضرت عبدالرحمن کہنے لگے کہ میں اونکی باتیں سکر خوش ہوا تے میں مینے ابو جہل کو گھوڑا میدان میں کودا تے دیکھا مینے اون دونوں جوانوں سے کہا کہ یہ تو وہ جسے تم پوچھتے ہو یہ سنتے ہی دونوں تواریں میان سے نکال کے مانند باز کے بچھے اور ابو جہل سے بھر گئے یہاں تک کہ اوسکو گردا دیا حدیث میں وارد ہے کہ بصرہ جب اون دونوں نے دعویٰ قتل ابو جہل کیا اپنے دونوں کی تواریں دیکھ کے فرمایا کہ تم دونوں نے قتل کیا اور سب ابو جہل کا معاذ کو دلایا بعد ازیں معوذ پھر لڑائی کو گئے اور شہید ہوئے ف سب بھتیجین کہنے لگے سلاح وغیرہ اسباب کو جو مقتول کی پاس ہوا امام شافعی کے نزدیک سب کا ستمی ہمیشہ قاتل ہی ہوتا ہے اور غنیمت کے ساتھ ملا کے سب کی تقسیم نہیں ہوتی اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب امام لڑائی میں کھدے کہ جو جسکو مائے سب اوسکا پائے تب سب قاتل ہی کا ہوتا ہے ورنہ مثل غنیمت کے تقسیم ہو جاتا ہے اور جنگ بدر میں آپ نے یہ بات فرمائی تھی اور اکثر لڑائیوں میں فرمادیا کرتے تھے حال اللہ تعالیٰ نے لشکر اسلام کی مدد کے لیے فرشتوں کو بھیجا ہے ایک ہزار پھر تین ہزار بعد ازاں پانچ ہزار قرآن مجید میں مذکور ہیں اور کتب احادیث میں مذکور ہے کہ بعضوں نے لشکر فرشتوں کا پہاڑ پر سے دیکھا مشفق ترین میں روایت ہے کہ ایک صحابی ایک کافر کے پیچھے قبضہ قتل

معاذ اور معوذ بنی غفرانہ کے غفرانہ اونکی ما کا نام ہوا اسی نسبت سے مشہور ہیں حضرت عبدالرحمن کو اونہوں نے چچا سبب بڑے ہونے کے برا تعظیم کہا حقیقت میں اونکے بھتیجے تھے حضرت عبدالرحمن کہنے لگے کہ میں اونکی باتیں سکر خوش ہوا تے میں مینے ابو جہل کو گھوڑا میدان میں کودا تے دیکھا مینے اون دونوں جوانوں سے کہا کہ یہ تو وہ جسے تم پوچھتے ہو یہ سنتے ہی دونوں تواریں میان سے نکال کے مانند باز کے بچھے اور ابو جہل سے بھر گئے یہاں تک کہ اوسکو گردا دیا حدیث میں وارد ہے کہ بصرہ جب اون دونوں نے دعویٰ قتل ابو جہل کیا اپنے دونوں کی تواریں دیکھ کے فرمایا کہ تم دونوں نے قتل کیا اور سب ابو جہل کا معاذ کو دلایا بعد ازیں معوذ پھر لڑائی کو گئے اور شہید ہوئے ف سب بھتیجین کہنے لگے سلاح وغیرہ اسباب کو جو مقتول کی پاس ہوا امام شافعی کے نزدیک سب کا ستمی ہمیشہ قاتل ہی ہوتا ہے اور غنیمت کے ساتھ ملا کے سب کی تقسیم نہیں ہوتی اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب امام لڑائی میں کھدے کہ جو جسکو مائے سب اوسکا پائے تب سب قاتل ہی کا ہوتا ہے ورنہ مثل غنیمت کے تقسیم ہو جاتا ہے اور جنگ بدر میں آپ نے یہ بات فرمائی تھی اور اکثر لڑائیوں میں فرمادیا کرتے تھے حال اللہ تعالیٰ نے لشکر اسلام کی مدد کے لیے فرشتوں کو بھیجا ہے ایک ہزار پھر تین ہزار بعد ازاں پانچ ہزار قرآن مجید میں مذکور ہیں اور کتب احادیث میں مذکور ہے کہ بعضوں نے لشکر فرشتوں کا پہاڑ پر سے دیکھا مشفق ترین میں روایت ہے کہ ایک صحابی ایک کافر کے پیچھے قبضہ قتل

جاتے تھے اونھوں نے آواز سنی اَقْدُمْ یَا حَیْزُومُ بڑھ ای چیز قوم اور ایک کوڑے مارنے کی آواز سنی کہ پھر اوس کا فر کو اپنے آگے مارا یا ناک اوسکی بچھٹ گئی تھی کور کے اثر سے وہ جگہ نیلی ہو گئی تھی حضور اقدس میں اس بات کا ذکر ہوا آپ نے فرمایا کہ وہ فرشتہ مد آسمان سوم کا تھا اور چیز دم فرشتے کے گھوڑے کا نام ہو حضرت عباس کو جس شخص نے اسیر کیا تھا بہت حقیر تھا ہر گز طاقت مقاومت حضرت عباس کی نہیں رکھتا تھا آپ نے فرمایا اوس سے کہ تو نے عباس کو کیسے اسیر کیا اوس نے کہا کہ ایک شخص نے میری مدد کر کے اونھیں اسیر کر دیا اور اوس شخص کو نہ مینے پہلے دیکھا تھا نہ پھر دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فرشتہ تھا اور اکثر صحابہ نے دیکھا کہ کفار کے سروں کے سامنے گرتے تھے اور سر کاٹنے والا نظر نہیں آتا تھا حال عین گرمی ہنگامہ جنگ میں اپنے ایک مٹھی خاک اور کنکریوں کی لیکے کافروں کی طرف پھینک ماری اور فرمایا سَأَهْتَ الْوُجُوہُ یعنی بوسے ہوئے یہ منہ وہ خاک اور کنکریوں کے مونہوں میں جا لگیں اور اوسکے دہان پہنچتے ہی تیزی کفار کی کند ہو گئی اور ذرہ دیر نگذری تھی کہ وہ بھاگ گئے ایسی تاثیر نمایاں جو پھینک مارنے مثت خاک اور کنکریوں میں ہوئی اوسکے حال میں اللہ جل جلالہ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَا رَمَيْتَ لَآذِرَ مَيِّتٍ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَحَمٰی یعنی نہیں پھینک مارا مینے جیوقت کہ پھینک مارا لیکن اللہ نے پھینک مارا یعنی ایسی تاثیر قوی کہ ایک مثت خاک اور کنکریوں نے لشکر جرار کا مونہ پھیر دیا طاقت بشری سے باہر ہو لہذا یہ تاثیر تمھاری قوت سے کہ بشری ہی نہیں ہوئی بلکہ قدرت و قوت ایزدی سے ہوئی کہ اوس نے تمھارے ہاتھ پر ظہور پڑا یا بجلد شمس عظیم نصیب کافروں کے ہوئی ستر آدمی بڑے بڑے سردار مثل ابو جہل کے قتل ہوئے اور ستر اسیر ہوئے حال بعد فتح کے ابو جہل کے حال کی آپ نے تفشیش فرمائی تب تک حال دوسکے مقتول ہو گیا

۹۰
خیزو قوم مای مدد
کر کہ تختہ دار سے چھینو
دور ساندہ پیر در اند
فی القاصد الامم

۹۱
ہم ان کو کور سے
اسیر کیا اور اس شخص کو
میں نے پہلے دیکھا تھا
نہ پھر دیکھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ وہ فرشتہ تھا
اور اکثر صحابہ نے دیکھا
کہ کفار کے سروں کے سامنے
گرتے تھے اور سر کاٹنے
والا نظر نہیں آتا تھا
حال عین گرمی ہنگامہ جنگ
میں اپنے ایک مٹھی خاک
اور کنکریوں کی لیکے کافروں
کی طرف پھینک ماری اور
فرمایا سَأَهْتَ الْوُجُوہُ
یعنی بوسے ہوئے یہ منہ
وہ خاک اور کنکریوں کے
مونہوں میں جا لگیں اور
اوسکے دہان پہنچتے ہی
تیزی کفار کی کند ہو گئی
اور ذرہ دیر نگذری تھی
کہ وہ بھاگ گئے ایسی
تاثیر نمایاں جو پھینک
مارنے مثت خاک اور
کنکریوں میں ہوئی اوسکے
حال میں اللہ جل جلالہ
نے یہ آیت نازل فرمائی
وَمَا رَمَيْتَ لَآذِرَ مَيِّتٍ
وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَحَمٰی
یعنی نہیں پھینک مارا
مینے جیوقت کہ پھینک
مارا لیکن اللہ نے پھینک
مارا یعنی ایسی تاثیر
قوی کہ ایک مثت خاک
اور کنکریوں نے لشکر
جرار کا مونہ پھیر دیا
طاقت بشری سے باہر
ہو لہذا یہ تاثیر
تمھاری قوت سے کہ بشری
ہی نہیں ہوئی بلکہ قدرت
و قوت ایزدی سے ہوئی
کہ اوس نے تمھارے ہاتھ
پر ظہور پڑا یا بجلد
شمس عظیم نصیب کافروں
کے ہوئی ستر آدمی بڑے
بڑے سردار مثل ابو جہل
کے قتل ہوئے اور ستر اسیر
ہوئے حال بعد فتح کے ابو
جہل کے حال کی آپ نے
تفشیش فرمائی تب تک
حال دوسکے مقتول ہو گیا

محسن

آپ کو معلوم نہوا تھا آپ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کا حال دریافت کر لیا
 بھیجا اونھوں نے میدان جنگ میں جا کے دیکھا کہ وہ لعین پڑا تھا اور ایک مقل جان
 اوس میں باقی تھی حضرت ابن مسعود اوس کے سینے پر چڑھ بیٹھے اوس کا ہنہ نے انھیں
 دیکھ کر کہا کہ اے بکری چرانے والے بہت اونچی جگہ تو بیٹھا ہو پھر اوس نے کہا کہ میرا
 حال تو جو ہوا سو ہوا مگر یہ تو بتاؤ کہ فتح کس کی ہوئی حضرت ابن مسعود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ
 نے اپنے رسول کو فتح دی اور کفار کو شکست دی اور ذلیل اور خوار کیا بعد ازیں
 ابن مسعود نے ارادہ اوس کے سر کاٹنے کا کیا اوس لعین نے کہا کہ میرا سر کنڈھوں
 کے اتصال سے کاٹو تا کہ سر وہ میں جو رکھا جاوے پڑا معلوم ہو لوگ جانیں
 کہ سردار کا سر ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اوس لعین کا سر کاٹ لیا اور حضور
 لا کے ڈال دیا آپ بہت خوش ہوئے اور سبحن شکر بجا لائے اور آپ نے فرمایا کہ
 یہ فرعون اس امت کا تھا اور ابن مسعود کو آپ نے تلوار ابوہل کی عنایت فرمائی
 ف جس طرح کہنی اس امت کے بلند رتبہ تھے بہ نسبت حضرت موسیٰ کے فرعون اپنی
 امت کا شقاوت میں بلند رتبہ تھا بہ نسبت فرعون حضرت موسیٰ کے اوس فرعون نے
 مرنے وقت کلمہ اسلام و ایمان کہا گو قبول نہیں ہوا اور اس امت کے فرعون نے مرنے
 وقت بھی کلمات کفر اور تکبر کے کہے حال بروز بر بعد فتح کے امیہ بن خلف کو کہ
 سردار ابن قریش میں تھا اور وہی پہلے حضرت بلال کا مالک تھا جو واسطے ترک دین
 اسلام کے تکلیف دیتا تھا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بسبب دوستی سابق
 کے اوس کو اور علی اوس کے بیٹے کو اپنے ساتھ لیلیا دو زرہیں جو انھیں اوس لڑائی
 میں ملین تھیں دو نوٹ تھے میں لیے تھے امیہ نے کہا کہ تم ان زرہوں کو ڈال دھن
 بچا لو تمہیں زیادہ فائدہ ہو گا حضرت عبدالرحمن نے وہ زرہیں ڈال دیں اور ایک
 ہاتھ سے امیہ کا ہاتھ لے کر دوسرے ہاتھ سے علی بن امیہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اون دونوں

کو ساتھ لیے چلے جاتے تھے کہ حضرت بلال نے دیکھا وہ چلائے کہ اے مسلمانوں یہ دشمن خدا کو
 امیر بن خلت ایسا نہ کہ یہ بیچ جاوے مسلمانوں نے جھپٹ کے اوسے اور اوسکے بیٹے کو قتل
 کیا حضرت عبدالرحمن کہا کرتے تھے خدا رحمت کرے بلال کو میری زمین اور انھوں نے کھوین
 اور میرے امیر دن کو قتل کروایا حال بعد فتح کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 دھڑکھڑا کر مقتولین کے چارہ بدر میں ڈلوادے بعد ازین متصل اوس کنوین کے آپ نے کھڑے
 ہو کے ایک ایک کا نام لیکے پکارا اور فرمایا ہم نے توجہ خدا تعالیٰ نے ہم سے وعدہ کیا تھا
 پایا تم نے بھی جو کچھ خدا تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا تھا پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ
 یا رسول اللہ آپ ایسے جسموں سے کلام کرتے ہیں جن میں روح نہیں آپ نے فرمایا کہ دن
 تم سے زیادہ سنتے ہیں حال بعد فتح کے آپ رونق افروز مدینہ ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
 عہد کو آپ واسطے بیمار داری حضرت رقیہ صاحبزادی کے کہ منکوحہ حضرت عثمان کی تھیں اور
 بیمار تھیں مدینے میں چھوڑ گئے تھے اور اونسے فرمایا تھا کہ تمھیں ثواب کامل حاضر ہونے اس
 غزوے کا ملے گا لہذا حضرت عثمان بدر میں مین محبوب ہوئے اور ایک حصہ پورا غنیمت بدر کا آپ
 حضرت عثمان کو دیا جب آپ مدینے میں پہنچے اوس سے ایک دن پہلے بی بی رقیہ کا انتقال ہوا
 او کی تجہیز و تکفین کر کے دفن میں مشغول تھے کہ زمین حارثہ نے بخین پہنچ کے بشارت حج کے
 کی پونچائی اور آپ نے بعد ازین ام کلثوم صاحبزادی کا نکاح حضرت عثمان سے کر دیا
 سبب سے حضرت عثمان ذوالنورین کہلاتے ہیں قسطلانی نے شرح صحیح بخاری میں
 لکھا ہے کہ یثرب کو یثرب کی دو بیٹیاں ایک امی کے نکاح میں آئیں ہوں سولے حضرت عثمان
 کے امم ماضیہ میں بھی سیکو حاصل نہیں ہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
 عثمان سے اتنا راضی تھے کہ آپ نے بعد وفات حضرت ام کلثوم کے فرمایا کہ اگر میری
 قبر میری بیٹی ہوتی تو میں عثمان سے نکاح کر دیتا حال ستر آدمی جو اسیر ہو آئے تھے
 اون میں حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے آپ نے مسلمانوں سے

۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

وفات
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 صبح میں صبح
 زندہ بی بی ابوسلمہ

بیان
 کہ وہ بی بی ابوسلمہ
 سے نکاح کیا گیا
 اور اس کا حال
 بیان کیا گیا

فرمایا تھا کہ عباس بکراہت لشکر کفار کے ساتھ آئے ہیں جو کوئی اونہیں پاوے قتل کرے
 سو فرشتے نے بھی اس حکم کو مانا کہ اونہیں اسیر کر دیا قتل نہ کیا جیسا کہ اوپر گذرا حضرت
 عباس اوس وقت تک اگرچہ مسلمان نہ ہوئے تھے لیکن بسبب محبت جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمانوں کے خیر خواہ تھے سب اسیروں کے ہاتھ بندھے تھے
 حضرت عباس کے ہاتھ بہت سخت بندھے تھے رات کو نہ کراہتے تھے آپ اونکی
 آواز سن کے بیقرار ہوئے حتیٰ کہ آپ کو نیند نہ آئی ایک صحابی نے یہ حال دیکھتے
 کر کے حضرت عباس کے ہاتھ کے بند کو ڈھیلا کر دیا کہ وہ خاموش ہوئے آپ نے یہ
 بات سن کے اور سب اسیروں کے ہاتھوں کے بند کو ڈھیلا کر دیا حال اسیران بدر
 کے معاملے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے مشورہ کیا حضرت عمرؓ نے کہا یہ
 لوگ ایسے الکفرین ہیں یعنی کافروں کے سردار ہیں سب کو قتل کیجئے کہ ہیبت اسلام کی
 خوب ظاہر ہو اور چنگے اقارب اہل اسلام میں ہیں اونکو اونہیں کے اقارب کو
 واسطے قتل کے دیجیے عقیل کو اونکے بھائی علی کو دیجیے اور عباس کو اونکے بھائی
 حمزہ کو دیجیے اور میرے غلام نے قریب کو مجھے دیجیے کہ ہم قتل کریں اور متفق ہو جائیں
 کہ محبت خدا اور رسول کی ہم پر اقارب کی محبت سے غالب ہو اور حضرت ابوبکرؓ نے
 کہا کہ یہ لوگ فدیہ لیکے چھوڑ دیے جاویں شاید کہ آئینہ یہ لوگ مسلمان ہو جاویں
 اور اب مسلمانوں کی سبب مال فدیہ کے تقویت ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ دل آدمیوں کے اللہ تعالیٰ نے بعضے نرم بنائے ہیں اور بعضے سخت اور
 مثال عمر کی انبیاء میں سے نوح اور موسیٰ ہیں کہ نوح علیہ السلام نے دعا مانگی
 رَبِّ لَا تَذَرْنِي عَلَى الْاَرْضِ مِنْ اٰلِكَ اَفْرَیْنِ دَیَّارًا ۝ اے پروردگار میری جھوٹ
 زمین پر کافروں کوئی گھر بنا نیوالا اور موسیٰ علیہ السلام نے دعا مانگی رَبَّنَا اَطْمِسْ
 عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَاَشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَلَا یُقَوِّمُوْا حِجَّتِیْ بِرُّوَالْعَذَابِ اَلَا لَیْمٌ

مشورہ کیا کہ ان کا
 اصحاب سے مشورہ کیا کہ ان کو
 میں اور ابوبکرؓ نے
 اسے قتل کیجئے
 ابوبکرؓ کے سبب فدیہ لے کر
 چھوڑ دینا اور نازل ہونا
 آیات قرآنی کا مستحکم
 اسے ضرر نہ پہنچے بلکہ

اگر رب ہمارے شانے اٹھائے تو لوگوں کو اور سخت کر دے گا کہ وہ ایمان نہ لائیں
جب تک نہ تکھیں عذاب دردناک کو اور مثال ابو بکر کی انبیاء میں سے ابراہیم علیہ السلام
اور عیسیٰ علیہ السلام ہیں حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا مَن تَعْبُدُ فَإِنَّهُ مَعِيَ ۚ وَمَن عَصَانِي
فَإِنَّكَ عَفْوٌ مُّسْرِعٌ ۚ جو میرا تابع ہو وہ میرا ہو اور جس نے میرا کھانا ناپس بیشک زبرد
بخشنے والا ہو بڑا مہربان اور حضرت عیسیٰ کا مقولہ اپنی امت کے حق میں یہ ہوں اُن تَعْبُدُونِ
فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَلَٰنْ تَخْفِضُ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ لَعَزِيزٌ مُّحْكِمٌ ۚ یعنی تو اگر انہیں
عذاب کرے تو وہ میرے بندے ہیں اگر بخشنے دے تو تو زبردست ہو حکمت والا چونکہ
آپ کے مزاج میں بہت حلم تھا کہ آپ رحمۃ للعالمین تھے آپ کو اسے ابو بکر صدیق رضی
اللہ عنہ کی پسند ہوئی اور آپ نے فدیہ لیکے اسیر و نکو چھوڑ دیا اس پر عتاب الہی نازل ہوا
اور یہ آیت آئی لَوْ لَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
یعنی اگر نہ تو ایک حکم لکھا ہوا خدا تعالیٰ کی جانب سے کہ پہلے ہو چکا ہو بیشک پہنچا تمہیں
اوس میں جو لیا تم نے عذاب بڑا یعنی خدا تعالیٰ نے پہلے سے یہ حکم لکھ رکھا ہو کہ خطا
اجتہاد میں مواخذہ نہیں ہوتا اور حکم فدیہ لینے کا تم نے باجہاد دیا کہ اوس میں خطا
ہوئی لہذا تم سے مواخذہ نہوا آپ بعد نزول اس آیت کے بروئے لگے اور آپ نے
فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا تو سو گھر اور سعد بن معاذ کے کہ اونکی بھی رائے مثل حضرت عمر
کے تھی کوئی نہ بچتا ف اس مقام پر علمائے یہ مسئلہ نکالا ہو کہ انبیاء سے کرام حکم باجہاد
بھی دیتے ہیں اور اوس میں خطا بھی ہوتی ہو لیکن خدا تعالیٰ انبیاء کو خطا پر قائم نہیں رکھتا
فوراً اس پر مطلع کر دیتا ہوا اگرچہ اس وقت اوس حکم پر عتاب ہوا اس واسطے کہ اوس
زمانے میں واسطے جمانے رعب اور ہیبت کے حکم قتل مناسب تھا لیکن بعد ازین
اس شریعت میں حکم فدیہ لینے کا آگیا اور آیت مذکورہ صدر سے پہلے خدا تعالیٰ نے
ارشاد بھی فرمایا کہ جب تک بنی خوب فوزینہ کی کفار کی نکرے تب تک اسیروں سے

میں

تصنیف اصحاب

فدیہ لینا چاہیے اسے بھی معلوم ہوا کہ بعد غزیرمی کفار اور راسخ ہو جانے ہیبت و
 رعب اسلام کے فدیہ لینا نامناسب نہیں حال حضرت عباس نے فدیہ میں اپنی
 بے مایگی کا عذر کیا اور کہا اے محمد ^{صلی اللہ علیہ وسلم} شرم کی بات ہو کہ تمہارا چچا قریش میں مال فدیہ
 کے لیے ہاتھ پھیلا دے آپ نے فرمایا کہ بوقت پیش آنے اس سفر کے تم جو سونا
 ام الفضل اپنی زوجہ کے پاس رکھ آئے ہو وہ کیا ہوا حضرت عباس نے کہا بیشک
 تم نبی برحق ہو اور اس سونے کی کسیکو خبر نہیں بیشک خدا تعالیٰ نے تمہیں اوسکی خبر
 دی اور اسی وقت حضرت عباس ایمان لائے لیکن رہنا حضرت عباس کا مکے
 میں مصلحت تھا اسیسے آپ نے وہیں اوکو پھر جانے کی اجازت دی باقی حال منجملہ
 اسیران بدر حضرت ابو العاص داما د انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے کہ نبی کریم
 ایک دختر آپ کی اوسنے نکاح میں تھیں اوسنے فدیہ میں بی بی زینب نے کچھ زیور
 بھیجا اوس میں ایک حامل تھی حضرت بی بی خدیجہ کی کہ اونہوں نے اپنی بیٹی کے
 جہیز میں دی تھی آپ کو وہ حامل دیکھ کے خدو سجدہ کو یاد کر کے رقت آئی اور اصحاب
 آپ نے کہا کہ اگر تمہاری مرضی ہو تو یہ زیور واپس کیا جا دے اصحاب نے یہ بات بل
 و جان قبول کی آپ نے ابو العاص سے یہ وعدہ کیا کہ مکے پہونچتے ہی حضرت بی بی
 کو دینے میں پونہچا وین اور انھیں رخصت کیا ف جمیع حاضرین بدر کا بہت بڑا رتبہ
 ہوا اور باقی صحابہ سے افضل ہیں اور سب بہشتی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
 خلفائے راشدین اہل بدر کی بہت توقیر کرتے تھے صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت
 جبریل نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ جس طرح تمہارے اصحاب میں
 اہل بدر عالمی رتبہ میں نسبت باقی اصحاب کے اسی طرح جو ملائکہ کہ جنگ بدر میں حاضر
 ہوئے وہ اشرف اور اعلیٰ میں نسبت اور ملائکہ کے نمکۃ اہل بدر کی و فضیلت یہی ہے کہ
 تا یہ دین میں کی ہوئی اسے موقع پر کہ بیخ دین کی قائم ہو گئی ہمراہی جناب سولہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوس سے معلوم ہوا کہ تائید دین متین افضل عبادات ہی
فصل چوتھی نکاح حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیان میں

منجملہ احوال سنین ہجرت کے نکاح حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ہی ساتھ حضرت
 علی رضی اللہ عنہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹیوں میں حضرت فاطمہ کو بہت چاہتے
 اور خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی وہ زیادہ مقبول تھیں آپ نے ارشاد کیا کہ فاطمہ بہشت
 کی سب عورتوں کی سردار ہیں جب وہ جوان ہوئیں حضرت ابو بکرؓ اور بھی حضرت
 عمرؓ نے اوس کے نکاح کی درخواست کی آپ نے فرمایا وہ چھوٹی ہی اور حضرت عثمانؓ سبب
 ہونے ایک بہن حضرت فاطمہ کے اوس کے نکاح کی درخواست نہیں کر سکتے تھے
 اور حضرت علیؓ کو سبب بے مقدوری کے جرات اوس درخواست کی تھی حضرت
 ابو بکر صدیقؓ نے حضرت علیؓ سے واسطے درخواست کیے کہا اونھوں نے اپنی تقدیری
 کا عذر کیا اور یہ بھی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری درخواست قبول نہ فرمائیں
 یا فرما دیں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ تمھاری درخواست منظور ہوگی
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن مزاج سے یہ بات اونھوں نے
 پائی ہوگی حضرت علیؓ واسطے درخواست نکاح بی بی فاطمہ کے حضور اقدس میں
 گئے اور حضرت فاطمہ کی خواستگاری کی آپ نے مرہباً کہا اور خوش ہوئے بعد
 ازین حکم خدا تعالیٰ کا پونچھا کہ نکاح فاطمہ کا علیؓ سے کرو و آپ نے حضرت علیؓ کی
 درخواست پذیر فرمائی اور حضرت علیؓ نے کہا کہ مہر کے قابل میرے پاس کچھ
 نہیں ہے آپ نے پوچھا کہ تمھارے پاس کیا کیا اسباب ہیں اونھوں نے بیان کیا
 کہ ایک زرہ اور ایک گھوڑا ہے آپ نے زرہ کے بیچنے کا حکم دیا اور گھوڑے کے
 لیے ارشاد کیا کہ تمھیں ہمدانی ضرورت ہے اوس سے مت جدا کرو زرہ حضرت عثمانؓ نے
 چار سو انتی درم کو خرید لی اور زرہ قیمت ادا کر کے وہ زرہ بھی حضرت علیؓ کو پیش کر دی

کہ اسے بھی آپ رکھیے حضرت علیؑ شہب در اہم زہ کی قیمت حضور میں لائے آپ نے ایک
 شمشی حضرت بلالؓ کو دی کہ ان درمون کی خوشبو فاطمہ کے سیسے آؤ اور باقی اپنے
 حضرت ام سلمہؓ کو دیکر فرمایا کہ اس کے ہیز یعنی خانہ داری کا سامان بی بی فاطمہ کا کر دو ایک
 پلنگ دو نہالی کتان کی دو چادر بُرد کی اور ایک ٹکیہ اور دو بازو بند چاندی کے اور
 ایک مشک پانی بھرنے کی اور دو گھڑے مٹی کے اور چند چیزیں اسی قسم کی طیار ہوں
 پھر آپ نے شرفا و احیان مہاجرین و انصار کو ایک دن جمع کئے کہ خطبہ پڑھ کر نکاح حضرت
 فاطمہؑ کا ساتھ حضرت علیؑ کے کر دیا اور مہر چار سو دینار چاندی کے باندھے جو حساب
 دیر بڑھ سو تولہ ہوتے ہیں اور نکاح سے پہلے خود حضور نے حضرت بی بی فاطمہ سے سہیلان
 کیا تھا یعنی پوچھا تھا کہ تمہارا نکاح علی سے کر دین و خاموش رہی تھیں اور خاموشی
 او کی اذن قرار پائی جیسا کہ حکم ہو کہ سکوت بکر کا بوقت استیذان دلی اقرب کے اذن
 ہو صحن میں ہو کہ بعد ازان کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آپ نے رخصت کر دیا
 آپ اونکے گھر تشریف لیگئے اور پہلے حضرت فاطمہؑ سے پانی منگوا یا وہ ایک قعب
 میں پانی بھر لائیں آپ نے ابوس پانی میں گلی ڈالی پھر حضرت فاطمہؑ سے کہا کہ
 آگے آؤ وہ آگے آئیں آپ نے پانی اونکے سر دینے پر چھڑکا اور پھر حضرت فاطمہؑ
 سے کہا بیٹھ پھر وادھون نے پیٹھ پھیری آپ نے پانی اونکی پیٹھ پر چھڑکا اور
 دعا کی اَللّٰهُمَّ لِيْ اُعِيْذْهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
 الہی تیری پناہ میں کرتا ہوں فاطمہ کو اور اسکی اولاد کو شیطان مردود سے پھر
 آپ نے فرمایا پانی لاؤ حضرت علیؑ کہتے ہیں میں سمجھا مجھے حکم ہو میں قعب میں پانی
 لایا آپ نے پانی میں گلی ڈال کے حضرت علیؑ کے اول سر دینے پر پھر درمیان
 دونوں شانوں کے چھڑکا اور مثل حضرت فاطمہؑ کے اونکے لیے بھی دعا کی اور
 بوقت نکاح آپ نے دونوں صاحبوں کے لیے خیر و برکت کی دعا کی اور پیدا ہونے

بکثرت طیبین اور طاہرین کے اونکی اولاد میں سے دعا فرمائی آپ نے فرمایا جمع
 اللہ وشمکے ما و اسعد جدکم و بآرک علیکم ساء و اخرج منکم
 کثیرا طیبین یعنی خدا تعالیٰ تم دونوں کو بخوبی اکٹھا رکھے اور تمہارا بخت بڑا کرے اور
 تم پر برکت کرے اور تم میں سے بہت طیب پاکیزہ پیدا کرے اور بعد نکاح کے ایک
 طبق چھوٹا روں کا مگھوا کے حکم دیا کہ لوٹ لو ف دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت
 نے قبول فرمائی اور بنی فاطمہ میں ایسے طیبین طاہرین پیدا ہوئے کہ اور کسی کی
 اولاد میں نہیں ہوئے لیمہ اطہار و کبار اولیاء اللہ مثل حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی
 قدس اللہ سرہ العزیز کے کہ قدم اونکا سب اولیا کی گردن پر ہوا اور یہ بات کہ میرا قدم
 سب اولیا کی گردن پر ہوا حضرت مہدیؑ نے بحکم الہی کہی تھی اور سب اولیاء اللہ اونکے
 علوشان کے معرفت تھے شیخ محی الدین العربی نے فتوحات مکبہ میں بیان مقامات
 و مراتب تصرفات اولیاء میں حضرت کو بہت بلند و مرتبہ اور قوی التصرف لکھا ہی امام مہدی
 خاتم الخلفاء الراشدین والایمۃ المجتہدین بھی بنی فاطمہ سے ہو گئے امام حسن رضی اللہ
 عنہ کی اولاد میں ف ہونا امام مہدی کا امام حسنؑ کی اولاد میں اس میں دو نکتے ہیں
 ایک یہ کہ حضرت ابراہیمؑ کے بڑے بیٹے اسمعیلؑ تھے اور اونسے چھوٹے اسحقؑ تھے
 حضرت اسحقؑ کی اولاد میں سب انبیا ہوئے اور اشرف الانبیا خاتم النبیین صلی اللہ
 علیہ وسلم حضرت اسمعیلؑ خلف اکبر کی اولاد میں ہوئے اسی طرح سبط اصغر حضرت امام
 حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں اور ایمہ اطہار ہوئے خاتم الامیہ والخلفاء الراشدین
 امام مہدی سبط اکبر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ہوئے دوسرا یہ
 کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے حبیبہؑ واسطے محفوظی امت جناب رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کے مقتولی اور خونریزی سے خلافت کو چھوڑ دیا تھا اوسکے صلے میں
 اللہ تعالیٰ نے اونکی اولاد میں خاتم الخلفاء کو پیدا کیا جو ساری زمین کے بادشاہ

بکثرت طیبین

دعا فرمائی
 امام حسن رضی اللہ عنہ
 کی اولاد میں
 اس میں دو نکتے ہیں

ہوئے اور امیرِ مدینہ اور رفقاء امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اون کے عہد میں
 علی وجہ الکمال ظہور میں آو گئی جس طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنی جان و حیات سے
 خدا کے لیے درگزرے تھے اور ذبح ہونے کے لیے اپنے آپ کو دیدیا تھا
 اسد جل جلالہ نے اونکی اولاد میں خاتم النبیین سے پیدا کیے کہ جان چھان ہو اور اپنے حیات
 طیبہ و ریاضتِ باری کو ورون اشخاص نے حاصل کی اور تائبانے عالم فیض اوکار ہیگا

فصل پانچویں غزوہ اُحد کے بیان میں

منجملہ غزوات مشہورہ غزوہ اُحد ہی شرح اوسکی یہ ہو کہ کفار قریش نے کہ بڑا سبب
 شکست کھانے اپنے برہمن اور قتل مقتولین کے رکھتے تھے ایک لشکر بھاری مرتب
 کر کے بقصد انتقام مدینے پر فوج کشی کی مرضی مبارک مدینے سے باہر جانے کی تھی
 قصد یہ تھا کہ شہر میں قائم رہے فوج اعدا کو بوقت آنے اونسے دفع کریں اکثر صحابہ
 مثل حضرت حمزہ و سعد بن عبادہ و دیگر مردم اوس و خزرج کا یہ شورہ ہوا کہ باہر نکل کے
 لڑیں ہر چند کہ بعض اصحاب انصار نے یہ بات بھی کہی کہ ہم نے پہلے سے یہ بات تجزئہ
 کی ہو کہ جب کوئی لشکر مدینے پر چڑھ آیا ہو اور مدینے میں ہی قائم رہے مدافعت
 کی ہو تو خواہی خواہی فتح اہل مدینہ کی ہوئی ہو اور باہر نکل کے لڑائی میں اہل مدینہ
 کی فتح نہیں ہوتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی ہرگز باہر تشریف لیجانی تھی
 تھی لیکن اصحاب موصوفین نے کمالِ سبالغہ اسی بات میں کیا کہ باہر نکل کے ہی
 لڑنا چاہیے حتیٰ کہ آپ برخلاف مرضی دو لٹھانے میں جا کے سلاح جنگ بہن کے
 باہر تشریف لائے اوسوقت اصحاب یہ سوچے کہ برخلاف مرضی مبارک اصرار کیا
 نہیں لہذا حضور میں عرض کیا کہ اگر آپ کا دل باہر جانے کو نہیں چاہتا تو بہتر ہی
 مدینے میں ہی ٹھہر کے لڑائی کیجاوے آپ نے فرمایا کہ جب پیغمبر سلاح جنگ بدن پر کھائے
 تب روانہ ہوں کہ قبل جنگ بے حکم اتنی سلاح کھولے اب میں ہتھیار نہیں اوتارونگا

اور آپ باہر کو روانہ ہوئے اور فرمایا کہ تم اگر ثابت قدم رہو گے خدا تعالیٰ تمہیں فتح دیکھا اور متصل جبل اُحد کے دونوں شکرون کا مقابلہ ہوا لشکر اسلام کی پشت پر ایک لشکر دو پہاڑوں میں تھا اور دھر سے اندیشہ اس بات کا تھا کہ دشمن پشت پر سے آگے حملہ کریں لہذا آپ نے عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہ کو ساتھ بچاس تیرا نازوں کے وہاں متین کیا اور کہا کہ اوس جسے کی تم خبر رکھو اگر کفار اور دھر سے قصد کریں تم تیرا باران کر کے دفع کججو اور کسی حال میں خواہ ہماری فتح ہو خواہ شکست تم اوس جگہ سے مت ہٹو اور لڑائی شروع ہوئی شجاعان لشکر اسلام نے داد مردانگی کی سی اور خون کفار سے اوس میدان کو لالہ زار کر دیا اور کئی مرتبہ جانب جسے سے کفار نے حملہ کرنا چاہا مگر سبب تیرا نازی ہمارا ہیان عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہ کے قابو نہ پایا بالآخر کفار کو ہزیمت ہوئی یہاں تک کہ ہندو وغیرہ عورتیں جو جانب کفار تھیں ایسی پریشان ہو کے بھاگیں کہ اوکی پنڈلیاں کھل گئیں غمناک نظر پڑے لشکر اسلام آگے بڑھا اور لوگ غنیمت میں مشغول ہوئے تب ہمارا ہیان عبداللہ بن جبر بھی آگے بڑھے بہتیرا عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہ نے منع کیا مائٹل دس آدمی اوس کے ساتھ رگئے تب خالد بن الولید نے کہ اوس زمانے میں کافر تھے دے کی جانب سے مع انبوء کفار فرار یوں کے حملہ کیا سعید بن جبر رضی اللہ عنہ مع اپنے ہمارا ہیون کے شہید ہوئے اور پشت لشکر اسلام سے یکبارگی فوج کفار نے ایسا غلبہ کیا کہ اہل اسلام حیران ہو گئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صدمہ زخمون کا پونچا چہرہ مبارک خون آلودہ ہوا دوزان مبارک سامنے کا پتھر لگنے سے شہید ہوا اور ابن قبیہ ایک کافر آپ تک پہنچ گیا اور اوسنے آگے تلوار ماری آپ سبب صدمہ زخم کے اور بھی اس سبب کہ آپ دوزرہ میں پہنچے تھے بہت بوجھ آپ پر تھا ایک غار میں گر پڑے اور ابن قبیہ نے پکار کے کہا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا اور شیطان نے بھی

جبال بن سراقہ کی صورت بکر سارے لشکر میں اس خبر کو مشہور کیا کہ محمد مقتول ہوئے تب اکثر مسلمانوں کے پاؤں اٹھ گئے اور صورت ہزیمت کی واقع ہوئی چند اصحاب جریں وانصار مثل حضرت ابوبکر و عمر و علی و طلحہ و اسید بن حضیر وغیرہ رضی اللہ عنہم قائم رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن دوزرہ میں پہنچے تھے نیچے جگہ سے اوپر آپ نے چڑھنا چاہا وہاں ایک پتھر تھا بسبب ضعف کے کہ زخموں سے آپ کو ہو گیا تھا اور بسبب بوجھ زرمون کے آپ اوس پتھر پر نہ چڑھ سکے حضرت طلحہ سے بیٹھ گئے اور کہا کہ آپ میرے کندھوں پر پاؤں رکھ کر چڑھ جا دین آپ نے ایسا ہی کیا اور آپ حضرت طلحہ سے بہت راضی ہوئے اور فرمایا اَوْجِبَ حَلْقَةَ عُنُقِي طَلْحَةُ نے اپنے لیے جنت واجب کر لی حضرت بی بی فاطمہ بھی وہاں جا پونچیں اور انھوں نے بوریے کا ٹکڑا جلا کے زخم میں بھرا تب خون بند ہوا حلقے خود کے رخسار مبارک میں گھس گئے تھے حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے اپنے دانتوں سے زور کر کے اون حلقوں کو نکالا پہلے ایک حلقے پر دانتوں کو جما کے نکالا بسبب شدت زور کے ایک دانت اونکا ٹوٹ گیا پھر دوسرے حلقے پر دانتوں کا زور کر کے نکالا دوسرا دانت بھی ٹوٹ گیا اون سے بھی حضرت بہت راضی ہوئے حال اوس منظر آدمی اصحاب میں سے شہید ہوئے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی شہید ہوئے شرح اوس کے قصہ شہادت کی یہی کہ جنگ بدر میں حضرت حمزہ کے ہاتھ سے کہ شجاع صفر رتھے خوب شجاعت و کافر کشی ظہور میں آئی تھی طعیمہ بن عدی اور عتبہ باپ ہند زوجہ ابوسفیان کا انھیں کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اسی سبب جیسر بن مطعم نے نہ بھتیجا طعیمہ کا اور مالک وحشی کا تھا وعدہ آزادی کا در صورت قتل کرنے حضرت حمزہ کے اور ہند نے وعدہ انعام کا وحشی حبشی سے کیا تھا اور وہ وحشی بھی حربہ لگانے میں

ذکر بہت بڑی بات
ہمات طحا کا

شہادت حضرت
حمزہ رضی اللہ عنہ

خوب مشاق تھا سو وحشی سے صحیح بخاری میں روایت ہے کہ بروز اُحد مصر کے مین مینے دکھا
 حضرت حمزہ کو کہ مانند شیر کے حملہ آور ہیں اور میری طرف کو آتے ہیں مین بھاگا اور کڑا
 کے ایک پتھر کی آڑ میں چھپ رہا اور خون نے مجھے نہیں دیکھا جب میرے برابر پہنچے
 مین نے اسی کہیں سے حربہ اپنا پھینک کر مارا اور انکے زیر ناف لگا وہ میری طرف
 جھپٹے دو چار قدم چلے گر پڑے مین سمجھا کہ زخم کام کر گیا پھر مینے پاس جا کے حربہ اپنا
 نکال لیا ہندو جبر قتل حمزہ کی پاس کے بہت خوش ہوئی اور نقش کے پاس پہونچ کے
 غمگین کیا یعنی ناک و کان کاٹے اور اعضاءے تناسل بھی کاٹ ڈالے اور بیٹ چر کے
 جگر حضرت حمزہ کا نکال کے دانتوں سے چبایا حال حضرت یمان والدہ خذیفہ
 رضی اللہ عنہ کے بھی جنگ اُحد میں شہید ہوئے گھبراہٹ میں مسلمانوں کی تلواریں اوپر پڑیں
 خذیفہ رضی اللہ عنہ بہتیرا کہتے رہے میرا باپ ہی میرا باپ ہی کسی کے دھیان میں
 نہ آیا حال ابی بن خلف کہ کفار قریش میں ایک سردار تھا اور جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت عناد رکھتا تھا ایک گھوڑا اوس نے پالاتا تھا اور کہتا تھا
 آپ سے جب گاؤں کے مین تھے کہ مینے یہ گھوڑا تمہارے قتل کے لیے پالایا
 میں اس پر سوار ہو کر تمہیں قتل کروں گا آپ نے اوس سے فرمایا تھا کہ میں ہی
 تجھے انشاء اللہ تعالیٰ قتل کروں گا بروز اُحد وہ گھوڑا کوداتا ہوا آپ کے قصد پر آیا
 صحابہ نے چاہا کہ آپ تک پہونچنے سے پہلے اوسے دفع کریں آپ نے فرمایا کہ
 آنے دو جب متصل آیا آپ نے ایک صحابی سے نیزہ لیکے اوسکے گلے میں
 آہستہ مار دیا ایک زخم خفیف پوست خراش لگا وہ چلاتا بھاگا جب لشکر میں پہونچا
 لوگوں نے کہا کہ تیرے کچھ زخم ایسا نہیں لگا ہی کیوں ایسا چلاتا ہی اوس نے
 کہا تم نہیں جانتے کہ اُسے ہاتھ کا زخم ہی محمد کے ہاتھ کا زخم ہی اگر وہ مجھ پر تھوڑی
 مار دے تو بیشک مر جاتا بعد ازین وہ راہ میں موضع سرف میں داخل جہنم ہوا یہی ہے

مقولہ انبار
 کاھو افس

مقولہ

روایت کی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بار میں رات کو بطن رابع میں
 جہان ابی بن خلف مرا تھا چلا جاتا تھا دیکھا کہ ایک شخص آگ کی زنجیروں میں بندھا ہوا
 چلا آ رہا ہے مجھے پانی دو اور ایک گھبران اوسکے ساتھ ہی وہ کہتا ہی خبردار اسے
 پانی دینا یہ قتل کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا ابی بن خلف کا فری
 حال حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معرکہ جنگ میں جب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو مذکھائے گمان ہوا کہ اللہ جل جلالہ نے بسبب ناخوشی کے ہم سے کچھ
 پیغمبر کو آسمان پر اٹھالیا اور سینے کہا کہ اب زندگی میں کیا لطف ہو اور تم کو اریکے
 کفار کے غول میں بہ نیت حصول شہادت گھس گیا اور تم کو ارا رتے رتے غول
 پریشان کر دیا اور کیا رگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نظر پڑے حضور میں نہو بچکر
 حیات تازہ حاصل کی حال جو صحابہ کہ غزوہ احد میں بھاگے اور کا قصور اللہ
 جل جلالہ نے معاف فرمایا اسیلے کہ وہ لوگ مخلص جان نثار آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے تھے یہ قصور اودن سے بمقتضائے بشریت ہو گیا تھا قرآن مجید میں
 آیت عفو کی موجود ہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جو اصحاب وہاں
 موجود تھے پہاڑ پر چڑھ گئے کافروں نے بھی چڑھنا چاہا آپ نے دعا مانگی
 کہ اتنی یہ چڑھ لشکین خدا تعالیٰ نے او خضیں روک دیا کہ وہ چڑھ سکے
 بعد ازین ابوسفیان نے کہ افسر لشکر کفار وہی تھا چار کے پوچھا کہ محمد بن
 فرمایا کہ جواب نہ دے پھر اوسنے پوچھا کہ تم میں ابو بکر ہیں اپنے فرمایا کہ جواب نہ دے
 پھر اوسنے حضرت عمر کو پوچھا آپ نے تب بھی جواب دینے سے منع کیا تب ابوسفیان
 نے چلا کے کہا کہ معلوم ہوتا ہے یہ تینوں شخص مارے گئے حضرت عمر کو تاب نہ ملی
 اور انھوں نے چلا کے کہا کہ بفضلہ تعالیٰ یہ تینوں شخص زندہ ہیں میرے اوپر
 رنج اور بلا ڈالنے کو پھر کہا کہ سال آئینہ بمقام بدر ہمارے تمہارے لڑائی ہو گئی ہے

سید غلام الدین رابعی
 نے میں کوئی پوچھا نہ تھا
 نام بتا ہی دوسرا کہ
 ابی کا نام فریبی علی قین
 بھی ثابت ہے کہ

بھروسہ

فرمایا کہ کدو بہت اچھا پھر ابوسفیان نے کہا اَعْلٰیٰ هُبْلٰیٰ بَلَدٌ هُوَ قَوٰی هُبْلٰیٰ اَبْنِ
 اصحاب سے کہا جواب دو عرض کیا کہ کیا جواب دین فرمایا کہو اَللّٰهُ اَعْلٰیٰ وَاَجَلُ
 صحابہ نے بھی کہا پھر ابوسفیان نے کہا عَزَّیٰ لَنَا کَا عَزَّیٰ لَکُمْ عَزَّیٰ ہمارے ہو
 اور تمھاری عَزَّیٰ نہیں آپ نے فرمایا جواب دو صحابہ نے پوچھا کہ کیا جواب دین آپ
 نے فرمایا کہو اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَاَلَا مَوْلٰی لَکُمْ اَسَدُ ہمارا مولیٰ ہو اور تمھارا کوئی مولیٰ
 نہیں پھر ابوسفیان نے کہا کہ مقتولین میں تم مثلاً باؤس کے یعنی ناک اور کان اور اعضا کٹے
 ہوئے سو میں نے یہ حکم نہیں دیا تھا اور میں اس بات کا خوش بھی نہیں ہوا پھر ابوسفیان
 مع اپنے لشکر کے کو پھر گیا حال بعد مراجعت کنا را آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوپر سے
 اترنے اور مقتولین میں حضرت حمزہ کو اس حالت سے دیکھ کے بہت ملول ہوئے اور
 مقتولین کو بے غسل و کفن اور خن جو خون آلودہ کپڑوں سے دفن کر دیا اور ایک
 ایک قبر میں دو دو شہیدوں کو دفن کیا اور جبکہ قرآن شریف زیادہ یاد تھا اس سے اُلگے
 کیا بعد ازیں مدینے کو معاودت فرمائی مدینے میں احوال جنگ سن کے بہت غم ہورہا
 تھا اور نسبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو خبر مشور ہوئی اس کا صدمہ
 جان اہل مدینہ پر کہ عاشق زار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے زیادہ اڑھ تھا اور رب کو
 تفتیش آپ کی ہی صحت و سلامتی کی تھی اپنے عزیز و قریب کا کسی کو ایسا خیال نہ تھا حتیٰ کہ
 ایک بی بی انصاری کہ نام اودھکا کیشہ بنت رافع تھا سعد معاذ کی ماں اور اون کا بیٹا
 عمر بن معاذ اس لڑائی میں شہید ہوا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی دربار
 حال کے لیے بیتاب تھیں جب خبر آپ کے عود فرمانیکے سنی کہا مجھے قرار نہو گا جب تک
 میں جمال مبارک اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لوں اور جھپٹ کے راہ میں پونچھیں اور جمال
 مبارک دیکھ کے کہا کُلُّ مَصِیْبَةٍ بِعَدَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَلَّکَ ہر مصیبت بعد آپ کی
 سلامتی کے اسی پیغمبر خدا بے حقیقت تھی آپ نے اون سے تعزیت اون کے بیٹے عمر بن معاذ

راہی غزینہ میں
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کی قبر کے بارے میں
 بتا دیا ہے

کی کری اور فرمایا کہ تجھے بشارت ہو کہ تیرا بیٹا بہشت میں ہی اور سب شہیدوں کے ساتھ
کو یہ خوشخبری سنا دو کہ ان کے اقارب جو شہید ہوئے بہشت میں ہیں کہشہ نے کہا کہ جب
یہ حال ہو تو جاے خوشی ہو آپ پس مازون کے لیے دعا فرمائیے آپ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ
اَذْهَبْ حُزْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَجْرُ مَصِيْبَتِهِمْ حَالِ اللّٰهِ جَلَّالَہٗ شَدَّادَہٗ
اچھ کے لیے آیتیں بھیجیں اس مضمون کی کہ وہ زمرہ ہیں خدا کے نزدیک اونہیں مردہ
مت سمجھو خدا تعالیٰ کے پاس سے وہ رزق پاتے ہیں اور سبب اون نعمتوں کے
جو اللہ تعالیٰ نے اونہیں دی ہیں خوش ہیں اور حدیث صحیح میں آیا ہو کہ اللہ تعالیٰ
نے شہدا کی ارواح کو سیز طائر کے قالب میں رکھ کر اجازت دی ہے کہ بہشت میں چلن
چاہیں سیر کریں جو چاہیں کھاویں اور رات کو سوئے کی قدیلوں میں کہ ساچریش
میں ہیں جاری ہیں اور بھی حدیث صحیح میں وارد ہے کہ اللہ جل جلالہ نے شہدا
کو حضور میں بلا کے اون سے کلام کیا عبد اللہ والد جابر رضی اللہ عنہ سے بالمشافہ
کلام کیا اور پوچھا کہ اگر تمہیں کسی چیز کی خواہش ہو تو بیان کرو تمہیں دیجاؤ اونہوں نے
عرض کیا کہ ہمیں سب نعمتیں بہشت کی ملتی ہیں ہمیں اب کس چیز کی خواہش ہو گی
کی البتہ خواہش ہے کہ ہم پھر دنیا میں بھیجے جاویں اور تیرے لیے پھر شہید ہوں اللہ تعالیٰ
نے فرمایا کہ دنیا میں دوسری بار جانا نہیں ہو سکتا لہذا یہ آرزو تمہاری حاصل نہو گی
تب اونہوں نے کہا ہمارا حال ہمارے بھائیوں کو پوچھا دیا جائے تب اللہ تعالیٰ
نے یہ آیتیں نازل کیں وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا
آخر تک حال اور حضرت جابر سے روایت ہے کہ اونہوں نے کہا کہ والد میرے بہت
مقروض تھے اور چھوٹے باغ میں جو پیدا ہوئے اون سے میں نے چاہا کہ
قرض ادا ہو جائے لیکن میری دانست میں وہ واسطے ادائے قرض کے کافی تھے
لہذا میں نے حضور میں عرض کیا کہ اگر آپ تشریف لے چلیں تو غالباً بلحاظ آپ کے

اللہ تعالیٰ نے انہیں جلا دیا اور ان کا اجر
یہاں دس بار کی بھیج دیا
بیان فضیلت
شہدائے احد

قرض والے کچھ رعایت کریں آپ تشریف لائے قرض والے آپکو دیکھ کے اور بھی نقص
میں گرم ہوئے آپ نے یہ حال ملاحظہ فرمایا اور گرد بڑے خرمن کے تین بار پھر
پھر اوس خرمن کے پاس بیٹھ گئے اور قرض والوں کو پیمانے سے ناپ ناپ کے
دینا شروع کیا ایک ہی خرمن سے سب قرض ادا ہو گیا ایک حصہ باقی رہا اور
خرمن بھی دیا ہی تھا جیسا پہلے سے تھا سبحان اللہ کیا عظمت اور برکت تھی
جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جا بر رضی اللہ عنہ سب خرمنوں سے
ادا ہو جانا قرض کا دشوار سمجھتے تھے بسبب برکت آپ کے ایک ہی خرمن سے سب قرض
ادا ہو گیا اور اوس خرمن سے بھی کچھ کم نواف یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ چار دہم
شعبان کو جب کسی شام کو شب برات ہوتی ہے غزوہ اُحد واقع ہوا اور آپ نے بسبب ٹوٹنے
دانت کے اوس دن خلوا کھایا تھا محض غلطی کسی مورخ نے یہ بات نہیں لکھی ہے بلکہ
وقوع اس غزے کا ساتویں یا گیارہویں شوال میں ہی العتبہ شب برات میں آپ نے
واسطے شہدائے اُحد کے استغفار کیا ہے جیسا کہ اہل بقیع کے لیے بھی استغفار کیا ہے پس
شب برات میں شہدائے اُحد اور اولیاء کے لیے استغفار کرنا اور انکو ثواب پہنچانا
مطابق سنت کے ہے حال بعد رونق افروزی آپ کے مدینہ طیبہ میں خبر پونجی کہ
ابوسفیان بعد پھرنے کے پشیمان ہوا اور کہنے لگا کہ غلبہ ہم نے پایا تھا محمد کا کام
کیون تمام نہیں کیا اب مع لشکر پھرتا ہوا آپ نے یہ خبر سنتے ہی حکم دیا لشکر
بتقاب ابوسفیان روانہ ہو اور خود بنفس نفیس مع لشکر روانہ ہوئے اور انھیں
لوگوں کو ہمراہ لیا جو شریک غزوہ اُحد تھے با انکو لوگ خستہ اور زخمی تھے حکم
بر داغی روانہ ہوئے آیۃ الکرسی استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابکم
الفرح والذل الذین احسنوا منهم واتقوا اجر عظیم اور انکی شان میں ہے
ابوسفیان نے جب یہ حال سنا دیا اور ہمراہیوں نے اس کے کہا کہ نام فتح کا پڑا

کے لئے جو اس کے لئے

[illegible]

پھر تے میں کہیں ایسا نہ ہو کہ بات اولٹ جاوے ابوسفیان نے مدینے کی طرف رخ نہ کیا اور بھجلی کے کوروا نہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند منزل تعاقب کر کے بانو عقیقت مدینہ طیبہ کو واپس تشریف لائے منزل امرا لاسہ تک پتہ تشریف لگئے تھے لہذا یہ سفر غزوہ بدر لاسہ کلا تھا

فصل چھٹی غزوہ بدر ثانی کے بیان میں

ابوسفیان اُحد سے پھرے وقت کہ گیا تھا کہ سال آئین میں بدر پر پھر لڑائی ہوگی جب وہ زمانہ قریب ہوا اور ابوسفیان لڑائی کے لیے بدر تک نہ آسکا اوسنے چاہا کہ ایسی صورت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بدر پر بخا وین تاکہ اون سے نجات نہو اوس نے ایک شخص کو کہ نعیم بن مسعود نام تھا مدینے کی طرف بھیجا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پونچا دے کہ ابوسفیان نے بہت لشکر جمع کیا ہے اور بدر پر آیا چاہتا ہے اوس شخص نے مدینے میں آ کے اہل اسلام سے وہ بات کہی اونھوں نے سن کے کہا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کام بنانے والا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر کے ڈیڑھ ہزار آدمی تھے بدر کو تشریف لے گئے ابوسفیان ماسے ڈر کے آیا اور آپ نے مع لشکر بدر وہاں مقام کیا اور وہاں اصحاب نے تجارت اموال بہت نفع حاصل کیا چنانچہ حضرت عثمان سے منقول ہے کہ ہر دینار پر مجھے ایک دینار نفع ہوا اور وہاں سے خوش و خرم بے جنگ و رخ پھر آئے یہ آیتیں اَلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّارَ قَدْ جُعِلَتْ لَكُمُ فَاحْشَوْهُمْ فَرَّادَهُمْ لَا يُخَافُونَ قَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لِّمَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْصَارٍ ۝ اسی حال کے بیان میں میں

فصل ساتویں سریہ زنج کے بیان میں

جب مشرکین غزوہ اُحد سے پھر کے مدینے پونچے سفیان بن خالد ندلی لحيانی کے بھائی

سہ
 لے کر وہاں پہنچے
 اور ان سے لڑا تو انھیں کہا
 ابی سفیان وغیرہ
 سو تم اوسنے ڈر دیا
 ایمان زیادہ ہوا اور انھوں
 نے کہا کہ اللہ
 ہمیں
 ہی اور وہ اچھا کام
 بنانے والا ہے
 ہی پھر اور کچھ
 کی نعت اور بیابان
 اور زمین کھینچنی
 ہوئے وہ اللہ
 کے اور اللہ
 نہ رحمہ اللہ علیہ

سہ

عقل و
رضا و
بجائ و
بجائ و
بجائ و

تجلیہ عقل اور قارہ کے ساتھ لیکے واسطہ تنہیت فتح کے پاس قریش کے کے میں آیا
وہاں اوسنے سنا کہ سلافہ بنت سعد طلحہ بن ابی طلحہ کی زوجہ نے کہ اوسکے چار بیٹے
اور شوہر اُحد میں مائے گئے تھے یہ شہرت دی ہو کہ جو کوئی عاصم بن ثابت کا سر لادے
میں اوسے سوا اونٹ بہت اچھے دون عاصم کے ہاتھ سے اوسکے دو بیٹے مائے گئے
تھے اس لیے سلافہ نے نذر کی تھی کہ میں عاصم کے کاسہ سر میں شراب پیو گی سفیان
بن خالد کو سوا اونٹوں کی طمع ہوئی اوسنے اپنے گھر بھر کے سات آدمی عقل اور قارہ کے
درمیان میں بھیجے انھوں نے بموجب کہنے سفیان کے یہ فریب کیا کہ ظاہر میں مسلمان
ہو گئے اور حضور اقدس میں عرض کیا کہ ہمارے ساتھ اپنے اصحاب میں سے چند
آدمی ساتھ کر دیجیے کہ ہماری قوم کو قرآن مجید سکھا دیں اور کوشش اس بات میں کی کہ
عاصم کو آپ ساتھ کر دیں اور ثابت بن ابی الاغح عاصم کے باپ کے گھر جا کر ٹھہرے اور
عاصم سے بہت محبت کا اظہار کیا اون سے کہتے کہ اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمہیں ہمارے ساتھ کر دیں تو بہت خوب ہو آخر کار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے دس آدمی اوسکے ساتھ کر دیے اور عاصم کو اوٹکا سردار کر دیا وہ دسوں
آدمی ساتھ اون ساتوں کے روانہ ہوئے جب درمیان عسفان اور مکہ
کے آئے ایک نے اون ساتوں میں سے جاکے سفیان بن خالد کو خبر دی
وہ دوئی آدمی لیکر چڑھ آیا عاصم مع اپنے ساتھیوں کے قدفد پر کہ ایک اونچا
ٹیلہ تھا چڑھ گئے جب دشمن اوسکے قریب پہنچے عاصم نے اپنے ساتھیوں سے
کہا کہ حصول شہادت کو غنیمت سمجھو اور سب لڑائی کے لیے مستعد ہوئے کافروں
نے کہا کہ ہم سے لڑنے کا قصد نہ کرو تم ہم سے مقابلہ نہیں کر سکتے عاصم نے
کہا کہ ہمیں مارے جانے کا ڈر نہیں دین کے لیے سر دینا ہمارا کام ہے کفار نے
عاصم سے کہا کہ جلدی نہ کرو اور اپنی جان کو ہلاک نہ کرو ہم تمہیں امان دینگے

عاصم نے کہا کہ میں مشرک کی امان لینا نہیں چاہتا اور میں نے سنا ہے کہ سلاف نے
قسم کھائی ہو کہ میرے کا سر میں شراب پیے یا اللہ تو ہمارے حال کی اپنے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دے سوا سند جل جلالہ نے یہ دعا اونکی قبول کی اور
دن کے حال کی آپ کو خبر دی اور عاصم نے پہلے تیر کفار کے مارے جب تیر
ختم ہو گئے تیرے سے لڑے جب نیزہ ٹوٹ گیا تب تلوار لی اور یہاں تک لڑے
کہ شہید ہوئے اور دعا کی کہ الہی میں نے تیرے دین کی حمایت کے لیے جان دی تو میرے
بدن کو بچا کہ کفار کے ہاتھ ننگے بعد ازین کفار نے چاہا کہ اونکا سر کاٹ لین تاکہ
سلاف کے پاس بجا دین خدا یحیٰی نے شہد کی کچی کا لشکر بھیجا پاس بدن مبارک حضرت
عاصم کے اونھون نے جھڑپ لڑا کھانسی کا فز کو پاس پھٹنے لگا جب رات ہوئی فوج
نے ایک سیلاب ایسا بھیجا کہ بدن حضرت عاصم کا بہا لے گیا کافر غائب و غاسر
رہے جب سلاف کے پاس سفیان بن خالد نے آدمی بھیجا کہ سوا ونٹ بھیج دے ہم نے
عاصم کو قتل کیا سلاف نے کہلا بھیجا کہ میری شرط یہ تھی کہ عاصم کا سر یا عاصم کو جیٹاؤ
سو تم نے دونوں باتوں میں سے ایک بات بھی نکی مین اونٹ ہرگز فروغی حال
باقی عاصم کے ساتھیوں کا یہ حال ہوا کہ چشمہ اور لڑکے شہید ہو گئے اور حبیب بن
اور عبداللہ بن طارق اور زید بن دثیمہ یہ تین صاحب کافرون کے سمجھانے سے
اون کی امان میں آئے پھاڑ پر سے اونے کفار نے بد عہدی کر کے اونکے ہاتھ
کمان کے چلے سے باندھے عبداللہ بن طارق نے جب غداروں کا دیکھا جیکے ہاتھ
کھول کے تلوار کھینچی اور کفار سے قتال شروع کیا کافروں کے حملہ شیرانہ سے حیران
ہو گئے اور پتھر برسائے اونھیں شہید کیا اور حضرت حبیب اور زید کو کفار اسیر کر کے
لے گئے حبیب کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے سوا ونٹ دے کے
مول یا تھا کہ عرص میں اپنے باپ کے کہ حبیب کے ہاتھ سے مارا گیا تھا قتل کریں

١٢

۴۲
موسسه تحقیقاتی
پایه علمی

لذا فی القاضی ۱۲ مضمون

اور زید کو صفوان بن امیہ نے بعوض چچاس اونٹ کے لے لیا اس لیے کہ عتبہ اپنے باپ کے عوض کہ زید نے اسے قتل کیا تھا مار ڈالے دونوں صاحبے میں باہر ذی قعن پہنچے تھے بانٹنا گزر جانے اشہر حرم کے انھیں قید رکھا صحیح بخاری میں ہے کہ خبیب نے ایک باسترہ واسطے پاکی لینے کے حارث کے ایک بیٹے سے مانگ لیا تھا اسی حالت میں ایک لڑکا اس کا خبیب کے پاس جا پونچا خبیب نے اس سے اپنے زانو پر بٹھلا لیا اس عورت کو ڈر ہوا کہ قیدی ہو کہیں میرے بیٹے کو مار ڈالے خبیب نے کہا کہ مت ڈرو میں ایسا نکرون گا بچے کو قتل نکرون گا وہ عورت کہتی ہے کہ میں نے خبیب سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا میں نے خبیب کو حالت قید میں انگور کھاتے دیکھا اور ان دونوں کے میں کوئی میوہ نہ تھا اور خبیب زنجیروں میں قید تھے وہ انگور رزق الہی غیبی تھا کہ خدیجہ نے خبیب کو بھیجا تھا بعد گزر جانے ماہرے حرام کے موضع تنیم میں کہ حاجا حرم سے ہے خبیب اور زید دونوں کو سولی دی خبیب نے کفار سے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں کفار نے مہلت دی حضرت خبیب نے دو رکعت نماز پڑھ لی مقتولان بے گناہ کے لیے یہ نماز اونھوں نے سنت قائم کر دی بعد ازاں اونھوں نے یہ شعر پڑھے

وَلَكَسْتُ بِأَبِي جَدِّنَ أَقْتُلُ مُسْلِمًا عَلَيَّ آيُ شَيْقُ كَانَ لِلَّهِ مَصْرُوعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ لَيْلَةٍ إِنْ لَكُنْشَا يُبَارِكُ عَلَيَّ أَوْصَالِ شِلْوِ مَصْرُوعِ

ترجمہ مجھے کچھ پردہ نہیں جبکہ میں ہارا جاتا ہوں مسلمان کسی کو روٹ پر ہوا خدا کے لیے میرا مارا جانا اور یہ قتل میرا خدا کے لیے ہے اور اگر خدا تعالیٰ چاہے برکت کرے عضو بارہ بارہ کے ٹکڑوں میں خبیب کو سولی پر چڑھایا اور قبلے سے منہ پھیر دیا خبیب نے کہا کہ کچھ مضائقہ نہیں ہے قَاتِلُنَا تَوَلَّوْا فَمَنْ وَجَّهَ اللَّهُ خَيْرَ بَيْتٍ

کہا کہ اگر تم دین اسلام چھوڑ دو تو ہم تمہیں چھوڑ دیں خبیث نے کہا کہ اگر تمام رومی زمین
مجھے دین تو بھی میں اسلام سے نہ پھروں ایک جان کیا سو جان اسلام کے
قربان کافروں نے کہا کہ تمہارا جی چاہتا ہو کہ تمہارے بڑے محمد کو سولی ہو اور
تم اپنے گھر سلامت چلے جاؤ خبیث نے کہا کہ میرا دل ہرگز نہیں چاہتا کہ میں کفر میں
ہوں اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں ایک کانٹا جیسے پھر مقتولان
بربر کی اولاد و اقارب چالیس آدمی نے نیزے ہر طرف سے حضرت خبیث کے
مارنے شروع کیے اس وقت منہ حضرت خبیث کا قبلے کی طرف ہو گیا اور انھوں نے
کہا شکر خدا کا جس نے میرا منہ اوس قبلے کی طرف کر دیا جو اوس نے اپنے رسول
کے لیے اور مسلمانوں کے لیے پسند کیا ہو اور حضرت خبیث نے کہا کہ اتنی یہاں
سب دشمن ہیں کوئی دوست نہیں کہ میرا سلام تیرے دوست کو پہنچا دے
تو ہی میرا سلام اپنے خبیث کو پہنچا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ
میں مجلس شریف میں ساتھ ایک جماعت اصحاب کے حاضر تھا آپ پر آثار وحی
ظاہر ہوئے بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ خبیث کو کافروں نے قتل کیا اور
جبریل امین اوسکا سلام مجھے پہنچاتے ہیں پھر آپ نے فرمایا علیہ السلام
درجۃ اللہ پھر حضرت زید کو سولی دی اور انھوں نے بھی پہلے در رکعت نماز
پڑھی اور جیسے گفتگو کفار نے حضرت خبیث سے کی تھی ویسے ہی اون سے
بھی کی اور ویسا ہی جواب پایا حضرت خبیث کی نفس کو سولی پر ہی لٹکا رکھا
حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کہ کوئی ہی
خبیث کی نفس کو سولی پر سے اتار لائے حضرت زید اور مقداد رضی اللہ عنہما
نے اس کام کا اقرار کیا اور روانہ ہوئے دن کو چھپ رہتے اور رات کو چلتے
یہاں تک کہ پاس نقش پونچے چالیس آدمی محافظت کے لیے اطراف و زمین

میں

سوئے تھے اونھوں نے آہستہ خبیب کو سولی پر سے اتارا اور گھوڑے پر رکھ کے
 لے چلے چالیس دن اونکے قتل سے گزرے تھے بدن اونکا ویسا ہی تازہ تھا
 اور زخموں سے خون ٹپکتا تھا اور مشک کی خوشبو آتی تھی صبح کو قریش نے خبر پائی
 شتر سوار دوڑائے جب پاس اون دونوں صاحبوں کے پہنچے حضرت زبیر نے
 نقش خبیب کی زمین میں رکھ دی فوراً زمین اوسے نکل گئی حضرت خبیب کو اللہ تعالیٰ
 اسی لیے کہتے ہیں حضرت زبیر نے کفار کی طرف منہ کر کے کہا کہ میں زبیر بن العوام
 ہوں اور مانجھی صفیہ بنت عبد المطلب ہو اور یہ میرے رفیق مقداد بن الاسود ہیں
 تمھارا جی چاہے تو تیرے دن سے لڑ لو اور کہو اور تیرے تلوار نیزے سے لڑ لیں
 اور چاہو پھر جاؤ کفار پھر گئے حضرت زبیر اور مقداد نے حضور اقدس میں جا کے
 حال عرض کیا جبریل نے مجلس شریف میں آ کے بیان کیا کہ تمھارے اون دونوں
 یاروں کی فرشتوں میں تعریف ہو رہی ہے حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 عاصم اور اونکے ہمراہیوں کے قتل کا بڑا رنج ہوا اور عبداللہ بن اُمیس نصاری
 کو واسطے قتل سفیان بن خالد ملعون کے مامور کیا وہ سفیان کو پہچانتے تھے
 آپ نے اوسکی شکل بیان فرمائی اور ارشاد کیا کہ اوسکے دیکھتے ہی تمھارے
 دل میں خوف آوے گا عبداللہ بن اُمیس نے اجازت لی کہ جو جی میں آوے
 اوسکے سامنے کہیں اور تلوار لیکے روانہ ہوئے بعد قطع منازل بطن غزوة میں
 پہنچے وہاں اوس کا فر کو دیکھا اور موافق نشانہ ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پہچانا اور اوسکے پاس گئے اوسنے پوچھا تم کون ہو عبداللہ نے
 کہا کہ میں قوم خزاعہ میں سے ہوں میں نے سنا کہ آپ لشکر محمدی سے لڑنے کو طیار
 کرتے ہیں میں بھی حاضر ہوا ہوں کہ شریک ہوں اور بہت خوش آمد کی باتیں
 کہیں کہ سفیان بہت راضی ہوا عبداللہ اوسکے غمے میں داخل ہوئے اور موقع پاکر

محرم

تیرہ

۱۱

۱۲

۱۳

سراوسکا کاٹ کے درختے گوروانہ ہوئے اور راہ میں ایک غار میں چھپ رہے خدیو کا
 کے حکم سے اوس غار میں مثل غار ثور کے کڑی نے جالا پور دیا جب غیاث کی قوم کو
 خبر ہوئی عبدالسد کی تلاش میں چھوٹے بہتر تلاش کیا نیا پایا پھر گئے عبدالسد غار سے نکلا
 روانہ ہوئے اور منازل قطع کر کے حضور اقدس میں پہنچے سراوس لعین کا زیر پے
 مبارک ڈال دیا آپ اور اصحاب بہت خوش ہوئے لکھا ہی کہ آپ نے ایک عصا عبدالسد بن
 انیس کو دیا اور فرمایا کہ یہ عصا بہشت میں ہاتھ میں رکھو اس طرح او کو اپنے خوشخبری جنت
 کی یہی وہ عصا عبدالسد کے ہرقت ساتھ رہتا تھا یہاں تک بوقت گاروٹھوں نے اپنے ساتھ میں لکھا

فصل انٹھویں قصہ ہیر معنوں کے بیان میں

ابو ہریرہ عامر بن مالک بن جعفر کہ مشہور بھلا عجب الابرہہ تھا خد کا رہنے والا قوم غنی
میں سے وہ حضور اقدس میں حاضر ہوا آپ نے اسے اسلام لانے کے لیے ارشاد
کیا وہ مسلمان تو ہوا مگر دین اسلام کی اس نے تعریف بہت کی اور کہا میں مسلمان
ہو جاتا مگر مجھے قوم کا خیال ہو آپ کچھ لوگ میرے ساتھ کر دیں کہ وہ میری قوم کو
دعوت اسلام کریں اگر وہ مسلمان ہو جاویں گے مجھے کچھ تامل نہ ہو دیگا آپ نے
فرمایا کہ مجھے اہل نجد کا ڈر ہو اس نے کہا کہ کچھ ڈر نہیں میں اپنی پناہ میں نے لگا
آپ نے ستر آدمی اپنے اصحاب میں سے کہ قرار کھلاتے تھے یعنی قرآن مجید پڑھتے
اونکے ساتھ کر دیے اکثر وہ انصار میں سے تھے اور بعض مہاجرین وہ لوگ بہت
اور مقبول اصحاب میں تھے دن کو لکڑی اور پانی ازواج مطہرات کے حجروں
میں پونچھتے اور رات کو نماز اور ذکر اور تلاوت قرآن مجید میں مشغول رہتے مندر
بن عمرو کو اونپر امیر کیا اور ایک نامہ رؤسائے نجد اور بنی عامر کو لکھ کے اسے دیدیا
عامر بن مالک کا ایک بھتیجا تھا عامر بن طفیل بن مالک اس کو اہل اسلام سے کمال
عداوت تھی جب یہ اصحاب یرموکہ میں پونچے اونٹ عمرو بن امیہ ضمری اور حارث بن

۱۰
 چمن محمد و نون ایک جگہ
 جو بہادر نون میں درمیان
 کے اور عثمان کے ساتھ
 ۱۱
 خیر خیر خیر
 ۱۲
 مجھے سکون
 مجھے ایک شخص جو
 محمد کے نام کی اور
 بنی خضر اور بنی
 کدائی القاسم ۱۳
 بن خضر و محمد
 ۱۴
 خضر و محمد
 ۱۵
 خضر و محمد

کو دینے کہ چراگاہ کو بیجا دین اور خطا حرام بن ٹھکان کو دیا کہ بنی عام کو پونجا دین حرام
دو آدمی اور ساتھ لے کے خطا پونجا نے کو پاس عام بن طفیل کے گئے حرام متصل
اوس قوم کے پونچے اپنے ساتھ بون سے کہا کہ میں پہلے جاتا ہوں اگر مجھے امان ہو تو
بھی آئیو اور وہاں جا کے حرام نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
پیغام لیکے آیا ہوں مجھے اداسے رسالت کے لیے امان دیتے ہو ایک کا فر نے کہا
پس پشت سے آگے ایسا نیزہ مارا کہ دوسری طرف سے نکل آیا حرام نے کہا فَوَيْتُ وَدَيْتُ
الْكُكْبَةَ یعنی میں مقصود کو پہنچ گیا قسم تو مالک کعبے کی اور عام بن طفیل نے عقیمر
سے واسطے لڑائی کے ساتھ اصحاب موصوفین کے کہا او نحو بنی خیال مان عام بن مالک
کے قبول تکلیف اوس کا فر نے قیامی سلیم اور غصہ اور رغل اور ذکوان کے پاس
آؤ مجھے صبح کے بلایا اور لشکر انبوه لیکر بر معونہ کو جا کے گھیر لیا وہ اصحاب سب
لڑے یہاں تک کہ سب شہید ہو گئے حضرت عامر بن فہیرہ کہ غلام حضرت ابو بکر
کے تھے اور حضرت ابو بکر نے ابتداء اسلام میں اونکو خرید کر کے آزاد کر دیا تھا اور
ہجرت میں وہ بھی رفیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے بھی شہید ہوئے اور اونکی یہ
کرامت اوسوقت نمایاں ہوئی کہ فرشتے اونکی نفس کو آسمان پر لیگئے سب کا فزون
یہ بات دیکھی حال حارث بن عجمہ اور عمرو بن امیہ جب اونٹ چراگاہ سے پھیر کے
لائے دو برسے غبار اپنے لشکر کی جگہ پر اور جانور اوڑھتے ہوئے اور کا فزون کے
سواروں کو کھڑا دیکھا آپس میں مشورہ کیا عمرو بن امیہ نے کہا کہ چل کے اس حال کی
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کریں حارث نے کہا نہیں شہادت مفت مٹی ہو
گا ہیکو چھوڑیں اور لڑے یہاں تک کہ دو کا فر حارث غنہ قتل کیے بالآخر کا فزون
دونوں کو اسیر کیا اور جان کی پناہ دی کہ سپر بھی حارث نے دو آدمی اور قتل کیے
اور شہید ہوئے اور عمرو بن امیہ کو عامر بن طفیل نے پیشانی کے بال کاٹ کر تھوڑا

اوسکی ما کے ذمے ایک غلام کا آزاد کرنا تھا اوس میں چھوڑنا عمر بن امیہ کا محبوب
 کیا عمر بن طفیل نے عمرو بن امیہ سے ایک ایک مقول کو اہل اسلام کے پونچھا جو
 نے ہر ایک کا حال بیان کیا کہا تھا رے یاروں میں کوئی گم تو نہیں ہی عمرو نے
 کہا کہ عامر بن فہرہ رضی اللہ عنہ عین میں کہا وہ کون تھے عمرو نے کہا کہ وہ جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سابقین اصحاب میں تھے عامر بن طفیل نے کہا کہ میں
 دیکھا کہ او کو بعد قتل کے آسمان پر اٹھائے گئے حال قاتل حضرت عامر بن فہرہ کا
 کہ ایک شخص بنی کلاب میں سے تھا جابر بن سلمی نام وہ کہتا ہی کہ سینے نیرہ عامر کے برابر
 اور وہ پار ہو گیا عامر نے کہا فُرْتُ وَاللّٰہِ یعنی پالیا سینے قسم خدا کی اور میں نے دیکھا
 کہ عامر کو آسمان پر لگے سینے عامر کے کلام میں تامل کیا کہ کس چیز کو پالیا ضحاک بن
 سفیان کلابی سے جانے پونچھا اونھوں نے کہا کہ مطلب یہ ہی کہ جنت کو پالیا میں نے
 ضحاک سے کہا کہ اسلام مجھے تلقین کرو اور میں بسبب شہداء احوال حضرت عامر کے
 مسلمان ہو گیا اب برابر عامر بن مالک کو اس قصے سے کہ اوسکی امان میں اوس کے
 بھتیجے نے قورڈالا بہت رنج ہوا اور اونھیں روزوں میں وہ مر گیا اور عامر
 بن طفیل کے مجلس ربیعہ بن ابی بردہ نے نیرہ مارا اوس سے تو وہ نہ مرا مگر طاعون
 سے کہ ایک پھوڑا بڑی قسم کا اوس کے نکلا تھا مر گیا اوس نے براہِ حاققت آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلا بھیجا تھا کہ یا تو ملک مجھے بانٹ دو کہ ملک زمین نرم یعنی بہت
 کا اور نکل تھا رے تھے میں رہے اور شہر میرے تھے میں یا مجھے اپنا خلیفہ بعد
 وفات کے کرو تو نہیں تو میں بڑا شکر لاس کے تم سے لڑوں گا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اللہم ینصنی عاکم یا اسد تو خود کام تمام کر دے عامر کا
 مجھے تک نوبت نہ آوے تب وہ طاعون سے مر گیا حال عمرو بن امیہ ضمری
 دہان سے پھرے راہ میں دو شخص مشرک بنی عامر کے اونھیں ملے عمرو نے ان

دو دنوں کو قتل کیا دل میں سمجھے کہ یہ بھی ایک طرح کا انتقام ہی عامر بن طفیل سے جسے سب اصحاب پر معونہ کو قتل کرایا تھا اور وہ دونوں مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امان میں تھے اس بات کی عمر دین امیہ کو خبر نہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اقسام کی نسبت کہ بظاہر واقع ہوا دیت تجویز کی اور بنی عامر اور یہود بنی نضیر کے عہد تھے لہذا آپ کو منظور ہوا کہ بمشورت ان کے اس معاملہ دیت کو طے کر دین اور یہ امر مشرب و بنی نضیر

فصل نوین غزو بنی نضیر کے بیان میں

بعد تشریف آوری آپ کے مریے میں بنی قریظہ و بنی نضیر کے ہر واحد اور جن کے ایک ایک محلے میں باہر مریے کے رہتے تھے آپ سے عہد بانڈھا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ ہوتے رہیں گے کچھ بدخواہی نہ کریں گے اور آپ کے دشمن کی مدد نہ کریں گے بعد قتل کرنے عمر دین امیہ ضمری کے دو مشرک بنی عامر کو جیسا کہ اوپر ذکر ہوا آپ واسطے مشورت معاملہ دیت کے محلہ بنی نضیر میں تشریف لیگئے اور اون سے اوس معاملے میں کہا ادا غزوہ نے کہا کہ آپ ہمارے یہاں تشریف لائے ہیں ہم آپ کی ضیافت کریں گے آپ تشریف رکھیں بعد فراغت کھانے سے اس امر میں عرض کریں گے اور آپ کو ایک دیوار کے تلے بٹھلایا پھر اون ملاعین نے یہ تجویز کی کہ دیوار سے ایک پتھر اڑھکا کر آپ کو قتل کریں اللہ تعالیٰ نے بوساطت جبریل علیہ السلام کے آپ کو اس بات سے مطلع کر دیا آپ وہاں سے اس طرح اڑھکے جس طرح کوئی تھکانے کا کے لیے اڑھکتا ہو اور مریے کو روانہ ہوئے اصحاب ہمراہی بھی جب آپ کی معاودت میں دیر ہوئی اور معلوم کیا کہ آپ تشریف لیگئے مریے کو چلے گئے آپ بنی نضیر کو کھلا بھیجا کہ تم نے ارادہ غاصد میرے لیے کیا تھا غدار اور نقض عہد تمہاری طرف سے متحقق ہوا اس لیے تمہیں یہ حکم ہے کہ یہاں سے نکل جاؤ دس دن کی مسافت ہو بعد دس دن کے جوڑے گا اوسکی گردن ماری جائیگی یہود نے نما نا ادا طائی کے لیے طیار ہوئے

تب آپ نے بنی نضیر پر لشکر کشی کی اونکی گڑھی کو جا گھیرا اور محصور کر کے اونکی عافیت
 تنگ کی حال یہود کو درخت خرما کہ متصل اونکی گڑھی کے تھے بہت محبوب تھے
 مثل اولاد کے باین خیال کہ اگر یہ درخت کاٹ ڈالے جاوین تو اونکی روح پر صدمہ
 ہوگا آپ نے حکم درختوں کے کاٹنے کا دیا اصحاب نے درخت کاٹنے شروع
 کیے بعضوں نے قسم عمدہ درخت کاٹے باین نیت کہ اونکے کٹنے سے کافروں
 کو بچ ہوگا اور بعض اصحاب نے بُری قسم کے کاٹے باین نیت کہ اونکو یقین
 کامل اس بات کا تھا کہ اہل اسلام کی فتح ہوگی اور سب اموال بنی نضیر کے
 اہل اسلام کے قبضے میں آویسگے عمدہ قسم مسلمانوں کے لیے بیچ رہے اسد تہا
 کو دونوں فصل مقتضائے حسن نیت پسند ہوئے اور دونوں کو خدا تعالیٰ نے اپنا
 حکم فرمایا مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّينَةٍ اَوْ مِنْ شَجَرٍ مُّوْتًا قَائِمَةً عَلٰی اَصْوِلِهَا فَاِذْلِكُمْ
 وَلِلْخَبَرِ الْفَسِيقِینَ ۝ جو کافی تھے ایک قسم درخت خرما کی یا چھوڑی قائم اپنا
 جڑوں پر سوچکھڑا ہوا اور لسیلے کہ رسوا کرے نافرمانوں کو اور حسیح بخاری میں ہو کہ اپنے
 درختوں کے جلاتے کا بھی حکم دیا تھا چنانچہ درخت و ہاں جلاتے بھی گئے اسی باب
 میں حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر ہے ۝ وَهَانَ عَلَى سُرَّةٍ بَنِي لُؤَيٍّ خَرِيقٌ
 بِالْبُؤْسِ مَسْتَقِيمٌ ترجمہ آسان ہوا سرداران بنی لوی پر آگ لگا دینا بوریہ میں کہ
 شرارے اوسکے اوڑتے تھے بوریہ اوس جگہ کا نام ہے جہاں درخت خرما بنی نضیر کے
 تھے اور لوی پہنے سے ایک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد میں ہیں بنی لوی
 اونکی اولاد حال انصار کے دو قبیلے تھے اوس اور خزرج اون میں ہمیشہ باہم
 لڑائی رہتی تھی اور بنی قریظہ اوس سے ہم عمدہ تھے اور بنی نضیر خزرج سے اور ہر ایک
 اپنے معاہدہ کی مدد کیا کرتے تھے عبداللہ بن ابی بن سلول منافق خزرج میں سے
 تھا اس لیے درپردہ اوسے بنی نضیر سے وعدہ مدد کا کیا تھا اور حالت جنگ میں اور

۱۰
 جو بنی نضیر کے
 معاہدہ کی مدد
 کیا کرتے تھے

کہ اوسکے ہم عہد تھے منزل مرقاۃ النہر ان میں ابوسفیان سے جا ملے سب اشرار کہ دس ہزار ہو گئے تھے مدینہ کو روانہ ہوئے خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پونہی صحابہ سے پہنچے مشورہ کیا حضرت سلمان نے عرض کیا کہ میں نے ملک فارس میں دیکھا ہے کہ جب کسی شہر پر بھاری لشکر چڑھ آتا ہو جسکے مقابلے کی اونھیں طاقت نہیں ہوتی گرد شہر کے خندق کھود لیتے ہیں اور اوسکی پناہ میں لڑتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پند ہوئی اور اپنے خندق کھودنے کا پاس مدینہ کے بجانب کوہ سلع کے حکم دیا اور طرفین مدینہ کی شہر پناہ کی دیوار اور عمارتوں سے محکم تھیں اس غزوے کو غزوہ خندق اسی سب سے کہتے ہیں اور غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں باین جہت کہ احزاب جمع حزب کی ہی معنی جماعت کے چونکہ کفار جاعتوں کو لیکر چڑھ آئے تھے لہذا یہ غزوہ غزوہ احزاب کہلایا حال خندق کے کھودنے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کے ساتھ شریک تھے اور سب اصحاب مہاجرین و انصار خندق کھودنے میں بڑی محنت کرتے اور آپ کا یہ حال تھا کہ بھوک کے سبب اپنے پیٹ پر پتھر باندھے تھے حضرت جابر نے یہ حال دیکھا اور اپنے گھر گئے اور اپنی زوجہ سے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوکا پایا کچھ تدبیر آپکے کھانا کھلانے کی کرتی چاہیے اونھوں نے ایک صاع جو کا آٹا نکالا اور گوندھ کے خمیر کیا اور ایک بکری کا بچہ فوج کرایا حضرت جابر نے جلے کے چپکے سے حضور میں عرض کیا کہ تھوڑا کھانا میں نے پکوا یا ہے آپ تشریف لے چکے ہیں اپنے چلنے کے فرمایا کہ اے اہل خندق تمھارے لیے جابر نے دعوت کا کھانا پکوا یا ہے جلد چلو اور آپ نے جابر سے ارشاد فرمایا کہ جب تک میں نہ پونہیوں ہانڈی اوتاریں اور آٹا نہ پکاویں حضرت جابر نے بڑھکر اپنی زوجہ سے کہا کہ کھانا تھوڑا ہی اور آپ سب اہل خندق کو لیے آتے ہیں اونھوں نے کہا کہ آپ بہتر سمجھتے ہیں اور حضرت جابر نے حکم سنایا کہ ہانڈی قبل از تشریف آوری آپ کے کئے اوتار دیں

ذکر خندق پیش از بیان اہل خندق
لے سلع میں ہند
دسویں نام دین ہند
ہیئتہ فیصلہ کیا گیا
ہو نہ رجمہ اللہ علیہ

آٹا نہ پکا تو آپ تشریف لائے اور کھانے کے پاس جا کے آٹے میں اور ہانڈی میں
آب دھن مبارک ڈال دیا اور دعائے برکت کی پھر آپ نے جابر رضی اللہ عنہ سے
کہا کہ ایک روٹی پکانے والی اور مٹلاو اور گوشت کی ہانڈی چولے پر رہنے دو اور
سے گوشت نکال نکال کے پیالوں میں دو پھر آپ نے کھانا شروع کیا سب نے کھانا
آدمی تھے خوب سیر ہو کے کھایا اور ہانڈی گوشت کی ویسے ہی جوش مارتی تھی جسے
پہلے سے تھی اوس میں گوشت فرا کم نہوا اور آٹا بھی اوتا ہی رہا جتنا تھا سبحان اللہ
کیا برکت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ پونے چار سیر آٹے کی روٹی اور
ایک بکری کے بچے کے گوشت سے اتنے بہت آدمیوں نے سیر ہو کے کھایا اور کھانا
اوتا ہی رہا حال خندق کھودنے میں ایک پتھر ایسا آیا کہ صحابہ اوسکے توڑنے
سے عاجز ہوئے حضور خود وہاں تشریف لیگئے اور پھاڑا یا کہ ال آپ نے اوس
پتھر پر مارا وہ ایک تھائی ٹوٹ گیا اور اوس میں سے ایک بجلی چلی جس سے آپ کو
عمارات ملک شام کی نظر پڑیں آپ نے فرمایا اللہ اکبر خدا تعالیٰ نے ملک شام مجھے دیا
پھر آپ نے دوسری بار پتھر پر کدال مارا پھر بجلی چلی اور اوس میں آپ کو عمارت
فارس کی نظر پڑیں آپ نے فرمایا اللہ اکبر خدا تعالیٰ نے ملک فارس مجھے دیا
پھر آپ نے کدال پتھر پر مارا پھر بجلی چلی اور عمارت ملک مین نظر پڑیں آپ نے
فرمایا اللہ اکبر خدا تعالیٰ نے ملک مین مجھے دیا اور وہ پتھر پاش پاش ہو گیا
یہ پیشین گوئی جو آپ نے فرمائی سلطان اوسکے واقع ہوا ملک مین تو آپ کی حیات
میں ہی قبضے میں آپ کے آیا تھا مگر سبب ارتداد مرتدین اور دعویٰ نبوت اسودسی
کے اوس میں خلل ہو گیا تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں وہ خلل رفع ہو گیا
اور ملک شام اور فارس میں جماد حضرت ابو بکر کے عہد میں شروع ہو گیا تھا اور
پھر کچھ ملک اہل اسلام کے قبضے میں آ گیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں کل

مجبور

مجبور

معجزہ

ملک یمن اور کل ملک شام اور کل ملک فارس اہل اسلام کے قبضے میں آیا حال ہی میں
یہودی واسطے موافق کرنے بنی قریظہ کے ساتھ ابوسفیان اور احزاب کے محمد بنی قریظہ
میں گیا راہ میں سے ہی ابوسفیان نے جی کو واسطے اس کام کے روانہ کیا تھا کعب
سردار بنی قریظہ نے پہلے تو بہت اظہار ناخوشی کا اوسکے آنے سے کیا بلکہ اوسکو
اپنے مکان کے اندر آنے کا اذن نہیں دیتا تھا اور دروازہ نہیں کھولتا تھا اور
سننے ہی اوسکی آواز کے کہا کہ یہ بڑا منحوس ہی اپنی قوم کا تو ستیا ناس کھویا اب ہنگام
تباہ کرنے کو آیا ہی لیکن اوسکے مکرو فریب کی باتوں میں اُسکے پہلے تو دروازہ کھولا
پھر نقض عہد پر ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور موافقت کفار پر مستحکم ہوا
اور کفار قریش اور احزاب کو کھلا بھیجا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور سب بنی قریظہ
احزاب کے ساتھ متفق ہوئے حال بعد مرتب ہونے خندق کے اپنے وہاں
لشکر اپنا قائم کیا اور لڑائی کا اہتمام کیا مشق شریف میں بردایت حضرت ابوسعید
خدری دار وہی کہ ایک نوجوان انصاری کہ حضرت ابوسعید خدری کے مکان کے
سامنے اوسکا مکان تھا بایں سب کہ اوسکا نیا بیاہ ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے اجازت لیکر خندق پر سے دوپہر کو آیا کرتا تھا ایک دن بوقت چلنے اوسکے
آپ نے فرمایا خالی ہاتھ مت جاؤ کچھ ہتیار لے لو مجھے بنی قریظہ کا خوف ہی اوس
جوان نے نیزہ اپنا لے لیا جب گھر پہنچا کیا دیکھتا ہی کہ زوجہ اوسکی دروازے
پر کھڑی ہی جوان نے بمقتضائے غیرت چاہا کہ اپنی زوجہ کے نیزہ مارے اوسنے
کہا کہ جلد ہی نکر و اندر جا کے دیکھو کہ کس چیز نے مجھے نکالا ہی جوان اندر مکان
کے گیا دیکھا کہ اوسکے بچھوٹے پر ایک بڑا سانپ بیٹھا ہی جوان نے اوس
سانپ کو نیزہ مار کے نیزے میں پرو لیا اور سانپ نے تڑپ کے جوان کو
کاٹ کھایا پھر معلوم ہوا کہ وہ سانپ پہلے مرا یا وہ جوان پہلے صحابہ نے

عمرؓ کیا کہ یا رسول اللہ دعا کیجیے کہ یہ جوان زندہ ہو جاوے آپ نے فرمایا کہ جاؤ
تجزیر و تھخین کر کے دفن کر دو پھر آپ نے فرمایا کہ مکانون میں ایک قسم کے سب
ہوتے ہیں کہ عوام کہلاتے ہیں جب سب مکان میں نمود ہو تو دیکھتے ہی
نہ مار ڈالو تین دن او سے کہ دو کہ پھر نہ ٹکیو پھر اگر وہ دیکھلائی دے تو
او سے مار ڈالو آپ نے جو ان سے چلتے وقت ہتھیار لینے کو جو فرمایا اگو
یہ بھی ایک نفع ہوا کہ جو ان کو مکان پر پہنچتے ہی ہتھیار کی حاجت ہوئی حال جب
انکار کا آپونچا خندق دیکھ کے بہت متحیر ہوا اس لیے کہ عرب نے تو یہ صورت
کبھی دیکھی تھی اور متصل خندق کے خیمہ زن ہو کے تیر و سنگ سے لڑتے رہے اور
ہیشہ خندق پر حملہ کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لشکر اصحاب اپنا رخ بھی
تیر و سنگ سے لڑتے رہے اور ان کے حلوں کو دفع کرتے رہے کتب حدیث
میں ہے کہ ایک بار سبب اون کے یورش کے کہ آپ اون کی مرافعت میں مشغول ہے
چار وقت کی نماز میں آپ کی قضا ہو گئیں کہ آپ نے ترتیب قضا کین یعنی مقدم
کو پہلے اوس کے بعد اوس کے بعد والی مثلاً ظہر کی قضا کی پھر عصر کی پھر مغرب کی اور
ایک بار عصر کی نماز آپ کی قضا ہو گئی آپ نے فرمایا مَلَاَ اللّٰهُ مَبِیْئُوْهُمْ وَ قُبُوْهُمْ
نَارًا کَمَا شَعَلُوْا عَنِ الصَّلٰوَةِ الْوُسْطٰی صَلٰوَةِ الْعَصْرِ یعنی خدا تعالیٰ کافروں کے
گھروں اور قبروں کو آگ سے بھرے جیسا اونھوں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے کرنا
عصر ہو باز رکھا ف وسطیٰ کے معنی عربی میں بیچ والی کے بھی ہیں اور متصل کے
بھی آیت حَافِظُوْا عَلٰی الصَّلٰوٰتِ وَالصَّلٰوَةِ الْوُسْطٰی میں مفسرین نے
لفظ وسطیٰ کو دو نون طرح تفسیر کیا ہے اور اس بات میں کہ نماز وسطیٰ کون ہے
بڑا اختلاف ہے ہر نماز کی طرف لوگ گئے ہیں مگر حنفیہ کے نزدیک ترجیح اسی بات
پر ہے کہ نماز عصر ہی چنانچہ شہابہ والنظار میں لکھا ہے اور حدیث جو اوپر مذکور ہوئی

یہاں پر فرمایا ہے
پانچ نمازوں کی قضا ہونا چاہیے
جو اس کی قضا ہو گئی
عصر و مغرب کی قضا
تھیں اور غزوی کی قضا
کا وقت غزوی کی قضا
تھا لہذا انھوں نے
عصر و مغرب کی قضا
نمازوں کی قضا پر ترجیح
دی ہے اور ان نمازوں کی
قضا پر ترجیح دی ہے

ذکر ہوئے ہیں
عبدود پہلوان
است بہادر

صاف اس مطلب پر والہاؤریج والی ہوتے نماز عصر کی یہ وجہ ہو کہ ایک طرف
اوسکے دو دن کی نمازین ہیں یعنی فجر اور ظہر اور دوسری طرف اوسکے دو رات کی
نمازین یعنی مغرب و عشا اور فضیلت نماز عصر کی یہ وجہ ہو کہ حدیث صحیح میں وارد ہو
کہ جبکی نماز عصر کی فوت ہو گویا کہ لڑکے بالے اوسکے اور گھربار اوسکا سب جھن گیا
حال عمرو بن عبدود ایک بڑا پہلوان شجاع مشہور تھا حتیٰ کہ لوگ اوسے ہزار
مرد کے مقابل کہتے تھے اور ایک بار قافلہ قریش پر کہ تجارت کو گیا تھا قراقا پر
کہتے ہیں کہ چاس تھے اور عمرو بن عبدود نے تنہا اونسکے مقابل ہو کے حملہ کیا سب
بھاگ گئے جنگ بدر سے زخمی ہو کر بھاگ گیا تھا اور اوسنے عہد کیا تھا کہ جب تک
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے انتقام نہ لے لوں گا تیل سر میں ڈالوں گا سو عمر و مذکور
خندق پر یورش کر کے آیا اور ایک ٹکے تنگ خندق کی پاس کے او دھر سے خندق کے اندر
گھس آیا اور اوس نے مبارز زمینی مقابل واسطے لڑائی کے طلب کیا جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حیدر کرار اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب رضی اللہ
کو اوسکی مبارزت کے لیے بھیجا اور اونسکے لیے دعائے محفوظی اور غالب آئینکی فرمائی اور
ذوالفقار او کو عنایت فرمائی جب حضرت علیؑ عمرو بن عبدود کے مقابل ہوئے ان
دیکھ کے وہ بہت ہنسنا حضرت علیؑ فوجوان کم عمر تھے کہنے لگا تم لڑکے ہو تمہارے کیا
ہاتھ ڈالوں اور تمہارے باپ ابو طالب سے اور مجھ سے دوستی تھی تم میرے
بھتیجے ہوتے ہو میں نہیں چاہتا کہ تمہیں قتل کروں حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میرا جی تو
چاہتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے تجھے قتل کروں پھر چھٹ کے حضرت علیؑ اوس سے
بھڑ گئے اور آپس میں ہتیار چلنا شروع ہوا اوسکی تلوار حضرت علیؑ نے سپر پر لی مگر
اس ندر سے اوسنے ہاتھ مارا تھا کہ سپر کٹ گئی اور تھوڑا اثر اوسکا سر مبارک حضرت علیؑ
میں پونچھا اور حضرت علیؑ نے ایسی تلوار ماری کہ سر اوسکا دور جا کر گرا حضرت علیؑ

نعرۃ ابدہ اکبر بلند کیا پہلے مکان مبارزت میں گرداوری تھی کہ لشکر اسلام سے حال
نظر نہیں پڑا تھا جب آواز نگیر کی ٹہنی آپ خوش ہوئے اور کفار احزاب کو بڑا ہیخ ہوا
گویا اونکی کمر ٹوٹ گئی حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے تفرقہ
ڈالنے کے احزاب میں یہ تدبیر سوچی کہ ایک ٹلٹ پیداوار حرماسے مدینہ کا قبیلہ غطفان
اور فزارہ کو دیوین تاکہ وہ قریش سے الگ ہو کے اپنے گھروں کو پھر جاوین وہ
بھی اس بات پر راضی ہوئے صحابہ سے آپ نے اس باب میں مشورہ کیا انصار
نے عرض کیا کہ ان کفار کی کیا حقیقت ہو کہ دوزان طمع حرماسے مدینہ پر دراز کر دیں جب
ہم مشرک تھے تب تو اونکا حوصلہ ہا تھا اب ہمیں خدا تعالیٰ نے عزت اسلام کی فی
اب ہم کیوں ایسی ذلت اختیار کریں ہم کبھی ایک چھوٹا سا اونھیں نہ گئے ہمارے
پاس اونکے لیے سوا توار کے نہیں ہو آپ نے فرمایا کہ میں یہ تجویز پہلے کی کہ سارے
عرب ایک مکان سے تم پر تیر مارنا شروع کیا میں نے چاہا کہ اونکی جماعت متفرق کر دوں
لیکن تمھاری مصلحت نہیں ہو پس کچھ ضرور نہیں حال ایک شخص کہ اعزۃ قبیلہ غطفان
میں سے تھے اور نعیم بن مسعود اونکا نام تھا حضور میں آگے مشرف باسلام ہوئے
اور اونھوں نے عرض کیا کہ میں ایک تدبیر خلافت ڈالنے کی لشکر قریش اور بنی قریظہ
میں کر سکتا ہوں اگر حضور مجھے اجازت دیں کہ جو میرے جی میں آوے سو کموں
میرے اسلام کی اونھیں خبر نہیں اور میرا اونھیں اعتبار ہی میری بات اون میں
اثر کر جائیگی آپ نے اجازت فرمائی وہ پہلے بنی قریظہ میں گئے اور اون سے
بہت التیام اور نیچو اہی کی باتیں کیں وہ اونکی ملاقات سے بہت راضی ہوئے
پھر نعیم نے کہا کہ تم جو قریش سے اور غطفان سے موافق اور محمد سے تم سے
عہد کیا بیجا کیا اگر قریش محمد کا کام تمام نہ کریں اور پھر جاوین تو محمد تمہیں فوج کشی کے
تمھارا کام تمام کرینگے اور تمھیں تنہا اون کے مقابلے کی طاقت نہیں ہووے لگھا

خطبات غطفان
وہا سے ہوا غطفان
میں سے ہوا غطفان
میں سے ہوا غطفان

سینے میں لکھی
سے لکھی اور باقیانیاں
اور بنی قریظہ

سینے میں لکھی
سے لکھی اور باقیانیاں
اور بنی قریظہ

۱۔ اول سے کہتے ہیں
 کہ کسی سردار کی اولاد کا
 قریب کو کو تو بادشاہ یا
 امیر اپنے پاس لے لے
 اس خاندان سے کہ وہ خد
 بنجانی چو اولاد اور قریب
 کے مخالفت کیے ہیں

کہ اب اسکی کیا تدبیر ہی نعیم نے کہا کہ اب میری صلاح یہ ہے کہ تم قریش اور غطفان کو
 کہلا بھیجو کہ تمہیں دو چار سردار یا اولاد سرداروں کی بطور اول کے دیوین کہ تمہارے
 پاس رہیں تاکہ جب تمہارا قصد کریں بضرورت حفظ اپنے سرداروں یا اولاد
 کے قریش و غطفان کو تمہاری مدد کے لیے آنا ضرور ہو اگر وہ اس بات کو مانیں
 تو سمجھ لو کہ دل سے اونکو تمہارا خیال ہی نہیں تو وہ دل سے تمہارے دوست
 نہیں یہودی بنی قریظہ نے اس صلاح کو بہت پسند کیا اور کہا ہم قریش سے اب بھی
 پیغام کرینگے بعد ازین نعیم وہاں سے اوٹھ کے قریش کے پاس آئے اون
 پہلے اپنا اخلاص اور نیکوואہ ہونا ظاہر کر کے کہا کہ بنی قریظہ کی ہم نے ایک
 خبر سنی ہے تم سے بغل خیر خواہی بیان کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ بنی قریظہ محمد صلی علیہ وسلم
 در پردہ مل گئے ہیں اور اونھوں نے اقرار کیا ہے کہ ہم قریش کی اب مدد کرینگے
 اور محمد نے اونھیں کہلا بھیجا ہے کہ تمہاری طرف سے دل ہمارا تب صاف ہوگا
 جب تم قریش میں سے کچھ عن آدمی ہمارے ہاتھ گرفتار کرادو گے سو بنی قریظہ نے
 محمد سے وعدہ کیا ہے کہ کسی بہانے سے ہم سفاران قریش میں سے چند آدمی طلب
 کر کے تمہارے حوالے کر دیں گے سو اگر وہ تم سے آدمی طلب کریں تم ہرگز نہ بچو قریش
 نے یہ خبر سن کے نعیم کی خیر خواہی کا احسان مانا اور نعیم وہاں سے اوٹھ آئے اور
 غطفان کے لوگوں سے بھی یہی امر بیان کر دیا بعد ازان قریش نے بنی قریظہ
 کو کہلا بھیجا کہ ہمیں یہاں پڑے ہوئے بہت دن گزر گئے اب تم ہماری مدد
 لیے آؤ تو کیا بارگی حلد کریں او سکے جواب میں بنی قریظہ کی جانب سے اسی تقریر
 جو نعیم نے بنائی تھی پیغام آیا قریش نے سنتے ہی کہا کہ نعیم نے سچ کہا تھا حقیقت میں
 بنی قریظہ محمد سے مل گئے ہیں اور صاف اس بات سے انکار بنی قریظہ کو کہلا بھیجا
 بنی قریظہ نے کہا کہ نعیم سچ کہتا ہے حقیقت میں قریش دل سے ہمارے دوست نہیں

اور قرار واقعی یہودی بنی قریظہ اور قریش میں بگاڑ ہو گیا۔ حدیث میں آیا ہے کہ **خُذْعَةٌ** یعنی لڑائی فریب ہو مطابق اوسکے حضرت نعیم سے واقع ہوا ایسا فریب اور چھوٹ گناہ نہیں بلکہ موجب ثواب ہی ہاں غدر یعنی خلاف عہد کے کرنا دشمن اور کافر سے بھی درست اور جائز نہیں حال جب قریش اور احزاب کو زیادہ دن گزر گئے سردی شدت کی پڑنے لگی اور سبب ناموافقت بنی قریظہ کے اوسکے دل سرد ہو گئے اسد جل جلالہ نے ایک پُروائی ہو انہایت تیز اور تیز بھیجی جس سے جسے کی رسیاں ٹوٹ گئیں میخنین اور کھر گئیں گھوڑوں نے لشکر میں چھوٹ کر دُعا چایا ہاں دُعا یان اولٹ گئیں شدت سردی اور صدمہ ہوا سے سب بہت گھبرائے ارادہ پھر جانے کا مصمم ہو گیا اوس رات کو جبکہ باد تند کا لشکر کفار پر بہت صدمہ تھا جناب رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ کوئی جا کے احزاب کی خبر لا دے پھر آپ نے بتعین حذیفہ بن الیمان رضی اسد عنہ کو اس کام کے لیے مامور فرمایا سردی شدت کی جو پڑتی تھی اوس سے محفوظی کے لیے دعا فرمائی حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ برکت آپ کی دعا کے مجھے جاتے آتے میں مطلق سردی نہ معلوم ہوئی بلکہ ایسا حال تھا کہ گویا میں حمام میں چلا جاتا ہوں اور آپ نے فرمایا کہ کسی پر ہاتھ نہ ڈالو حذیفہ رضی اسد عنہ کہتے ہیں کہ میں متصل خیمہ ابوسفیان کے جا پونچھا باہر خیمے ابوسفیان کے آگ جلتی تھی اوس سے ابوسفیان تنہا آپ رہا تھا میرے جی میں آیا کہ ابوسفیان کے تیر ماروں مگر آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم نے دست اندازی سے ممانعت فرمائی تھی لہذا میں نے قصد کیا ابوسفیان نے لشکر کے لوگوں سے کہا کہ اس میدان میں پڑے پڑے تنگ آگئے ہیں سردی کی تکلیف ہو ہو اسے تھننے یہ بلانازل کی ہو یہودی بنی قریظہ نے بے وفائی کی اب یہاں ٹھہرنا ہرگز صلاح نہیں پھر لشکر میں واسطے کوچ کے پکار دیا حضرت حذیفہ نے پھر کے یہ خبر حضور اقدس میں پونچائی اور اوسی رات میں لشکر کفار چلا گیا سورہ احزاب میں اس

بہشت

مجموعہ اربعین دلائل و براہین
نہ کا احسان ہو گیا ہے تو یہ
میں بہتر و بہتر بن کر چلی
نے اور بنو نضیر اور بنی
نہین جو ہم نے نہیں دیکھا

غزوے کے حالات کا ذکر ہی اور اس آیت میں یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا كُرِيَ عَلَيْكُمُ الْقُرْآنُ فَذْكُرُوهُ كَمَا هُوَ آتَاكُم بَلَّغُوا مَعَهُ وَلَا تَتَّبِعُوا مَتَابِعَهُ ۚ فَذْكُرُوهُ كَمَا تَلَّكُمْ مُّحَمَّدٌ وَكَانَ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ يُخَوِّدُ الْكَافِرِينَ

فصل گیارہویں غزوہ بنی قریظہ کے بیان میں

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد فتح غزوہ احزاب کے دو لٹخانے میں تشریف لائے آپ نماز ہے تھے کہ حضرت جبریلؑ آئے اور آپ سے کہا کہ تم نے ہتھیار کھول ڈالے اور ہم بھی نہیں کھولے خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ فوراً اپنی قریظہ پر چڑھائی کرو آپ نے اسی وقت روانگی لشکر کا حکم دیا اور فرمایا کہ کوئی نماز عصر نہ پڑھے مگر بنی قریظہ کے محلے میں اصحاب روانہ ہوئے راہ میں آفتاب غروب ہونے لگا بعضوں نے نماز پڑھ لی اور کہا مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلد پہنچنا ہی نماز کا قضا کرنا مقصود نہیں اور بعضوں نے نہ پڑھی بنی قریظہ میں پہنچ کر قضا پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال سنے دو نون میں کسی پر عتاب نہیں کیا و اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطائے اجتہادی میں مواخذہ نہیں ہوتا دو نون میں سے ایک بیشک خطا پر تھے اور آپ نے عتاب نہ فرمایا اور نماز پڑھے دے حنفیہ کے مشابہ ہیں اور قضا کر نیوالے شافعیہ کے حال آپ نے مع لشکر بنی قریظہ کو گھیرا اور قافیہ اونٹناتنگ کیا یہاں تک کہ اونٹنوں نے گڑھی سے اترنا چاہا ابولبابہ انصاریؓ نے کہ قبیلہ اؤس سے تھے جو ساتھ بنی قریظہ کے ہم عہد تھا اس باب میں مشورت کی اور کہا کہ ہم اس بات پر اتر آؤں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہمارے لیے حکم دین ہمیں منظور ہی ابولبابہؓ

۴

۵
مجموعہ اربعین دلائل و براہین
نہ کا احسان ہو گیا ہے تو یہ
میں بہتر و بہتر بن کر چلی
نے اور بنو نضیر اور بنی
نہین جو ہم نے نہیں دیکھا

کہا بہتری مگر اوس وقت آپؐ گلے پر ہاتھ رکھا اس اشارے کو کہ آپؐ قتل کا حکم دینگے
 بھراوسی وقت یہ سوچے کہ یہ مجھ سے بڑا قصور ہوا اور میں نے اللہ اور رسولؐ کی خیانت کی
 وہاں سے روانہ ہو کے اپنے تین مسجد شریف کے ستون میں بانڈھ دیا اور
 کہا جب خدا تعالیٰ میری توبہ قبول کرے گا تب ہی کھلون گا پندرہ دن تک بندھے
 رہے ایک لڑکی اونکی اونھین کھانا کھلا جاتی تھی اور حاجت ضروری کچلے
 کھول دیتی تھی آپؐ نے ابولبابہ کے بندھنے کی خبر سن کے فرمایا کہ اگر وہ دیکھے
 میرے پاس چلے آتے تو میں اونکے لیے استغفار کرتا لیکن جب وہ ستون مسجد میں جا پہنچے
 جب تک خدا تعالیٰ کا حکم نہ دیکھائیں نہ کھولوں گا قصہ پندرہ دن وہ بندھے رہے
 تب اسد جل جلالہ نے حکم اونکی معافی قصور کا بھیجا آپؐ حضرت ام سلمہ کے حجرے میں
 تھے کہ سحر کے وقت یہ حکم نازل ہوا اور حضرت ام سلمہ نے ابولبابہ کو پکار کے خبر دی
 لوگ دوڑے کہ اونھین کھول دیں ابولبابہ نے کہا کہ مجھے کوئی کھولے میں
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے کھلون گا صبح کو آپؐ نکلے ابولبابہ
 اپنے دست مبارک سے کھول دیا حال ایام محاصرے میں ایک یہودی کی زوجہ
 نے کہ شوہر سے محبت رکھتی تھی کہا افسوس ہو اب میری جان بھیجی نظر نہیں آتی تیری
 جدائی کا بہت قلق ہو یہودی نے کہا تجھے کیا بچ ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں
 کو نہیں مارتے ہیں لوٹدی کر لیتے ہیں اوس نے کہا بغیر تیرے مجھے جیسا پسند
 یہودی نے کہا کہ اگر تو بھی ہو غلامیٰ ہرج کے تے کچھ مسلمان سوتے ہیں تو اوامر
 بہتر ڈھکے ایک مسلمان کو مار ڈال اوسکے قصاص میں البتہ مجھ تجھے قتل کریں گے
 یہ صورت البتہ میری جان کے ساتھ تیری جان کے جائیکی ہو اوس کا فرہ نے یہی
 کیا حضرت عائشہ کہنتی ہیں کہ جب بنی قریظہ قتل ہوئے ایک یہودیہ میرے حجرے میں
 بیٹھی تھی ایک شخص نے اسے باہر بلایا وہ ہنستی ہوئی اونھی اور کہا مجھے قتل کو بلاتے ہیں

ابولبابہ کا قصہ

حاکم ابن ہشام نے یہودیہ کا قصہ

میں نے کہا ہماری شریعت میں عورت کو قتل نہیں کرتے اور سننے قصہ اپنا بیان کیا مجھے اس بات کا بڑا تعجب ہوا کہ قتل کے واسطے ہنستی اونٹنی حال بنی قریظہ نے گھبرا کر درخواست کی کہ ہم اس طرح اترتے ہیں کہ سعد بن معاذ جو ہمارے لیے حکم دین ہمیں منظور ہو وہ صحابی انصاری قبیلہ اؤس میں سے تھے جو بنی قریظہ کے حلیف تھے اور ان کے غزوہ خندق میں تیرہ ہاتھ کی ایک رگ میں لگا تھا کہ خون بند نہیں ہوتا تھا اونھوں نے جناب الہی میں دعا کی کہ اگر قریش سے آپ کی لڑائی باقی ہو تو مجھے صدمت دے کہ میں خوب میدان جنگ میں اون سے لڑوں نہیں اس تیر سے میری شہادت ہو جائے لیکن اتنی مجھے صدمت ہو کہ میں بنی قریظہ کی عہدی کی سزا دیکھ لوں فوراً خون بند ہو گیا جب بنی قریظہ ان کے حکم پر راضی ہوئے بنی قریظہ کو یہ خیال تھا کہ جیسے عبداللہ بن ابی نے اپنے ہم عہدوں یعنی بنی قینقاع کی رعایت کر کے جان بچائی یہ بھی رعایت کرینگے اور اس بات میں اور لوگوں نے بھی حضرت سے کہا لیکن اونھوں نے التفات نہ کیا اور یہ حکم دیا کہ مرد اون میں سے قتل کیے جاویں اور عورتیں لڑکے لونڈی غلام کر لیے جاویں اور مال و جایداد اون کا سب ضبط ہو جائے فرمایا کہ تم نے مطابق حکم فرشتے کے حکم دیا اور آپ نے چار سو یہودی قریظہ کو قتل کر دیے قتل کروایا اور عورت لڑکوں کو لونڈی غلام کر لیا اور مال منقولہ غیر منقولہ سب اہل اسلام میں بحکم خدا تقسیم ہوا

فصل گیارہویں قتل کعب بن بشر کے بیان میں

کعب بن بشر ایک یہودی بڑا مالدار تھا اور وہ بھی نہایت دشمنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتا تھا اور محمد بن مسلمہ صحابی انصاری اوس کے قتل کے لیے مامور ہوئے اونھوں نے اجازت حاصل کی جو کچھ چاہیں اوسے کہیں پھر کعب بن بشر کے پاس گئے اؤس سے اون سے ایک رابطہ قدیم تھا اوس نے پوچھا کہ کیسے آئے اونھوں نے کہا کہ ضرورت کچھ قرض لینے کی ہے جسے پیشکش آیا ہو اور اشارہ طرف جناب رسول اللہ

یہودیوں میں ایک کعب بن بشر تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی رکھتا تھا اور ان کے قتل کے لیے مامور ہوئے اور ان کے قتل کے بعد ان کا مال و جایداد و عورتیں لڑکے لونڈی سب اہل اسلام میں تقسیم ہوئے

صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا تب سے ہم لوگوں کو بڑی زیر باری ہی ہمیشہ سے نئے خرچ ہمارے ذمے پڑتے ہیں کعبؓ لکھا کہ آئین زیادہ اوسکے رکھنے سے پیشانی حاصل کر دے یعنی اونٹین نکال کیوں نہیں دیتے محمد بن مسلمہ نے لکھا کہ اپنے عہد اور بات کا خیال ہو اس لیے ابھی اونکا چھوڑ دینا مناسب نہیں معلوم ہوتا ابھی چند روز تکھٹے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے شکایت کی کعب راضی ہوا بعد ازیں قرض کے باب میں اوسنے لکھا کچھ رہن کے لیے لے آؤ آخر گفتگو میں یہ بات قرار پائی کہ محمد بن مسلمہ نے لکھا کہ کچھ ہتھیار میں رہن کے لیے شام کو لے آؤں گا شام کو محمد بن مسلمہ مع ابونا نملہ کہ رضاعی بھائی کعب کے تھے کعب کے مکان پر گئے وہ اسوقت اندر مکان کے زمانے میں تھا اونٹوں نے اوسکو بلایا اوسنے ارادہ باہر آنے کا کیا اوسکی زوجہ نے لکھا کہ تم جاتے ہو اس آواز سے خون ٹپکتا ہی صحیح بخاری میں اسی قدر ہی اور بعض روایات میں ہو کہ اوسنے بہت مبالغہ منع کرنے میں کیا اور لپٹ گئی مگر کعب نے نمانا اور کہا کہ کچھ اندیشہ نہیں میرا دوست محمد بن مسلمہ اور رضاعی بھائی میرا ابونا نملہ ہی اپنے کام کے لیے آئے ہیں لکھا ہو کہ وہ عورت کا ہنہ تھی آواز سنتے ہی اوسے معلوم ہوا کہ یہ لوگ بارادہ قتل آئے ہیں قصہ کعب باہر آیا اور محمد بن مسلمہ کے ساتھ سوا ابونا نملہ کے تین آدمی اور تھے صحیح بخاری میں اوس تین آدمیوں کا نام ابو علس بن بخترا اور حارث بن اوس اور عبّاد بن بشر لکھا ہو اور اوسکے آتے پہلے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے یہ صلاح کر رکھی تھی کہ میں بالون میں ہاتھ لگانے کے بہانے سے کعب کے بال پکڑوں گا تب تم اوس کا سر کاٹ لیجو جب کعب آکے بیٹھا اچھے کپڑے پہنے خوشبو لگائے تھا محمد بن مسلمہ نے لکھا کہ تم تو اسوقت خوب سحرے پاکیزہ معلوم ہوتے ہو خوشبو

خوب تھا اسے بدن سے ہمکنی ہو اوسنے کہا کہ میرے پاس حورمیں بہت پاکیزہ ہیں
اسیلے اچھی اچھی خوشبو میرے لگتی ہی اونھوں نے کہا کہ تمھارے سر کے بالوں میں
بہت اچھی خوشبو آتی ہی اگر اجازت ہو تو میں ہاتھ میں لے کے سونگھوں اوسنے کہا
بہت اچھا محمد بن مسلمہ نے اوسکے بال ہاتھ میں لیے اور سونگھنے لگے اور ساتھیوں
کو سونگھانے پھر دوسری بار سونگھنے کی اجازت لی اور پھر خوب مضبوط اوسکے بالوں
کو پکڑا اور ہمارا ہیون سے کہا کہ لو اونھوں نے کعب کا سر کاٹ لیا اور حضور اقدس
میں اس کے خبر کی اور سر نہ پا کر کعب کا آپکے قدموں کے تلے خاک مذلت پر ڈال دیا
آپ بہت خوش ہوئے مدارج النبوة میں لکھا ہی کہ پہلا سر جو زمانہ اسلام میں کٹے
حضور اقدس میں آیا یہ سر تھا اور بھی مدارج النبوة میں ہی کہ بوقت سر کاٹنے کعب
کے حارث بن اوس کے اپنے ساتھیوں کی ہی تلوار سے زخم آیا تھا اور خون
جاری تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زخم کو ہاتھ سے ملے یا فوراً اچھا ہوا

فصل تیسری میں قتل بورافع یہودی کے بیان میں

ابورافع ایک یہودی تھا سوداگر بڑا مالدار ایک گڑھی میں خیر کے متصل رہتا تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت عداوت رکھتا تھا لوگوں کو آپ سے لڑائی
ترغیب دیتا تھا اور اس باب میں مدو کرتا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ صحابی انصاری کو چہ آدمی انصار پر سردار کے
اوسکے قتل کو بھیجا قریب شام کے عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ متصل اوسکی گڑھی
کے پونچے اور اپنے ہمارا ہیون سے کہا کہ تم ٹھہرو میں اکیلا جاتا ہوں اگر ڈھب
لگے گا تو چپکے سے گھسے ابورافع کا کام تمام کرونگا جب اوسکے دروازے کے
پاس پونچے معلوم ہوا کہ کوئی گدھا لگ گیا تھا اوس کی تلاش کے لیے کچھ لوگ
شغل نیکے نکلے تھے یہ اون لوگوں میں مل گئے جب وہ لوگ دروازے میں داخل ہوئے

عجبت

سنة

عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ
شہداء قریب شام کے
فصل تیسری میں قتل بورافع

ہونے لگے یہ باہر دروازے کے سامنے اس طرح بیٹھ گئے جیسے کوئی پیشاب کو ٹیٹھنا ہو
 دربان سمجھا کہ کوئی گڑھی کا آدمی ہی کما ہی بندہ خدا جلد آئیں کیواڑ بند کرتا ہوں
 عبداللہ بن عتیک دروازے میں داخل ہو گئے کہتے ہیں کہ میں ایک گدھے
 کی تھان میں چھپ رہا اور دربان نے جہاں بخیان رکھ دی تھیں اون کا
 مینے دھیان رکھا جب وہ سو رہا مینے وہ بخیان اوٹھا لیں ابورافع کے پاس
 کہ بالا خانے میں تھا دیر تک قہہ گو قہہ کہتا رہا جب وہ خاموش ہوا میں بالا خانے
 پر گیا اور جس دروازے کو کھولتا تھا اندر سے بند کرتا جاتا تھا کہ کوئی باہر سے نہ آئے
 ابورافع اپنے عیال میں سوتا تھا مجھے معلوم نہوا کہ کمان ہی مینے پکارا ابورافع
 وہ بولا اوسکی آواز پر مینے تلوار لگائی تو اس نے مجھ کا کام کیا ابورافع نے ایک چیخ
 ماری اور میں اوس مکان سے باہر ہو گیا اور دروازے کے پھر مکان کے اندر
 جا کے مینے آواز بدل کے کہا کہ کیا ہو ابورافع کیون آواز کی اوسنے کہا کہ خرابی
 ہو تھیں ابھی کسی نے مجھ پر حربہ کیا تب میں نے بڑھ کے اوسکے پیٹ پر تلوار
 رکھ کے اس زور سے دبا لی کہ بیٹھ کی ہڈیوں تک پہنچ گئی اور میں وہاں سے
 دروازے کھولتا ہوا چلا زینے پر سے اترتے ہوئے چاندنی رات میں سمجھا کہ
 زمین آگئی پانوں دھوکے سے بڑھا کے رکھا میں گر پڑا پنڈلی کی ہڈی میری ٹوٹ
 گئی مینے پگڑی پھاڑ کر پیٹی چوٹ پر بانڈھی اور دروازے سے نکل کر گڑھی کے
 متصل ٹھہر رہا میں ارادہ کہ جب خوب تحقیق معلوم ہو لیگا کہ ابورافع مر گیا تب یہاں سے
 چلون گا جب سچ ہوئی تب مینے سنا کہ قہے کے بیچ پر نوحہ کرنوالی عورت نے پکارا
 آنٹی ابورافع تاجرا اھل الرحما ز خبر موت سناتی ہوں میں ابورافع تاجرا اھل الرحما
 کہتا تب میں نے وہاں سے چل کے اپنے ہمراہیوں کے پاس پہنچے قتل ابورافع
 کی خبر دی اور کہا تم جلد کے حضور اقدس میں یہ خبر پہنچاؤ میں بھی آتا ہوں اور

۲۷

۵۷

لنگڑا ناچلا مگر باروش جلد پونچا اور حبال حضور میں عرض کیا آپ بہت خوش ہوئے آپ نے فرمایا
کی جگہ پر دست مبارک پھیرا تو راپنڈی کی بڑی جڑ گئی پانوں ہل اچھا ہو گیا بیا کہ گویا جی پونچ گئی

فصل چودھویں قصہ افک کے بیان میں

بجملہ مواقع زمان ہجرت کے قصہ افک ہی افک کہتے ہیں جھوٹھ اور تممت لگانیکو
حضرت عائشہ کو تممت منافقین نے لگائی تھی اور بعض مخلصین بھی براہ نادانی
اوس میں شریک ہو گئے تھے شرح اوس قصے کی یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم غزوہ بدر میں اور اوس کو غزوہ بنی المصطلق بھی کہتے ہیں تشریف لے گئے
تھے اور حضرت عائشہ آپ کے ساتھ تھیں ایک ہودے میں سوار ہو اتریں تھیں
بعد فراغت کے اوس غزوے سے پھرتے وقت ایک دن رات کو قضائے حاجت
کے لیے اٹھ کے باہر گئیں تھیں ایک مہرہ اونکے گلے میں تھا وہ کہیں ٹوٹا
راہ سے اوسکی تلاش کو پھر گئیں تلاش میں اوسکی دیر لگی لشکر کوچ کر گیا آدمی
ہودے کے اٹھائے اور اونٹ پر رکھنے کے لیے مقرر تھے اونھوں نے خالی
ہودے کو اونٹ پر رکھ دیا حضرت عائشہ اونھوں کو عمر بہت ملکی دہلی پتلی تھیں اس
سبب خالی بھرے ہوئے کی اٹھائیوں لے کو تمیز نہ ہوئی حضرت عائشہ مہرہ پا کے
پھر کے لشکر میں جب پونچیں دیکھا کہ لشکر روانہ ہو گیا ہی بدن پر کپڑا لپیٹ کر وہاں
لیٹ رہیں اور سو گئیں ایک صحابی کہ صفوان بن مطل اونکا نام تھا اونکو آپ کا حکم
تھا کہ جب لشکر روانہ ہوئے تب وہ چلیں اور سب لشکر کے آخر میں اون کا ڈرا
ہوتا تھا تاکہ جو چیز رہ گئی ہو تو اوسکو لیتے آویں وہ وہاں پونچے حضرت عائشہ کو
اس حالت پر دیکھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون چلا کے کہا حضرت عائشہ اگلی
آواز سے جگ پڑیں اور منہ چھپا لیا اور صفوان نے اپنی اونٹنی بٹھلائی حضرت عائشہ
اوپر سوار ہوئیں صفوان نے ہمارا اونٹنی کی پکڑ لی اور لشکر میں حضرت عائشہ کو

پونجا دیا منافقین نے صفوان سے حضرت عائشہ کو متمم کیا عبداللہ بن ابی سلول کہ منافقین کا سردار تھا اوس نے مدینے میں اس قصے کو مشہور کیا اور چرچا اٹھایا
 حسان بن ثابت انصاری اور مسطح بن اثاثہ اور محمد بن جحش مجملہ تخلصین بھی
 اس بلا میں مبتلا ہو گئے حضرت عائشہ کو اس بات کی خبر تھی مدینے میں پہنچنے کے
 بعد انھیں بخارا آنے لگا کچھ اٹاٹہ ہوا تھا کہ ایجاب روہ رات کو مسطح کی ما کے ساتھ واسطے
 پاخانے کے باہر گئیں تھیں تب تک مکانون میں پاخانے نہیں بنے تھے راہ میں مسطح
 کی مائے مسطح کو کوسا کما ٹیس مسطح ہلاک ہو مسطح حضرت عائشہ نے کہا مسطح کو کیوں کوئی تو
 وہ صحابی ہو کہ بدر میں حاضر ہوا تھا مسطح کی مائے کہا کہ تمہیں خبر نہیں جس طوفان میں
 وہ شریک ہو اور مقولہ افک والوں کا بیان کیا حضرت عائشہ کے ہوش جاتے رہے
 بخارا زیادہ چڑھ آیا اور صبح کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر گھر گئیں
 اور اسے یہ قصہ بیان کیا اور رونا شروع کیا ایک دن اور دو رات برابر روتی رہیں انہوں
 سمجھتے ہی سمجھتے صبح کو ایک عورت انصار کی وہاں آئی اور اوس کے ساتھ رونے میں شریک
 ہوئی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قصے کا رنج ہوا اور آپ نے تفتیش کی عورت
 خادمہ سے کہ بربرہ اوکنا نام تھا پوچھا اوس نے تعریف حضرت عائشہ کی بیان کی اور کہا
 کہ ٹھکی ہو بیخیر خیر کر کے رکھ دیتی ہو بکری کا بچہ آکے کھا جاتا ہو یعنی کچھ نیکیاں کھل بل نہیں جانتی
 اور اکثر صحابہ بھی کلمہ خیر ہی کہا ایک دن آپ نے خطبہ بھی اس باب میں فرمایا اور کہا کہ میں
 اپنے اہل کا سوا نیکی کے اور کچھ نہیں جانتا اور جس شخص کا نام لیتے ہیں اوسکی آمد و رفت
 میرے میان جب ہوتی ہو میرے ہی پاس میرے سامنے ہوتی ہو لیکن چونکہ انہی کے کلام
 میں شائبہ بشریت ہوتا ہو تازمانیکہ جناب باری سے برات حضرت عائشہ کی نازل نہوئی
 آپ کو ایک گونہ تردد رہا اور حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اون دنوں کچھ لطف جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے آپ پر کم پاتی تھی جب میں اس کے گھر آئی ایک دن آپ نے وہاں

بہرہ اوکنا نام تھا پوچھا اوس نے تعریف حضرت عائشہ کی بیان کی اور کہا کہ ٹھکی ہو بیخیر خیر کر کے رکھ دیتی ہو بکری کا بچہ آکے کھا جاتا ہو یعنی کچھ نیکیاں کھل بل نہیں جانتی اور اکثر صحابہ بھی کلمہ خیر ہی کہا ایک دن آپ نے خطبہ بھی اس باب میں فرمایا اور کہا کہ میں اپنے اہل کا سوا نیکی کے اور کچھ نہیں جانتا اور جس شخص کا نام لیتے ہیں اوسکی آمد و رفت میرے میان جب ہوتی ہو میرے ہی پاس میرے سامنے ہوتی ہو لیکن چونکہ انہی کے کلام میں شائبہ بشریت ہوتا ہو تازمانیکہ جناب باری سے برات حضرت عائشہ کی نازل نہوئی آپ کو ایک گونہ تردد رہا اور حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اون دنوں کچھ لطف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے آپ پر کم پاتی تھی جب میں اس کے گھر آئی ایک دن آپ نے وہاں

روئے دیکھ کے فرمایا کہ اوی عائشہ اگر تجھ سے گناہ نہیں ہوا ہی تیری پاکی خدا تعالیٰ ظاہر کر دیگا اور اگر گناہ ہوا ہی تو توبہ کر لے اللہ غفور رحیم ہی میں نے اپنے باپ کے کہا کہ تم آپ کی بات کا جواب دو اونھوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ کیا جواب دوں پھر میں نے اپنی ماں کے کہا کہ تم اس کا جواب دو اونھوں نے بھی کچھ جواب نہ دیا اور میرے آنسو ٹھہ گئے مینے کہا کہ میں نہیں جانتی ہوں کہ تم لوگوں نے جو بات سنی اس کا تمہیں یقین ہو گیا ہی اگر میں کہوں گی کہ میں بے گناہ ہوں اور خدا تعالیٰ جب جانتا ہی کہ میں بے گناہ ہوں تو تمہیں یقین نہ ہوگا اور اگر میں اقرار کروں گی حال آنکہ میں بیگناہ ہوں تو تم لوگ یقین کر دو گے میرے حال کے مطابق بات یوسف کے باپ کی ہی قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کا نام اونکی زبان پر نہیں آیا اسلیے اونھیں یوسف کا باپ کہتا تھا عائشہ کہتی ہیں کہ میں اپنی ایسی حقیقت نہیں سمجھتی تھی کہ میرے لیے قرآن مجید میں وحی نازل ہو بلکہ مجھے یہ گمان تھا کہ میرے معاملے میں خواب کے طریقے پر آپ کو اطلاع میری بے جرمی کی ہو جائے گی لیکن اللہ تعالیٰ کی کریمی کہ آپ وہیں تشریف لے گئے تھے کہ وحی آپ پر نازل ہوئی بوقت نازل ہونے وحی کے آپ پر ایک حالت ہوتی تھی کہ لوگ پہچان جاتے تھے آمد وحی کو اور جاڑے کے دنوں میں آپ کو عرق آجاتا تھا جب وہ حالت آپ سے منجلی ہوئی تب آپ نے ہنس کے فرمایا کہ اوی عائشہ خدا تعالیٰ نے تمھاری پاکی اور صفائی نازل فرمائی اور سورہ نور کی آیتیں لے لیں اَلَّذِينَ جَاءُوا بِالْحَقِّ غَضَبٌ مِّنْكُمْ اَوْ خَرَجُوا مِنْكُمْ فَيَكُونُوا نَكَبًا اُولَٰئِكَ سَنَجْزِيْهِمْ لَئِنْ جَاءُوا بِغَيْرِ الْحَقِّ لَنَجْزِيَنَّاهُمْ عَذَابًا وَّاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرَ

کہا کہ آپ کے پاس جاؤ مینے کہا کہ اس وقت تو میں اپنے اللہ کا ہی شکر کرتی ہوں پھر اپنے جاکے اون لوگوں کو جنھوں نے یہ طوفان برپا کیا تھا اور وہیں شریک تھے طلب کر کے اسی اسی در سے حد قذف کے لگو اسے وہ ایسے حالات کے واقع ہوئے

لے زحمت
میں لوگوں سے
جنا ایک جانتی ہو
نہیں سے

معاملات انبیاء اہل بیت میں بہت حکمتیں ہوتی ہیں جسے شرح صحیح بخاری میں قصہ انک کی حکمتیں شمار کی ہیں اور بہت لکھی ہیں مجملہ اوں کے ایک یہ ہو کہ سب ہونا نازل ہونے تعریف عائشہ رضی اللہ عنہا کا قرآن مجید میں دوسری یہ کہ جو مصیبت مومنین کو پہنچتی ہی سبب ہوتی ہی بڑے ثواب اور برفع درجات کا اور ایسی تممت غلط محض متہم ہونا بڑی مصیبت ہی تیسری یہ کہ حال مومنین کا ایسے معاملات میں نکشت ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے بیان سے واضح ہو جاوے کہ مسلمانوں کی شان ایسے معاملات میں مقتضی اس بات کو ہو کہ کہیں **لَا يَنْهَوْنَ عَنْ عِظَمِهِ** اور گناہ نہ رکھیں اور کہیں یہ بات ہماری زبان پر لانیے قابل نہیں اور یہ بات کھلی جھوٹ چوتھی یہ کہ ہمیشہ بیگناہ مسلمانوں کو جبا و پیر کوئی جھوٹی تممت لگے ذریعہ تسلی ہو اپنے دل کو سمجھالیں کہ جب جناب مطہرہ سی پاکدامن پر لوگوں نے تممت لگائی تو ہماری کیا حقیقت ہی پانچویں یہ کہ ایسا مصیبت زدہ باقتدارے حضرت عائشہ کے ضمیر پیل کرے کہ سوائے رونے کے اور عجز و نیاز کے بجناب ایزدی اور مردمانگنے کے اوس سے اور کوئی بات حضرت عائشہ سے ظہور میں نہ آئی حال حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور صلح بن اُثانہ سے قرایت تھی وہ اونکی خالہ کے بیٹے تھے اور مفلس تھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کچھ خرچ اونکے لیے مقرر کر دیا تھا جب فلک میں وہ شریک ہوئے حضرت ابو بکر صدیق نے وہ خرچ دینا موقوف کر دیا اور قسم کھائی کہ اونھیں خرچ نہ دے یہ آیت اس باب میں نازل ہوئی **وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَائْتِمَارُكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِيَعْفُوا وَلِيَعْفُوا أَلَا تَعْلَمُونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ عَفْوٌ ذَكِيمٌ** حضرت صدیقؓ یہ آیت سن کے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی ہمیں تنہا ہی اور خرچ معمولی کا جاننا

فصل پندرہویں آیت تم کے بیان میں

سنة

ایک جہاد میں آپ تشریف لیگے تھے رات کو حضرت عائشہ کا ایک مہرہ گردن کا زہور گم ہو گیا آپ نے وہاں توقف کیا پانی نہ تھا اور نماز کا وقت آگیا حضرت ابو بکر حضرت عائشہ پر خفا ہونے لگے کہ ایسی جگہ آپ کو ٹھہرا دیا جہاں پانی نہیں ملتا مسلمانوں کو نماز کے لیے حیرانی ہو اسد جل جلالہ نے آیت تیم کی نازل فرمائی تب اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہ اجلہ اصحاب انصار سے تھے کہا کہ یہ بھی ایک برکت تمہاری ہو ای آل نبی کہ تمہارے سبب ہمیشہ کے لیے مسلمانوں کے واسطے ایک حکم آسانی کا نازل ہوا پھر جب محل کو اوٹھا یا وہ گردن بند اوکے تلے نکل آیا قدرت خدا اس گردن بند کے تھوڑی دیر نہ ملنے میں ہی حکمت تھی کہ حکم تقسیم نازل ہوا

فصل سولہویں قصہ حدیبیہ کے بیان میں

ایک عمدہ وقائع زمان ہجرت میں قصہ صلح حدیبیہ کا ہوشیج اوسکی یہ ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ کے کو تشریف لیگے ہیں اور آپ نے عمرہ ادا کیا ہو آپ نے یہ خواب اصحاب سے بیان کیا اصحاب تو شوق کے اور تمنائے زیارت خانہ کعبہ سے بے قرار تھے خواب سنے سب طیاری سفر کے کی کر دی اور حضور اقدس نے بھی اور مرثیہ طیبہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ متصل کے کے پہنچ گئے اور قریش نے سن کے کہا کہ ہم ہرگز کے میں آنے نہ دیں گے اور اوٹھنی آپ کی کہ قصور اوسکا نام تھا اور آپ اوپر سوار تھے کے کے سامنے جاتی تھی کہ بیٹھ گئی صحابہ اسے اوٹھانے لگے اور کہنے لگے کہ قصور کی عادت تو بیٹھ جانے کی تھی آپ نے فرمایا کہ اوٹھنی خدا تعالیٰ کے حکم سے بیٹھنی جیسے فیل اصحاب فیل کا بیٹھ گیا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ اتنی قریش مجھ سے جو امور تعظیم خانہ کعبہ کے چاہیں گے میں کوتاہی نہ کروں گا یہ کہنے اوٹھنی کو اوٹھا یا وہ اوٹھ کھڑی ہوئی پھر آپ نے وہاں سے بھر کے حدیبیہ پر مقام کیا حدیبیہ ایک کنوئین کا نام ہو اوسکے پاس میدان ہوا

ابو بکر تیم سولہویں
مکہ منورہ دیار دال معل
بن حضیر جل جلالہ
مکہ منورہ دیار دال معل
حضیر رضی اللہ عنہ

سنة

ع
فصل سولہویں
مکہ منورہ دیار دال معل
بن حضیر رضی اللہ عنہ

ع
فصل سولہویں
مکہ منورہ دیار دال معل
بن حضیر رضی اللہ عنہ

۱۰۰

وہاں ٹھہرے حال بعد پہنچنے حدیبیہ کے پانی کی بہت قلت ہو گئی صحابہ نے عرض کیا کہ سوائے اتنے پانی کے کہ ایک ظرف میں اور سو قہ آپ کے سامنے تھا لشکر میں مطلق پانی نہیں اپنے دست مبارک اوس برتن میں رکھا پانی درمیان سے اوندھن کے مانند چشموں کے جوش مارنے لگا سبحون نے پانی پی لیا اور وضو کر لیا حضرت جابر سے کہ راوی اس حدیث کے ہیں لوگوں نے پوچھا کہ تم سب کتنے آدمی تھے جاؤ نے کہا اگر لاکھ آدمی ہوتے پانی کفایت کرتا ہم پندرہ سو آدمی تھے حال ایک پانی سے متعلق معجزہ مقام حدیبیہ میں یہ بھی ہوا کہ پانی چاہ حدیبیہ میں نہ رہا تھا اپنے کنوئین کے کنارے پر بیٹھ کر ایک برتن میں پانی منگو کر وضو کیا اور کھلی اوس پانی میں کر کے دعا کی اور وہ پانی کنوئین میں ڈال دیا اور فرمایا کہ تھوڑی دیر ٹھہراؤ سو اوس کنوئین میں اتنا پانی ہو گیا کہ سب آدمی اور جانور سیراب ہو گئے اوسے پیتے رہے اور جب تک لشکر وہاں رہا پانی کم نہوا اور اوس سے پیتے رہے حال بعد اقامت آپ کے حدیبیہ میں کفار کو اصرار اسی بات پر رہا کہ آپ کو کے میں داخل ہوئے دین اور عمرہ نہ کرنے دین بڑیل بن ورقار خزاعی آپ کے لشکر میں آیا اور قریش کا لشکر جمع کر کے آمادہ جنگ ہونا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ ہمیں لڑنا ہرگز منظور نہیں ہے ہم صرف عمرہ کرنے کو آئے ہیں اور قریش سے یہ کدینا چاہیے کہ ایک مدت قرار دیکے ہم سے صلح کر لیں کہ اوس مدت تک میں اور کافروں سے لڑتا رہوں اگر میں غالب آؤں تو وہ بھی اگر چاہیں اور ونگی طرح میری اجات کر لیں اور جو میں مغلوب ہوں تو مطلب اوںکا حاصل ہوگا اوس نے جا کے قریش سے کہا کہ میں نے محمد اور اوس کے اصحاب کو دیکھا وہ عمرے کے لیے آئے ہیں اوںکا روکنا ہرگز مناسب نہیں اور پیغام آپ کا ادا کیا مگر قریش ہمارے ہونے پھر عودہ بن مسعود ثقیفی آپ کے حضور میں آیا اور اس بات میں گھٹگو کرنے لگا اٹانے گئے تو

[illegible]

کسین اوسنے کہا کہ ای محمد یہ لوگ جو تمہارے پاس جمع ہیں انکا بھروسہ سمجھو تمہیں
 چھوڑ کے بھاگ جائیں گے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو یہ مقولہ اوسکا بہت ناگوار ہوا
 اودنھن نے کہا اَمَّصُصَ بَطْنُ اللَّاتِ اَفَيْضُ عَنَّا جوس بظلمات کا کیا ہم آپ کو
 چھوڑ کے بھاگ جائیں گے حضرت ابو بکر صدیقؓ نہایت غصے سے بیتاب ہو گئے لہذا
 فحش زبان پر لائے بظن کہتے ہیں پارہ گوشت کو جو عورت کی فرج کے اوپر ہوتا ہے
 ہندی میں اوسکا نام مشورہ عروہ ہے کہ اسے کیسے بات کہی پھر جب اوسنے معلوم
 ہوا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تب اوسنے کہا کہ اگر تمہارا احسان مجھ پر نہ ہوتا
 جس کا میں نے بدلائ نہیں کیا ہی تو میں تمہیں جواب دیتا حالت گفتگو میں عروہ رشیدؓ کی
 پر بار بار ہاتھ اپنا پونہچاتا تھا مغیرہ بن شعبہؓ اوسکے ہاتھ میں کو تھی تلوار کی مارنے
 اور کہتے تھے کہ اپنا ہاتھ دور رکھ عروہ نے حضرت مغیرہ سے کہا کہ ابھی تک تیری
 مفسدی کی اصلاح سے میں فارغ نہیں ہوا ہوں اور تو مجھے یاد دیتا ہی اور ایک قصہ ایام
 جاہلیت میں حضرت مغیرہ کا ایک قوم سے ایسا ہوا تھا کہ عروہ نے شکل اوسکی اصلاح
 کی اور عروہ نے احوال اصحاب کا بخوبی ملاحظہ کیا اور جا کے قریش سے کہا کہ میں نے
 یاد شاہوں کے دربار اور اوسکے تابعین کو دیکھا ہے جیسا کہ محمدؐ کے اصحاب کو جان نثار
 اور تابعد پایا کسی بادشاہ کے تابعین کہ نہیں دیکھا اگر محمدؐ کا آب و دھن یا آب بینی کسی پر پڑ جائے
 اپنے بدن پر مل لیتے ہیں اور آب وضو کو اس طرح بڑکاتے ہیں کہ قریب ہوتا ہے کہ اوپر
 آپس میں کٹ مرین اور جس کام کو آپ فرماتے ہیں ہر ایک جھپٹتا ہے اور چاہتا ہے کہ میں
 یہ حکم بجا لاؤں اور آپ کی طرف تنگنا سے نہیں دیکھتے پست آواز سے آپ کے سامنے
 باتیں کرتے ہیں اور مشورت عروہ قریش کو صلح کی ہی حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے تجویز کی کہ اپنی طرف سے کوئی شخص قریش کے پاس بطور سفارت بھیجیں حضرت عمرؓ سے جانچو
 بطور سفارت کہا اودنھن نے عرض کیا کہ قریش کی عداوت مجھ سے معلوم ہو مجھ سے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 نے فرمایا کہ میں نے

معاملہ اور کانٹہ بنے گا پھر حضرت عثمانؓ کا بھیجنا قرار پایا اور ان کے قرابت دار اور حمایت کرنے والے قریش میں بہت تھے حضرت عثمانؓ قریش میں پونچے اور پیغام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادا کیا وہ اون سے محبت پیش آئے لیکن سہات پر کہ عمرؓ کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے میں آنے دین ہرگز راضی نہ ہوئے حضرت عثمانؓ نے کہا کہ اگر تم چاہو طواف کرو تو تمہیں ہم منع نہیں کرتے حضرت عثمانؓ نے کہا کہ مجھے ہرگز ایسا نہ ہوگا کہ بے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ کر لوں بعضوں نے حضور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا کہ عثمانؓ کو خوب موقع ملا خوشی خاطر عمرہ کریں گے آپ نے فرمایا کہ عثمانؓ بے ہمارے ہرگز عمرہ نہ کریں گے پھر لشکر میں خبر مشور ہوئی کہ حضرت عثمانؓ کو کفار نے مار ڈالا شیطان نے یہ خبر لشکر میں بکارسے کہنا آپ یہ خبر سنکے بہت جلال و غضب میں آئے اور ایک درخت سمرہ کے تلے بیٹھ گئے آپ نے سب اصحاب سے بیعت اس بات پر لی کہ جب تک جان باقی ہو کفار سے لڑیں گے اور منہ نہ ٹوڑیں گے سب اصحاب نے کمال خوشی سے بارادہ جان نثار بیعت کی آپ نے باین جہت کہ یہ بیعت خدا تعالیٰ کی جناب میں بہت مقبول ہوئی ہوئی تھی اور اہل بیعت کو درجات عالیاں ملنے والے تھے حضرت عثمانؓ کو بھی اوس بیعت میں شریک کر لیا اور فرمایا کہ عثمانؓ خدا اور رسول کے کام میں گئے ہیں اور اپنا بایان ہاتھ سیدھے ہاتھ پر رکھا اور کہا کہ یہ ہاتھ میرا عثمانؓ کے لیے ہو اور حضرت عثمانؓ کی جانب سے بیعت کر لی خدا تعالیٰ اوس بیعت سے بہت راضی ہوا اور قرآن مجید میں اس باب میں آیت بھی لکھ دی **لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَنَّا بِهَمِّ قَوْمِكَ وَمَعَائِمٍ كَثِيرَةٍ يَا خُذْهَا طَوْعًا وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ** تحقیق اللہ تعالیٰ راضی ہو اسلانون سے جب بیعت کرتے تھے تم سے درخت کے تلے سو جان لیا

خبر لشکر میں

ایک درخت تھا
جس پر بیعت ہوئی

اللہ تعالیٰ نے جو اونکے دلون میں تھا یعنی اخلاص قلبی کو پھر اوتارا اطمینان اور چین
 اوپر اور انعام میں دی اونکو ایک شیخ نزدیک اور بہت سی غنیمتیں کہ لین گے انھیں
 اور ہی اللہ زبردست محنت والا فتح نزدیک سے مراد فتح خیبر ہی کہ بعد صلح حدیبیہ
 کے بلا فصل ہوئی اور اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں اسلئے کہ رضوان یعنی
 خوشنودی اتنی اس بیعت کے سبب حاصل ہوئی اور حاضرین بیعت رضوان صحابہ
 بہت ممتاز ہیں جیسے اہل یدر اور سب کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بشارت جنت کی دی ہے حال قریش کو جب بیعت مذکورہ کی خبر ہوئی ڈرے اور
 شہیل بن عمرو کو حضور اقدس میں بھیجا اور آخر کار بوساطت سہیل کے صلح ٹھہری بائیں
 کہ اٹھ سال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر عمرے کے پھر جاوین سال آئندہ
 میں اگر عمرہ کریں مگر ہتھیار ساتھ نہ لاوین سوائے تلواروں کے کہ وہ بھی قربان
 ہوں قربان کہتے ہیں اوس غلاف کو جو میان سے اوپر ہوتا ہی اور تین دن سے زیادہ
 نہ ٹھہرین اور دس برس مدت صلح کی ٹھہری اس عرصے میں خیابین لڑائی نہوا
 جو کوئی حلیف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اوس سے قریش نہ لڑیں
 نہ اوسکے مخالف کی مدد کریں اور حلفائے قریش سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 ایسا ہی معاملہ کریں حلیف کہتے ہیں عہد موافقت باندھنے والے کو حلفاء اور کسی جمع
 ہی اور وہاں بنی بکر اور بنی خزاعہ دو قبیلے تھے خزاعہ ساتھ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ہم عہد ہوئے اور بنی بکر ساتھ قریش کے اور جو کوئی قریش کی طرف
 کا مسلمان ہو کے دینے کو جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قریش طلب کریں
 دیدیں اور جو کوئی مسلمانوں سے مرتد ہو کے قریش کے پاس چلا آوے اوسکو
 قریش پھر مذہب یہ شبہ دوطرہ کہ حسب مراد کفار قریش اور مسلمانوں کے دینے
 کی تحین اکثر صحابہ کو کہ ملو شجاعت وغیرت سے تھے اور نظر اونکی اون حکمتوں کو جو

کہا کہ ہذا ماعا قاضی علیہ محمد رسول اللہ والقریش یہ صلح نامہ ہے فیما بین محمد رسول اللہ اور قریش کے سبیل نے جو بانی صلح تھا کہا کہ ہم محمد کو اگر رسول اللہ جانتے تو اد کو خانہ کعبہ سے نزول کے رسول اللہ بیت لکھو بلکہ محمد بن عبد اللہ لکھو اپنے فرمایا کہ میں رسول اللہ بھی ہوں اور ابن عبد اللہ بھی ہوں حضرت علی سے کہا کہ لفظ رسول اللہ محو کر کے بن عبد اللہ لکھو حضرت علی نے کہا کہ میں لفظ رسول اللہ کا جو نکرہ دیکھتا ہوں گا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے لفظ رسول اللہ کو جو کر کے بن عبد اللہ لکھ دیا آپ امی تھے اس وقت لکھ دینا آپ کا ان الفاظ کو بطور مجبے کے ہوا پھر صلح نامے کو مرتب کر کے اوسپر گواہیان طرفین کے اشخاص کی کرالین حال سہیل بن عمرو بانی صلح کا بیٹا کہ ابو جندل اسکا نام تھا مسلمان ہو گیا تھا اور اوسکے باپ نے اوسے کہے میں پابزغیر کر رکھا تھا وہ بھاگ کے لشکر اسلام میں آیا سہیل نے کہا کہ اسے ہمیں دید و تب صلح قائم رہیگی نہیں تو صلح نہیں رہیگی آپ نے ابو جندل کو دیدیا ابو جندل نے مسلمانوں سے کہا کہ امی جماعت مسلمین مسلمان کو شریکین کے حوالے کیے دیتے ہوا اہل اسلام خلاف شرط صلح کے کچھ کر سکتے اور حوالہ بخدا کیا کہ اوسنے لیے کوئی سبیل کرنے حال بعد اختتام صلح کے آپ حکم دیا کہ اونٹ ہری کے ہمیں قربانی کر ڈالو اور بال موٹا ڈالو صحابہ نے کہ اس صلح بہت دلتنگ اور کمال ملول تھے قربانی کے لیے اوٹھنے اور سر موٹا دینے میں تاخیر کی آپ اس تاخیر سے ملول ہوئے کہ زنا نے میں تشریف لے گئے حضرت اسم بنی اللہ عنہا نے کہ ساتھ تھیں سب ملال کا پوچھا آپ نے بیان فرمایا اوٹھنے نے عرض کیا کہ آپ اپنی ہی قربانی فرماؤں اور حجامت بنو امیئین بعد اوسکے پھر کسی کو حجامت تلف نہوگی آپ نے نکل کے اپنی ہی کو قربانی فرمایا اور حجام کو بلایا تب سب اصحاب نے اپنی اپنی ہی کو قربانی کیا اور سر موٹا دیا حال بعد فراعہ کے قربانی ہی

مجموعہ

اور صلق سے آپ نے بجانب مدینہ کوچ فرمایا راہ میں سوئے انا فتحنا نازل ہوئی اور
اوس سورت میں خدا تعالیٰ نے بشارت فتح مکہ کی اور فتح خیبر کی اور رضامندی
بیعت سے اور بہت تعریف اصحاب کی نازل فرمائی اور وعدہ جنت کا اونسکے لیے
نازل فرمایا اور آپ بہت خوش ہوئے راہ میں اونٹ پر سوار اس سورت کو پڑھا کرتے
کمال خوشی سے پڑھتے تھے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا بیشک ہم نے فتح دی تھیں
فتح ظاہر اکثر مفسرین کے نزدیک اس سے فتح کہ مراد ہو کہ بعد ہونے نقص عہد کے اسی
صلح حدیبیہ کے امور میں آپ نے لشکر کشی کی اور مکہ فتح ہوا اور بعض مفسرین نے لکھا ہے
کہ اس فتح سے صلح حدیبیہ ہی مراد ہو کہ وہ سبب بہت فتوحات اور برکات کا ہوئی
حال وہ شرط صلح جو اصحاب کو بہت ناگوار تھی یعنی یہ کہ جو مکہ سے مسلمان ہو گئے اور
ادسکو بوقت طلب کفار کے حوالے کریں ایک عجب رنگ لائے ایک شخص کہ ابو بصیر
تھا مسلمان ہو کے مدینے میں پونہ چار کفار قریش نے دو آدمی اوسکے لیے کو بھیجے
آپ نے ساتھ کر دیا راہ میں مسجد مقام ذی الحلیفہ میں کھانا کھانے بیٹھے ابو بصیر نے
اون دونوں میں سے ایک کی تموار دیکھ کر کہا کہ تمھاری تموار تو بہت اچھی معلوم
ہوتی ہی دیکھوں تو سہی اوس نے تموار دیکھنے کو دی ابو بصیر نے اوسی تموار سے
اوسکے مالک کو قتل کیا اور دوسرے کا ارادہ کیا وہ بھاگا بھاگتے بھاگتے مسجد
شریف میں پونہ چار آپ نے دیکھ کے فرمایا کہ ڈرا ہوا معلوم ہوتا ہی اوس نے
کہا میرا ساتھی مارا گیا اور میرا بھی یہی حال ہو گا اتنے میں ابو بصیر بھی وہاں پہنچے
آپ نے فرمایا کہ عجب لڑائی کا بھرکانے والا ہو خوب ہوتا جو کوئی اوسکا ہوتا یعنی مدینا
اس ارشاد میں یہ ایسا تھا کہ بھاگ جائے اور مکہ میں جو مسلمان کافروں کے پاس
ہیں وہ اس کے جا ملین وہ بھاگے اگر میں ٹھہروں گا آپ مجھے بیشک پھر پھر دیں گے
وہ وہاں سے چلے آیا اور ایک جگہ پر کہ اودھر سے قافلے قریش کے گذر کرتے تھے چٹھا

قصہ ابو بصیر
اور اس کے بعد

پھر جو کہ میں سلمان ہوا وہ میں پونہچا ابو جندل بھی وہیں جاے یہاں تک کہ ستر آدمی در
 حصے کہتے ہیں تین سو آدمی ابو بصیر کے ساتھ ہو گئے اور دوسرے جو قافلہ کفار قریش
 کا ٹکڑا لوٹ لیتے کفار کو مار ڈالتے قریش بہت تنگ ہوئے اور جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں کہلا بھیجا کہ ہم شرط اپنی سے درگزرے آپ ہماری بات
 کا لحاظ کر کے بطور صلہ رحمیہ مہربانی کریں کہ اون لوگوں کو وہاں سے بلوالین
 آپ نے بلا بھیجا جو قت نامہ مبارک حکم طلب پونہچا ابو بصیر جو سب پہلے پونہچے تھے
 اور سردار اس جماعت کے تھے اور سوقت حالت نزاع میں تھے اور انھوں نے
 ہاتھ میں لے لیا اور جان بحق تسلیم کی اور سب مسلمان مدینہ میں حاضر ہوئے

فصل سترہویں غزوہ خیبر کے بیان میں

بعد رونق افروزی حضور اقدس کے مدینہ میں حکم طیار کی کا واسطے غزوہ خیبر کے
 ناکذہوا اور صحابہ میں چرچا ہوا کہ خدایتعالیٰ نے فتح خیبر کا اور غنائم کثیرہ کا وعدہ کیا ہے
 یہود جو مدینہ میں باقی تھے بہت جلد چکا کسی سلمان پر قرض آتا تھا اوس نے تقاضا
 شدید کیا عبد اللہ بن ابی حدرد صحابی انصاری پر ابو شعم یہودی کے پانچ درم ملے
 اوس نے تقاضا کیا صحابی موصوف نے کہا کہ خدایتعالیٰ نے فتح خیبر کا وعدہ کیا ہے
 جب وہاں کے غنائم میں مجھے مال ملے گا تب تیرا قرض بھی ادا کروں گا اوس یہودی
 نے کہا کہ خیبر کا حال اور جگہ کا سا نہ سمجھو خیبر میں دس ہزار مرد جنگی ہیں صحابی نے
 خوب اوس یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ مردود تو ہمیں ہمارے دشمنوں سے ڈراتا ہے
 وہ حضور اقدس میں ناشی ہوا عبد اللہ نے مقولہ اوس یہودی کا حضور اقدس میں عرض
 کیا آپ نے زیر لب کچھ فرمایا پھر عبد اللہ سے ارشاد کیا کہ قرض اسکا ادا کر دو اور سوقت
 عبد اللہ نے ایک کپڑا اپنے کپڑوں میں سے بیجا قیمت تین درم اور دو درم ایک
 صحابی سے قرض لیکر قرض اوسکا ادا کیا سلمہ بن اسلم نے کپڑا اوتھین دیا وہ کپڑا

سیدنا محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم

غزوہ خیبر کو گئے وہاں بہت غنیمت ان کے ہاتھ آئی اور ایک عورت قریبہ اوسى ابو شمم
یہودی کی اونھیں ملی اونھوں نے اوسے بہت قیمت کو بیچا حال آپ ص لشکر
خیبر پر جا پونچے خیبر یوں کو پہلے سے خبر پہونچ گئی تھی اور پہرہ رکھتے تھے اور سوا
مسلح ہر شب قلعے سے نکل گشت کرتے تھے اوس دن سب سو گئے صبح کو قلعے کا دروازہ
کھول کر آلات زراعت لیکر نکلے تھے کہ لشکر ہمایوں کو دیکھا دیکھنے والے نے پچا
کہا محمد و انجلیس یعنی محمد مع پورے لشکر آپونچے فخمیس پورے لشکر کو ایسے
کہتے ہیں کہ پورا لشکر وہ ہوتا ہی جس میں پانچون ٹکرے لشکر کے ہوں متبہہ
ساقہ میمنہ میسرہ قلب مقدمہ کہتے ہیں اگے کے لشکر کو اور ساقہ پشت کے لشکر کو
اور میمنہ دائمی طرف والا اور میسرہ بائیں طرف والا اور قلب بیچ کا لشکر جس میں
سردار ہوتا ہی یہ کہتے ہیں لوگ جھٹ پٹ قلعے میں گھس گئے اور دروازہ قلعے کا
بند کر لیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاصرہ کیا سات قلعے خیبر میں تھے
سب قلعے بند ہیج مفتوح ہو گئے مگر بعض قلعے ولے خوب لڑے حال ایک قلعہ
لڑا تھا آپنے ایک دن شام کو فرمایا کہ کل ایسے شخص کو میں نشانہ دوں گا کہ خدا اسے
دوست رکھتا ہی اور وہ خدا کو دوست رکھتا ہی اور خدا اس کے ہاتھ پر فتح دیگا صبح کو لوگ
منتظر تھے کہ یہ دولت کے نصیب ہو آپنے حضرت علی کو پونچھا وہ بسبب عارضہ درجہ شمم
کے حاضر نہیں ہوئے تھے لوگوں نے یہ عذر اذکار بیان کیا آپنے اونھیں بلوایا جب وہ
آئے آپ دہن مبارک اونکی آنکھوں میں لگا دیا فوراً آنکھیں اونکی اچھی ہو گئیں اور نشانہ
اونکو دیا اور قلعے پر یورش کے لیے فرمایا حضرت علی ص مع لشکر متعین قلعے پر گئے اور خوب
لڑائی سخت کی اور مرحب نام ایک یہودی بڑا شجاع مشہور تھا اوسکو جاتے ہی حضرت
علی نے مقابلے میں قتل کیا اور اوس دن سات آدمی رئیس اور دلاور یہود کے حضرت
علی کے ہاتھ سے قتل ہوئے حال کتب تواریخ میں ہی کہ حالت لڑائی میں

مجلس

حضرت علی کی پڑ پڑی حضرت علی نے دروازہ قلعے کا کھڑا اور کھڑا لیا اور بطور سپر ہاتھ
 میں لے لیا اور دن بھر لیے رہے بعد فراغت کے لڑائی سے او سکون پہنچے پھینک دیا
 اتنی بالشت دور گرا اتنا بھاری تھا کہ سات آدمی ایک طرف سے دوسری طرف پھینکے
 اور اوس دن حسب اخبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلعہ فتح ہو گیا حال یہود خیر جو
 باقی رہے آپ نے اونکے جلا وطن ہونے کا حکم دیا اور اموال اونکے اور باغات اور
 زمین سب ضبط کر لیے یہود نے عرض کیا کہ آپ کو اور سب مسلمانوں کو اپنے باغات اور زرعت
 میں کام کرنے کو مزدور روٹی حاجت ہوگی اگر ہلکو آپ جلا وطن نہ کریں تو ہم یہ کام کرینگے
 آپ نے یہ بات اونی قبول فرمائی اور ارشاد کیا کہ جب تک ہم چاہیں تمہیں رکھیں گے
 جب چاہیں نکال دیں گے اور بٹائی پر خدمت کے لیے اونہیں رکھا پیداوار میں نصیب
 اوبھکا حصہ مقرر کر دیا عربی میں معاملہ بٹائی کو جو مخبرہ کہتے ہیں وہ خیر سے ہی
 مشتق ہے حال مذکور کہ ایک موضع خیر سے ملتی ہو وہاں کے لوگوں نے آپ سے اس
 طرح صلح چاہی کہ آدمی زمین مذکور کی آپ کو دین اور آدمی اپنے پاس رکھیں اپنے
 قبول فرمایا حال حضرت صفیہ غنائم خیر میں سے دحبہ کلی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی
 تھیں آپ نے اون سے اونہیں لے لیا پھر آزاد فرما کے اون سے نکاح کر لیا آپ نے
 اونکے رخسارے پر ایک نیلا داغ پایا سب اوسکا پوچھا عرض کیا کہ جب آپ خیر کو
 محاصرہ کیے تھے مینے خواب میں دیکھا کہ چاند میری بغل میں آیا ہی مینے یہ خواب
 اپنے شوہر سے کہا اوس نے ایک طبیب ایسا زور سے مارا کہ رخسارہ نیلا ہو گیا
 اور کہا کہ چاہتی ہو کہ اس بادشاہ کی بغل میں سووے یہ نیلا داغ اوسی طبیب نے
 کا اثر ہی بادشاہ اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اور مطابق خواب کے واقع ہوا
 حال آپ خیر میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب مع اور صحابہ

فصل تہمیں وہ خبر کے بیان میں
 حضرت علی کی پڑ پڑی حضرت علی نے دروازہ قلعے کا کھڑا اور کھڑا لیا اور بطور سپر ہاتھ
 میں لے لیا اور دن بھر لیے رہے بعد فراغت کے لڑائی سے او سکون پہنچے پھینک دیا
 اتنی بالشت دور گرا اتنا بھاری تھا کہ سات آدمی ایک طرف سے دوسری طرف پھینکے
 اور اوس دن حسب اخبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلعہ فتح ہو گیا حال یہود خیر جو
 باقی رہے آپ نے اونکے جلا وطن ہونے کا حکم دیا اور اموال اونکے اور باغات اور
 زمین سب ضبط کر لیے یہود نے عرض کیا کہ آپ کو اور سب مسلمانوں کو اپنے باغات اور زرعت
 میں کام کرنے کو مزدور روٹی حاجت ہوگی اگر ہلکو آپ جلا وطن نہ کریں تو ہم یہ کام کرینگے
 آپ نے یہ بات اونی قبول فرمائی اور ارشاد کیا کہ جب تک ہم چاہیں تمہیں رکھیں گے
 جب چاہیں نکال دیں گے اور بٹائی پر خدمت کے لیے اونہیں رکھا پیداوار میں نصیب
 اوبھکا حصہ مقرر کر دیا عربی میں معاملہ بٹائی کو جو مخبرہ کہتے ہیں وہ خیر سے ہی
 مشتق ہے حال مذکور کہ ایک موضع خیر سے ملتی ہو وہاں کے لوگوں نے آپ سے اس
 طرح صلح چاہی کہ آدمی زمین مذکور کی آپ کو دین اور آدمی اپنے پاس رکھیں اپنے
 قبول فرمایا حال حضرت صفیہ غنائم خیر میں سے دحبہ کلی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی
 تھیں آپ نے اون سے اونہیں لے لیا پھر آزاد فرما کے اون سے نکاح کر لیا آپ نے
 اونکے رخسارے پر ایک نیلا داغ پایا سب اوسکا پوچھا عرض کیا کہ جب آپ خیر کو
 محاصرہ کیے تھے مینے خواب میں دیکھا کہ چاند میری بغل میں آیا ہی مینے یہ خواب
 اپنے شوہر سے کہا اوس نے ایک طبیب ایسا زور سے مارا کہ رخسارہ نیلا ہو گیا
 اور کہا کہ چاہتی ہو کہ اس بادشاہ کی بغل میں سووے یہ نیلا داغ اوسی طبیب نے
 کا اثر ہی بادشاہ اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اور مطابق خواب کے واقع ہوا
 حال آپ خیر میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب مع اور صحابہ

کے وہیں تشریف لائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آسنے سے بہت خوش ہوئے اور استقبال کر کے حضرت جعفر سے معافہ کیا اور اونکی پیشانی چومی اور فرمایا کہ میں کہ نہیں سکتا کہ میں فتح خیبر سے زیادہ خوش ہوا یا جعفر کے آسنے اور حضرت ابو موسیٰ اشعری مع اشعریین کے بھی خیبر میں آئے اوی کشتی پر جس پر حضرت جعفر آتے تھے اور حضرت اسماء بنت عمیس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور وہ کی ایک ہجرت ہے اور تمہاری اوی کشتی والدود و ہجرت میں ہین ف و ہجرت ہجرتوں کی ظاہر ہے کہ وہ کشتی مہاجران حبشہ کی تھی پہلے مکے سے حبشہ کو ہجرت کر گئے تھے پھر وہاں سے مدینہ کو ہجرت کر آئے اور ابو موسیٰؓ اور اون کے بھائیوں کو سبب ہر اہی مہاجران حبشہ کے یہ شرف حاصل ہوا حال ایک یہودی نے کہ جو سلام بن مشکم کی نام اوس کا زینب بنت حارث تھا خیبر میں گوشت بکریکا پکا کر کھیا اوس نے سن لیا تھا کہ آپ کو بکری کے دست کا گوشت بہت پسند ہے سو اوس نے دست ہی کے گوشت میں زہر داخل کیا اور حضور اقدس میں بھیجا آپ نے ایک ٹکڑا منہ میں ڈالا اور فرمایا کہ اس دست مجھ سے کھدیا کہ مجھ میں زہر ملا ہے ایک صحابی نے اوس گوشت میں سے کچھ کھا لیا تھا اور کھا اٹھا ہوا گیا آپ نے اوس یہودی کو بولا کہ پچھا اوس نے کہا کہ میں نے زہر اس لیے دیا تھا کہ اگر آپ پیغمبر نہ ہوں گے ہم آپ کی آفت سے نجات پاویں گے اور جو پیغمبر ہوں گے آپ کو معلوم ہو جائیگا اور کچھ ضرر نہ ہو گا اور آپ نے اوس سے چھوڑ دیا اور بعضوں نے لکھا ہے کہ اوس قتل کیا عوض اوس صحابی کے جو مر گئے حال عرب کے جمال گدھے کا گوشت کھایا کرتے تھے کچھ ہانڈیاں چڑھوں پر چڑھیں تھیں آپ نے پوچھا کیا پکاتا ہے عرض کیا گدھے کا گوشت آپ نے فرمایا یہ حرام ہے اور ہانڈیاں لٹو لٹوین اور متھے کے لیے بھی غزوہ خیبر میں منع فرمایا چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت علی رضی اللہ

جنت

ذکر

سے روایت ہوا اور استبصار کتاب شیعہ میں بھی ابو جعفر طوسی نے روایت حدیث تحریم متعہ کی حضرت علی سے نقل کی ہو لیکن متعہ غزوہ اوطاس میں پھر مباح ہوا پھر حرام ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متعہ حرام ہو قیامت تک یہ حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے

فصل اٹھارہویں عمرہ القضا کے بیان میں

کنہ

بعد ایک مدت سال کے صلح حدیبیہ سے حسب شرط صلح مذکور آپ واسطے عمرہ القضا کے مکہ کو مع اصحاب کے تشریف لینگے اور آپ نے حکم فرمایا کہ سفر حدیبیہ میں جو ساتھ تھے وہ ہمدرد چلین کے میں پہونچکے عمرہ کیا وہاں حضرت میمونہ بنت حارث سے نکاح کیا بعد تیسرے دن کے قریش نے تقاضا کیا کہ حسب شرط آپ کوچ کر جاوین اپنے فرمایا کہ میں اگر ٹھہر جاؤں تو تم لوگوں کی دعوت بطور دہشت کے کروں اور نہ ہوں گا کہ ہمیں تمہاری دعوت منظور نہیں آپ کوچ کر جاوین آپ ہاں سے اوس میں ٹہنے کو روانہ ہوئے

فصل انیسویں اسلام خالد بن الولید و عمرو بن العاص و عثمان بن طلحہ کے بیان میں

کنہ

وقائع زمان ہجرت سے بعد صلح حدیبیہ کے ایک یہ ہو کہ خالد بن الولید اور عمرو بن العاص اور عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ جی کہ صاحب مفتاح کعبہ تھا کے سے مدینہ میں آگے مشرف باسلام ہوئے آپ اوس کے انیکے باب میں ارشاد کیا تھا کہ کے نے اپنے جگر گوشے مدینہ کو پھینک دیے شوق شریف میں حضرت عمرو بن العاص سے روایت ہو کہ جب میں اسلام لایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے واسطے ہاتھ دراز فرمایا میں نے ہاتھ کھینچ لیا اپنے پوچھا کیوں میں نے کہا کچھ شہر ط کیا چاہتا ہوں آپ نے پوچھا کیا شرط ہو میں نے کہا کہ میرے گناہ پچھلے سب بخشے جاوین آپ نے فرمایا میں نہیں معلوم ہو کہ اسلام سب پچھلے گناہ مٹا دیتا ہو اور ہجرت سب پچھلے گناہ مٹا دیتی ہو آپ اکثر حضرت عمرو بن العاص کو لشکر کا امیر کر کے بھیجا کرتے تھے صحیح بخاری میں ہے کہ ایک مرتبہ پسر دہر لشکر تھے سفر میں انھیں نہانے کی حاجت ہوئی سر میشت

پڑی تھی انھوں نے تیم کیا اور کہا خدا تعالیٰ نے فرمایا **لَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ** یعنی قتل کو تم اپنی جانوں کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی اور اس بات پر کچھ اعتراض نہیں کیا اور معتبر کیا ہون میں یہ ہی کہ حضرت معاویہ بھی بعد صلح حدیبیہ کے قبل فتح مکے کے مسلمان ہوئے تقریب التہذیب کے باسما الرجا میں کہ بہت معتبر ہی بھی مسلمان ہونا معاویہ کا قبل فتح مکہ لکھا ہی

فصل بیسویں تحریر مکاتیب کے بیان میں

بعض حدیبیہ کے واقع سنین ہجرت میں سے یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر بادشاہوں اور والیان ملک کو نامے لکھے اور طرف اسلام کے دعوت کی ہر قل بادشاہ روم کو کہ شاہنشاہ نصاریٰ کا تھا اور نجاشی بادشاہ حبشہ کو کہ وہ بھی نصاریٰ تھا اور مقوقس حاکم اسکندریہ و مصر کو اور پردیز شاہ فارس کو کہ پوتا نوشیروان کا تھا اور والیان ملک کو اور لوگوں نے عرض کیا کہ عجم بے ہر کے خط قبول نہیں کرتے تب آپ نے مہر کھدوائی **مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ** اور چاندی کی انگشتری میں مہر تھی آپ سید ہاتھ کی چھلکی میں اکثر پہنے رہتے تھے اور بعد اچکے وہ انگشتری حضرت ابوبکر کے پاس رہی پھر حضرت عمرؓ کے پھر حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ کے اور ان کے ہاتھ سے ہیرا ریش میں کہ اوس کے کنارے بیٹھے تھے گر پڑی اور بھٹیرا تلاش کروائی غلی اور اوسی دن سے امورات خلافت راشدہ میں بے انتظامی شروع ہوئی اور انتظام ریاست دینیہ جیسا کہ چاہیے قائم نہ ہا محققین نے لکھا ہی کہ انگشتری مبارک خاصیت انگشتری سلیمانؑ رکھتی تھی کہ اوس کے گم ہونے سے انتظام بگڑ گیا اور پہلے آپ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اصحاب نے بھی آپ کو دیکھ کے سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر آپ نے سونے کی انگوٹھی اوتاڑ ڈالی اور فرمایا کہ سونا مردوں پر حرام ہے اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی اصحاب نے بھی سونے کی

ش

۱۲۱
سایہ ازل
سایہ ازل
در سایہ ازل
سین مہر ایک
میں ۱۲۱ نمبر

انگوٹھیاں دور کین حال ہر قل کے پاس جب نامہ مبارک پہنچا اوس نے یہ تعظیم رکھا
اوس نامے میں یہ تھا یہ خط ہو محمد رسول اللہ کی جانب سے ہر قل سردار روم کو ہم
تمہیں سلام کی طرف بلائے ہیں اسلام لاؤ سلامت رہو اگر مانو گے تو تم پر بھی
رحمت کا بھی گناہ ہو گا پھر یہ آیت لکھی تھی يَا هَلْ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ
سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَخَافُ
بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاَنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا الشّٰهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ
اسی کتاب والو او طرف ایسی بات کے جو برابر ہو ہمارے اور تمہارے درمیان کہ
نہ پوجیں سوا اللہ کے کسی کو اور نہ ٹھہراویں بعضے ہمارے بعضوں کو رب سوا
اللہ کے پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں حج بخاری
میں ابوسفیان سے روایت ہے کہ میں مع ایک قافلے قریش کے اون دنوں شام
میں تھا جب خط آپ کا پاس ہر قل کے پہنچا اوس نے کہا کہ تلاش کرو اس شخص
کے وطن کا کوئی آدمی یہاں ہو تو میرے پاس لے آؤ اور لوگ مجھے مع ہمراہیوں
کے لے گئے اوس نے کہا جو اون سے یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریبتر
ہو وہ آگے ہونٹھے ابوسفیان ہی اقرب تھے آگے ہونٹھے پھر اوس نے ترجان سے
یعنی اوس آدمی سے جو عربی اور رومی دونوں زبانیں جانتا تھا اور بادشاہ کی
باتوں کا ترجمہ ابوسفیان سے اور ابوسفیان کی باتوں کا ترجمہ بادشاہ سے کرتا تھا کہا
کہ اوسکے ساتھیوں سے کہہ دو کہ یہ کچھ جھوٹے کہے تو تم بتا دیجو پھر ہر قل نے پہنچا کہ یہ
شخص جو تم میں دعویٰ پیغمبری کا کرتا ہے نسب میں کیسا ہے ابوسفیان نے کہا کہ بہت اعلیٰ ہے
پھر پہنچا کہ دعویٰ نبوت سے پہلے تم نے کبھی کسی بات میں اوسے جھوٹا پایا یا نہیں کہا
نہیں پھر پہنچا کہ اونکے باپ دادا میں کوئی بادشاہ تھا ابوسفیان نے کہا نہیں پھر
پہنچا کہ اس سے پہلے تم میں کسی نے دعویٰ پیغمبری کا کیا تھا کہا نہیں پھر پہنچا بڑے دوروں

بیان حال ہر قل
دوسرا نامہ مبارک

نے بیشتر اہل حق اور ان کا کیا ہی یا غریبوں نے کہا غریبوں نے پوچھا جماعت او کی ہوزیر
 بڑھتی جاتی ہی یا کم ہوتی جاتی ہی کہا بڑھتی جاتی ہی پوچھا جو کوئی مسلمان ہوتا ہی
 بسبب ناپسند کرنے اسلام کے مرتد بھی ہو جاتا ہی کہا نہیں پوچھا لڑائی میں ہمیشہ تم
 غالب رہتے ہو یا وہ کہا کبھی ہم غالب رہتے ہیں کبھی وہ پوچھا خلاف عہد بھی کرتے
 یا نہیں کہا نہیں اور اب ہمارے اونکے درمیان میں عہد ہوا ہی دیکھیں خلاف اونکے
 کرتے ہیں یا نہیں ابوسفیان نے بوقت روایت کہا کہ سالے سوال جواب میں سوا
 لا و نعم کے میں اور کوئی بات بڑھانے کا سوا اتنی بات کے جو اخیر جواب میں بڑھائی
 اور چونکہ ابوسفیان اون دنوں کا فرخندہ بھی اوصاف کے حال میں بیان کیا تھے
 ڈر اس بات کا تھا کہ اگر کچھ جھوٹا نہ کہوں گا مشہور ہو جائیگا نہیں تو میں جھوٹ بھی کہتا
 بعد تفسار حالات کے ہر قل نے کہا کہ پہلے سوال کے جواب میں تم نے کہا کہ پیغمبر
 نسب میں اعلیٰ ہیں سوا اسد جل جلالہ پیغمبر عالی نسب کو ہی کرتا ہی اور جب آدمیوں
 کے معائنے میں اوسنے کبھی جھوٹا نہیں بولا تو تعجب ہی کہ خدا تعالیٰ پر جھوٹا بند
 اور اگر باپ دادے میں اوسکے کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ خیال ہوتا کہ اس نے سے پہلے
 باپ دادے کا ملک لینا چاہتا ہی اور اگر پہلے کسی نے دعویٰ پیغمبری کیا ہوتا تو یہ گمان ہوتا
 کہ تقلید سابقین دعویٰ کرتا ہی اور تابع پیغمبروں کے ہمیشہ پہلے غریب لوگ ہی ہوتے ہیں
 اور اسد تعالیٰ روز بروز جماعت او کی بڑھاتا ہی اور جب حلاوت دین حق کی آیتیں
 آجاتی ہی پھر آدمی اوس دین کو نہیں چھوڑتا ہی اور لڑائی میں بھی ہی حال ہوتا ہی
 کہ کبھی دشمن پیغمبروں کے غالب ہو جاتے ہیں اور آخر کو غلبہ پیغمبروں کو ہی ہوتا ہی
 اور خلاف عہد بھی انبیا نہیں کرتے پھر ہر قل نے کہا کہ ان باتوں کا حکم دیتے ہیں
 ابوسفیان نے کہا کہ نماز کا زکوٰۃ کا اقارب سے سلوک کرنے کا حرام سے بچنے کا ہر قل
 نے کہا کہ اگر جو باتیں تم نے بیان کیں سچی ہیں تو وہ پیغمبر ہیں اور جو میں بھیج سکتا تو

اونکے حضور میں حاضر ہوتا اور جو زمین وہاں ہوتا اونکے پانوں دھوتا اور عنقریب جہان کے
 قدم میں یہاں اونکا ملک ہو جائیگا ابوسفیان نے کہا کہ پھر ہمیں رخصت کیا میں نے
 کہا کہ بڑا ہو گیا کام ابن ابی کبشہ کا کہ بادشاہ روم اوس سے ڈرتا ہی کفار پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے براہ شرارت اس علاقے سے کہ ابی کبشہ جلیلہ آپ کی دہائیوں
 کے شوہر کا نام تھا حال ہرقل کے دل میں تصدیق نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 بخوبی آگئی تھی اور اوس نے ارادہ بھی کیا کہ مسلمان ہو جائے مگر طمع بادشاہی نے
 اوسے محروم رکھا صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دن اوس نے سب نصاریٰ کو شہر حص کی کوٹھی
 میں جمع کیا اور کیواڑ بند کروا دیے پھر اوس نے کہا ایک بات تمہارے بھلے کی کہتا ہوں
 یہ پیغمبر جو عرب میں پیدا ہوئے ہیں انکا دین اختیار کرو یہ سچے پیغمبر ہیں اگر یہاں
 نہ گئے ملک تم سے چھن جائیگا یہ سنتے ہی سب بہت ناخوش ہوئے اور وہاں سے
 بھٹل جانے کا قصد کیا کیواڑ بند پاتے اور آمادہ فساد ہوئے تب ہرقل نے کہا کہ
 میں نے یہ بات تمہارے آزمائے کیواسطے کہی تھی میں خوش ہوا کہ تم اپنے دین پر
 مضبوط ہو تب سب اوسے سچہ کیا حال ایک شخص ضحاک نام علاقے نصاریٰ میں بہت عظیم
 اور مکرم اونکے نزدیک تھا اور بڑھا تھا ہرقل نے سفیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے کہ وحیہ کلبی تھے کہا کہ اس شخص سے تم جا کے اپنے پیغمبر کا حال کو اگر وہ ایمان
 لاوے گا تو سب نصاریٰ ایمان لا دیں گے انھوں نے جا کر اوس سے احوال آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا سنتے ہی اوس نے اپنا عصا ہاتھ میں لیا اور سپید کپڑے
 پہن کے باہر نکلا اور کلیسا میں جہاں بہت بڑے بڑے نصاریٰ جمع تھے گیا اور
 کہا کہ میں پیغمبر عربی پر ایمان لایا اور بیشک وہی پیغمبر ہیں جنکی عیسیٰ نے خبر دی ہو
 اور پچھلی کتابوں میں خبر ہو تم بھی ایمان لاؤ یہ سنتے ہی نصاریٰ اوپر دوڑ پڑے
 اور مارتے مارتے اوسے مار ڈالا ہرقل نے یہ حال سنے کہ میرا بھی ایسا ہی حال

منہ عنہم منہ عنہم منہ عنہم
 کہ ابوسفیان نے کہا کہ پھر ہمیں رخصت کیا میں نے
 کہا کہ بڑا ہو گیا کام ابن ابی کبشہ کا کہ بادشاہ روم اوس سے ڈرتا ہی کفار پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے براہ شرارت اس علاقے سے کہ ابی کبشہ جلیلہ آپ کی دہائیوں
 کے شوہر کا نام تھا حال ہرقل کے دل میں تصدیق نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 بخوبی آگئی تھی اور اوس نے ارادہ بھی کیا کہ مسلمان ہو جائے مگر طمع بادشاہی نے
 اوسے محروم رکھا صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دن اوس نے سب نصاریٰ کو شہر حص کی کوٹھی
 میں جمع کیا اور کیواڑ بند کروا دیے پھر اوس نے کہا ایک بات تمہارے بھلے کی کہتا ہوں
 یہ پیغمبر جو عرب میں پیدا ہوئے ہیں انکا دین اختیار کرو یہ سچے پیغمبر ہیں اگر یہاں
 نہ گئے ملک تم سے چھن جائیگا یہ سنتے ہی سب بہت ناخوش ہوئے اور وہاں سے
 بھٹل جانے کا قصد کیا کیواڑ بند پاتے اور آمادہ فساد ہوئے تب ہرقل نے کہا کہ
 میں نے یہ بات تمہارے آزمائے کیواسطے کہی تھی میں خوش ہوا کہ تم اپنے دین پر
 مضبوط ہو تب سب اوسے سچہ کیا حال ایک شخص ضحاک نام علاقے نصاریٰ میں بہت عظیم
 اور مکرم اونکے نزدیک تھا اور بڑھا تھا ہرقل نے سفیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے کہ وحیہ کلبی تھے کہا کہ اس شخص سے تم جا کے اپنے پیغمبر کا حال کو اگر وہ ایمان
 لاوے گا تو سب نصاریٰ ایمان لا دیں گے انھوں نے جا کر اوس سے احوال آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا سنتے ہی اوس نے اپنا عصا ہاتھ میں لیا اور سپید کپڑے
 پہن کے باہر نکلا اور کلیسا میں جہاں بہت بڑے بڑے نصاریٰ جمع تھے گیا اور
 کہا کہ میں پیغمبر عربی پر ایمان لایا اور بیشک وہی پیغمبر ہیں جنکی عیسیٰ نے خبر دی ہو
 اور پچھلی کتابوں میں خبر ہو تم بھی ایمان لاؤ یہ سنتے ہی نصاریٰ اوپر دوڑ پڑے
 اور مارتے مارتے اوسے مار ڈالا ہرقل نے یہ حال سنے کہ میرا بھی ایسا ہی حال

بیان حال ضحاک
 نصاریٰ کو چھٹی
 سنتے ہی مسلمان

کرینگے اگر مین ایمان لاؤں ف بڑے بڑے علمائے نصاریٰ اور اکثر بادشاہ اور
 ہمیشہ اقرار نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتے رہے اور جنکے توفیق ایزد پرستی
 ہوئی ایمان لائے اور جو بے نصیب تھے باوصف اوسکے کہ تصدیق آپ کی اور
 دل میں آگئی محروم ہے اور ہجیرا اور فسطورا اور نجاشی ایک بادشاہ جسے کا تھا
 کہ ذکر اومکا اوپر ہو چکا اور ہر قل اور ضفاطر کا یہاں ذکر ہوا اور بیشمار ایسے تھے
 اور علمائے یہود کا بھی ایسا ہی حال تھا حضرت عبداللہ بن سلام اور امثال اویکے
 ایمان لائے اور بہتیرے باوصف یقین کرنے آپ کی نبوت کے سبب حسد اور
 حسد جاہ کے محروم رہے حال نجاشی ایک بادشاہ نصاریٰ کا کہ والی ملک جسے
 کا تھا بلجر دیہو بننے نامہ مبارک کے ایمان لایا اور بکمال تعظیم پیش آیا اور آپ کو جواب
 بے تعظیم و توقیر تمام مشعرا ایمان اپنے اور خوبی دین اسلام کے لکھا اور موزے وغیرہ
 تحف دہرایا آپ کو بھیجے اور اس نجاشی کا نام صمد تھا ہر بادشاہ جسے کو نجاشی
 کہتے تھے اسی نجاشی کے عہد میں ہماجران جسے حضرت عثمان اور حضرت جعفر وغیرہ
 مکے سے ہجرت کر گئے تھے اور اسی نجاشی کی بروز وفات سشنہ میں اپنے مدینہ طیبہ
 میں خبر موت بیان فرما کے نماز جنازہ غایانہ پڑھی تھی اور نکاح ام حبیبہ بیٹی ابوسفیان
 کا کہ ساتھ بیٹے شوہر سابق کے جسے کو ہجرت کر گئیں تھیں بعد انتقال اوس شوہر کے اسی
 نجاشی نے بوجہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے منعقد کیا تھا اور اس نجاشی
 بعد جو نجاشی ہوا تھا اوسکو بھی آپ نے نام لکھا تھا مگر اوسکا حال معلوم نہیں ہوا کہ لانی
 الموابہاں حال متوقس بادشاہ مصر و اسکندریہ بوقت پہونچنے آپ کے نمے کے بہت
 تعظیم کی اور تحف اور ہدایا آپکو بھیجے دو لونڈی ماریہ قطیبہ اور شیرین کہ ماریہ آپکے تصرف
 میں رہیں اور ابجر اسیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے بطن سے پیدا ہوئے
 اور ایک خچر سفید کہ نام دوسکا دل دل تھا منجملہ اون ہدایا کے تھے حال پردیز کے پس جب

بیچ
 و
 ص

نامہ مبارک پونہچا اوس نے جب دیکھا کہ عنوان نامے میں لکھا ہے من مخرجک
رسول اللہ الیٰ کسریٰ عظیمیٰ قاریس یہ خط محمد رسول خدا کا ہی کسریٰ سردار فارس
کو جنجلا کے نامہ مبارک کو بھاڑ ڈالا اور کہا کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیوں لکھا اور
باذان اوسکی جانب سے ملک مین کا صوبہ دار تھا اوسکو لکھ بھیجا کہ دشمن جو دعویٰ
پیغمبری کا کرتے ہیں اونکو بیان بھیج دے دو آدمی تیز چالاک اوسکے پاس بھیجے
کہ اونکو لیا دین باذان نے دو آدمی دینے کو بھیجے اور آپ کو خط لکھا کہ تم ان دونوں
آدمیوں کے ساتھ کسریٰ کے پاس چلے جاؤ وہ دونوں حضور اقدس میں حاضر ہوئے
داڑھیاں مونڈیں موچھیں بڑی آپ نے اون سے پوچھا کہ تمہیں ایسی صورت بتا
کے حکم دیا ہو اونھوں کہا ہمارے رب کسریٰ نے آپ سے فرمایا کہ میرے رہنے
تو مجھے یہ حکم دیا ہو کہ داڑھی رکھو موچھیں کتراؤ اون دونوں شخصوں کے دل میں اگرچہ
رعب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت آیا کہ بدن اونکا تھر تھراتا تھا لیکن گفتگو اونھوں
بے باکانہ کی اور کہا کہ تم پاس کسریٰ کے چلے چلو نہیں تو کسریٰ کا مزاج بہت برا ہی
وہ تمھارے ملک عرب کو تباہ کر ڈالے گا آپ نے دونوں سے کہا کہ ٹھہر کل آئیو سچ
کو اون دونوں سے کہا کہ رات شیرو یہ لے پر دیز کو مار ڈالا تم چلے جاؤ اور وہ رات
مشکل کی اور دسویں جمادی الاولیٰ سنہ ہجری کی تھی وہ روانہ ہوئے باذان کے پاس
پونہچے اور حال بیان کیا باذان نے کہا کہ اگر یہ خبر سچی ہی تو وہ بیشک پیغمبر ہیں اور سب
ملوک سے پہلے میں مسلمان ہو جاؤں گا اونھیں دونوں نامہ شیرو یہ کا بنام باذان اس
مضمون کا پونہچا کہ پرویز ظالم تھا لہذا میں نے اسے قتل کیا اور تمکو تمھارے عہدے
پر قائم رکھا اور جو شخص کہ دعویٰ پیغمبری عرب میں کرے میں اون سے کچھ تعرض مت کرو
جب تک میرا حکم اس باب میں نہ پہنچے باذان اوسی وقت مع اپنے دونوں بیٹوں کے
مسلمان ہو گیا اور سب اہل مین اور فارس جو وہاں تھے مسلمان ہو گئے اور آنحضرت صلی

تھانامہ آپ کا حاکم بصری کو لیے جاتا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس قافلے
 لشکر بھیجا تین ہزار آدمی اور زید بن حارثہ کو امیر کیا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جاوین تو
 جعفر بن ابی طالب کو اور جو وہ شہید ہو جاوین تو عبد اللہ بن رواحہ کو امیر کچھو اور جو
 وہ بھی شہید ہو جاوین تو مسلمان ایک کو مسلمانوں میں سے امیر کر لین ایک مذہبی
 نے یہ سن کے کہا کہ اگر انبیاء بنی اسرائیل میں سے کوئی اس طرح نام لیتا تو وہ
 سب شہید ہوتے سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں بھی ویسا ہی ہوا جب
 لشکر وہاں پہنچا دشمن نے بہت بڑا لشکر جمع کر لیا لاکھ آدمی سے زیادہ اوس کے
 پاس ہو گئے مسلمانوں کو تردد ہوا اور پہلے مشورہ ہوا کہ لڑائی میں توقف کریں
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے بھیجے مدد کے لکھن پھر یہ بات قرار پائی
 کہ ہمارا لڑائی میں کچھ نقصان نہیں اگر مارے گئے تو شہید ہونگے اور اگر فتح ہوگی
 تو عین مراد ہو اور کفار کے مقابل ہوئے اور لڑائی سخت کی اور داد مردانگی اور
 شجاعت کی دی پہلے حضرت زید بن حارثہ نشان لیکے بڑھے اور شہید ہوئے پھر
 حضرت جعفر نے علم لیا اور داہنے ہاتھ میں اوس کے علم تھا وہ کٹ گیا تب اودھنوں
 علم اسلام بائیں ہاتھ میں تھا ماوہ بھی کٹ گیا تب اودھنوں نے علم کندھوں اور
 بازوؤں کے زور سے تھاما آخر کار شہید ہوئے اور علم حضرت عبد اللہ بن رواحہ
 نے لے لیا وہ بھی شہید ہوئے تب مسلمانوں نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
 امیر کیا اور اونکی حسن تدبیر اور شجاعت سے لڑائی فتح ہوئی صحیح بخاری میں ہے کہ جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت وقوع لڑائی کے حال بیان کر دیا تھا
 کہ زید نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر جعفر نے نشان لیا اور شہید ہوئے
 پھر عبد اللہ بن رواحہ نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر ایک خدا کی تلوار نے
 نشان لیا اور فتح ہوئی آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور آنسو آنکھوں سے جاری تھے

جہ

خطہ اللہ جل جلالہ نے حجاب دور کر دیا تھا کہ مدینے میں بیٹھے ہوئے آپ نے تو کوس سے زیادہ دور کا حال دیکھ کے بیان فرمایا ف پہلی امارت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اس لڑائی میں ملی اور تب سے ہی خطاب سیف اللہ کا ملا اور حضرت جعفر کے حق میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اوٹھیں دو پرے ہیں فرشتوں کے ساتھ بہشت میں اور اڑتے پھرتے ہیں لقب اونکا جعفر طیار اسی سبب سے ہوا تو غزوہ فتح کی رات میں دونوں ہاتھ کٹے تھے اوسکے بدلے میں اوٹھیں پرے آپ عبداللہ بن جعفر کو بکارتے تھے یا ابن ذی الجناحین اسی بیٹے دو پر دلے کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسدن حضرت جعفر کے گھر کھانا بھیجا اور فرمایا کہ جعفر کے گھر آدمیوں کو حبس کھا پکھا اتفاق نہوا ہو گا اوسکے گھر کھانا بھیجا اور میں نے ان کی تعزیت کے لیے مسجد نبویہ

فصل تیسویں غزوہ فتح مکہ کے بیان میں

شد

جب اللہ جل جلالہ کو منظور ہوا کہ مکہ فتح ہو کر شوکت عظیمہ اسلام کی ظاہر ہو اور کفر ذلیل ہو کر جزیرہ عرب سے نیست و نابود ہو جاوے سامان اوسکا یہ خواہ کہ خزاہ کہ عہد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صلح حدیبیہ میں ہو گئے تھے اور بنی بکر کہ عہد میں قریش کے ہو گئے تھے آپس میں لڑے اور زیادتی بنی بکر کی تھی کہ شبنون خزاہہ پرارا اور بیس آدمی اون میں سے مارے گئے اور قریش سے اونکی خفیہ مدد کی بلکہ عکرمہ بن ابی حمل غزوہ یضے سردار غزوہ بھی منہ چھپا کر مدد کو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسی وقت بادل اسی خبر ہوئی بلکہ خزاہہ کے رنجور کئے و ملے نے اوسی وقت رات میں آپ کو بکارا اور آپ سے استغاثہ کیا اور مدد چاہی آپ کو خدا تعالیٰ نے اوسکی آواز پونچائی تھی اوسکا جواب دیا لبتک لبتک لبتک اور اوسوقت آپ زمانے میں وضو کرتے تھے حضرت یحییٰ بن زب نے جگہ حجرت میں آپ تھے لبتک آپ کا سن کے پونچھا کہ کس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ راجز خزاہہ کا مجھے بکارتا ہوا اور مجھ سے فرمایا کرتا

لما رآہ فی غزواتہ
جمع ذلک فی وجہ
خزانہ کوئی پونچھا
منہ را کہ اللہ علیہ

کہ قریش نے بنو بکر کی مدد کی کہ وہ ہم پر شیخون لائے اور آپ صبح کو حضرت عائشہ سے کہا کہ رات خراہ میں ایک بات ہوئی حضرت عائشہ نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کا گمان ہے کہ قریش عہد شکنی پر جرات کریں گے حال آنکہ تلوار نے انھیں فنا کر دیا ہے آپ نے فرمایا کہ انھوں نے عہد توڑا اس لیے کہ خدا تعالیٰ کا انھیں ایک حکم ظاہر ہو پھر تین دن کے بعد عمرو بن سالم خراہی نے حضور اقدس میں پہونچکر رو برو صبحا کے سب حال نظم میں عرض کیا حال بعد وقوع اس قصے کے قریش کو ڈر ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خبر ہوگی تو بیشک فوج کشی کریں گے اور ابوسفیان کو حضور اقدس میں بھیجا کہ حال دریافت کر آوے اور مدت صلح کی اور کچھ زیادہ کر لاد ابوسفیان مدینے کو گیا ام حبیبہ بیٹی ابوسفیان کی ازواج مطہرات میں تھیں پہلے اونکے پاس گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھونے پر بیٹھنا چاہا ام حبیبہ نے پچھونا پیٹ دیا ابوسفیان نے کہا کہ مجھے پچھونے پر بیٹھنے نہیں دیتی ہو ام حبیبہ نے کہا کہ تم مشرک ہو نجاست شرک سے بھڑے ہو یہ بوریا جناب سید الطاہرین کے بیٹھنے کا ہی اس لیے پیٹ دیا ابوسفیان نے کہا کہ مجھ سے الگ ہونے کے بعد تیری خبر بر لگئی ہو ام حبیبہ نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اسلام کی ہدایت کی ہے اور ای بابہ ہزار قوم کا ہی اور عقل کا دعویٰ کرتا ہے اور سلمان نہیں ہو جاتا ہے اور تھرون کو پوجتا ہے ابوسفیان نے کہا کہ تعجب ہے کہ تو نے میری بدھمتی کی اور مجھے کہتی ہو کہ باہ داد کا دین چھوڑ دوں اور تا خوش ہو کے وہاں سے اٹھ آیا اور حضور اقدس میں جا کر تجدید عہد کے لیے گفتگو کی آپ نے کچھ جواب دیا بعد ازیں حضرت ابو بکر سے جا کر اپنا مطلب کہا حضرت ابو بکر نے عذر کیا اور کہا میں اس باب میں گفتگو نہیں کر سکتا اور حضرت عمرؓ اور حضرت فاطمہؓ نے بھی ایسا ہی جواب دیا مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مزاج میں ظرافت تھی جب ابوسفیان نے بہت سبالتھ کیا کہ کچھ مذہب متا مہجرت

علیؑ نے کہا کہ تم مسجد شریف میں آپ کے سامنے کھڑے ہو کے پکار کے کہدو کہ میں نے قریش کو امان دی محمدؐ میری امان نہ توڑینگے تم بڑھے آدمی سردار قریش کے ہو اس طرح کہدو ابوسفیانؑ نے کہا کہ اگر میں ایسا کروں تو مفید ہو گا حضرت علیؑ نے کہا کہ یہ نہیں جانتا جو بات میرے خیال میں آئی سو میں نے کہدی ابوسفیانؑ نے ویسا ہی کیا اور مسجد شریف میں جا کر اسی طرح کہدیا بعد ازاں مکے کو روانہ ہوا وہاں پہونچنے کے بعد قریش سے سب حال بیان کیا بسجود بہت نفرین کی اور کہا کہ نہ تو خبر صلح کی لایا کہ اطمینان ہوتا اور نہ خبر لڑائی کی لایا کہ طیاری کرتے اور علیؑ نے تجھ سے ٹھٹھا کیا تھا اور تو نہ سمجھا اور ویسا ہی کر گدرا ہند زوجہ ابوسفیانؑ نے کہ بہت بات تھی بھی بہت لعنت اور ملامت ابوسفیانؑ کو کی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صیاری لشکر کشی کی مکے پر فرمائی اور خبریں بند کر دیں کہ قریش کو آپ کے عزم کی خبر نہ پانچ اوسکے سر پر جا پونچیں حاطبؓ بن ابی بلتعہ نے ایک قریش کو خط لکھا اور آپ کے عزم کا حال دین میں تحریر کیا اور ایک عورت کو دیا کہ چپکے سے لیکے مکے کو روانہ ہوئی اس وقت علیؑ نے اس حال سے آپ کو مطلع فرمایا آپ نے حضرت علیؑ اور زبیرؓ اور مقداد رضی اللہ عنہم کو بلا کر فرمایا کہ چھپٹ کے مکے کی راہ پر روضہ خاخ تک جاؤ وہاں ایک عورت مع خط کے جاتی ہو اوسے لے آؤ یہ قینون صاحب گھوڑا دوڑاتے روضہ خاخ تک کہ ایک جگہ مکے کی راہ میں ہو پونچے وہاں ایک عورت ملی تلاشی میں اوسکے پاس کوئی خط نہ نکلا حضرت علیؑ نے تلوار نکال کر اوس عورت کو دھمکایا اور کہا کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جھوٹے خبر تو نہیں دی ہو خط تیرے پاس بیشک ہو اگر تو مجھے دے گی تو میں تجھے ننگا کر دوں گا تب اوس نے سر کے بالوں کے جوڑو میں سے خط نکال کے دیا حضور اقدسؐ میں نے آئے اوس خط میں لکھا تھا بنام سردار ابن قریش کہ جناب صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر جبار تم پر آئے ہیں اور اگر وہ تمہا بھی تم پر قصد کریں تو خدا تعالیٰ

فیض خط کا

مجاہد

دعا حاطب کا

فارس بن ابی ہریرہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

اور کو تم پر غالب کرے تم اپنی فکر کو آپے حاطب کو بلا کے حال پوچھا اور انھوں نے
 اقرار کیا اور کہا کہ میں نے یہ کام برا اور تہاد نہیں کیا بلکہ وجہ اسکی یہ ہے کہ اور سب
 مہاجرین کی کے میں ایسی قرابت ہو چکی جہت سے قریش اور مکے وہاں کے وہاں
 کے اقارب اور عیال و اطفال کی محافظت کرینگے اور میں ذات قریش میں سے
 نہیں ہوں جس سے وہ میرے عیال و اموال کی محافظت کریں اور یہ میں جانتا
 ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح دیگا میرے اس گلے سے کچھ ضرر نہ ہوگا آپے فرمایا سچ
 کہتا ہی حضرت عمرؓ نے کہا اجازت ہو تو اس منافق کی گردن ماروں آپ نے فرمایا
 کہ اے عمر یہ اہل بدر سے ہی اور تم نہیں جانتے ہو اے عمر کہ اللہ تعالیٰ نے ایک توجہ خاص
 کی اہل بدر پر اور انھیں کہا اَلَا تَعْلَمُوْا اَمَّا سَيَنْشَقُّكُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَمِنْ جُنُوْهِكُمْ
 جی میں آؤے کہ وہ میں نے تمھیں بخش دیا یہ سب حضرت عمرؓ پر رقت طاری ہوئی
 رونے لگے اور کہا کہ خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہی اور آپے حاطب بن ابی
 کو رخصت کر دیا کچھ سزا نہ دی حال اپنے مع لشکر مہاجرین و انصار و دیگر قبائل
 عرب کے کوچ فرمایا بارہ ہزار آدمی لشکر ظفر پیکر میں تھے اور کوچ کوچ روئے
 ہوئے راہ میں حضرت عباسؓ سے ملے کہ ہجرت کیے ہوئے آتے تھے جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عباسؓ کی ہجرت آخری ہی جیسے میری نبوت آخری
 ہی اور حضرت عباسؓ سے آپ نے فرمایا کہ سہاب مدینے کو بھیج دو اور تم ساتھ
 چلو جب قریب مکے کے پونچے منزل مزاظھر ان میں آپ نے ارشاد کیا رات
 میں کہ ہر آدمی اپنے خیمے کے آگے آگ روشن کرے عرب کا دستور تھا الشکر
 میں آگ روشن کیا کرتے تھے موافق اوسکے آپ نے یہ حکم دیا حضرت عباسؓ سے
 یہ خیال کیا کہ اگر ایک بارگی یہ شکر کے پر پہنچ جائے گا قریش سب تباہ ہو جائے
 لشکر سے ٹکرجات کہ روانہ ہوئے کہ کوئی اگر مجاہدے تو زبانی اوسکی قریش کو

لے کر انی بخاری میں
 فصل میں تیسواں درجہ کے مکملین

لے کر انی بخاری میں
 فصل میں تیسواں درجہ کے مکملین

کہلا بھیجیں کہ اپنے بچاؤ کے واسطے کچھ صورت کر لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحیم ہیں اگر بقرع و نیاز مندی پیش آوین گے آپ رحم فرماوین گے اودھر سے ابوسفیان اور حاتم بن حزام اور بیدل بن ورقاؤس طرف کو آئے تھے مکے کے لوگوں نے خبریں دریافت کرنے کو بھیجا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لشکر کشی کا اونھیں خوف تھا مگر کچھ حال معلوم نہ تھا جب پشتہ مر الظہرائق چڑھے آگ کی روشنی دیکھ کے متحیر ہوئے آپس میں گفتگو کرتے بدلتے کہا کہ قبیلہ خزاعہ کی آگ ہی ابوسفیان نے کہا اونکی جماعت اتنی نہیں ہے کہ اتنی آگ اونکے لشکر کی ہو حضرت عباس وہاں پہنچے اور اونکی باتیں سنیں اور ابوسفیان کی آواز پہچان کے اوسکو پکارا اور اوسنے اونکو پہچانا اور حال پوچھا حضرت عباس نے حال کہا بلکہ اوسے اپنے ساتھ لشکر میں لے گئے ابوسفیان کو حضرت حمزہؓ نے دیکھ کر جا کہ اوسے قتل کریں حضرت عباس نے کہا کہ میں نے امان دی ہے حضرت عمرؓ چھپے کہ حضور اقدسؐ سے اجازت قتل ابوسفیان کی لے لیں حضرت عباس ابوسفیان کو لیکے پہلے پہنچے حضرت عمرؓ نے حضور میں پہنچنے کے عرض کیا کہ یہ دشمن خدا ابوسفیان بے ایمان اور کافرانہ آتا ہی حکم ہو تو لا سکی گردن ماروں حضرت عباس نے کہا کہ میں نے امان دی ہے حضرت عباس اور حضرت عمرؓ میں سبب میں گفتگو ہونے لگی آپ نے دونوں کو روک دیا اور حضرت عباس سے کہا کہ ابوسفیان کو لیکے اپنے خیمے میں رکھو صبح لے آؤ صبح کو حضرت عباس ابوسفیان کو حور اقدس میں لے گئے آپ باخلاص پیش آئے اور فرمایا کہ افسوس ابوسفیان اب تک تو نہیں اعتقاد کرتا کہ سوا خدا کے اور کوئی لائق پرستش کے نہیں ابوسفیان نے کہا میرے ما باپ آپ پر خدا ہوں آپ بڑے رحیم اور کریم ہیں باوصف میری لسی عداوت کے ایسی مہربانی فرماتے ہیں واقعی سوا خدا کے اور کوئی نہیں نہیں تو ہماری مدد کرنا آپ نے فرمایا کہ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تو میری تصدیق کرے پیغمبری کی توفیق نے تامل کر حضرت عباس نے کہا کہ اب تامل کا وقت نہیں ایمان لاؤ نہیں تو ہم آگ

بنی لوی دیباہوں
کے لئے سوا کوئی بیوی
نہیں اور بنی لوی
کو خدا سے سزا ملے گی

ابھی تمہارا سر کاٹے گا ابوسفیان نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ بعد ازیں آپ سے ابوسفیان رخصت ہو کے روانہ ہوا حضرت عباس نے عرض کیا کہ مجھے خوف ہی کہیں ابوسفیان کے مین جا کے مرد نہ ہو جائے آپ اسے جانے نہ دیجیے اور سب شکر اوسکو دکھایا جائے کہ ہیبت اسلام کی اوسکے دل میں سما جائے آپ نے فرمایا کہ بہتر ہی ابوسفیان کو ٹھہرا لو اور سارے لشکر کو اسے دکھاؤ حضرت عباس نے ابوسفیان کو پیچھے اوسکے جا کے بلایا اور اسے لیکے ایسی جگہ جا بیٹھے جہاں سے سب لشکر کا مرد رہا ابوسفیان کے سامنے رسالے سواروں کے اور غول پیدلوں کے الگ الگ ساتھ اپنے امیروں کے بکھنے لگے ابوسفیان کی آنکھیں کھل گئیں حضرت عباس سے کہنے لگا کہ تمہارے بھتیجے بڑے بادشاہ ہو گئے حضرت عباس نے کہا بیغمیری ہی یا بادشاہی عرض کہ ابوسفیان نے سب شکر دیکھا حضرت عباس نے بوقت اسلام ابوسفیان کے حضور اقدس میں عرض کیا تھا کہ ابوسفیان اپنی نمود اور ظہور سرداری کو بہت دوست رکھتا ہے کچھ اوسکے لیے ایسی بات ارشاد ہو جائے جس میں اوسکا فخر ہو آپ نے فرمایا مَجِیْ دَخَلَ دَارَ اَبِي سُوْفْيَانَ فَهُوَ اَعْرَجٌ یعنی جو داخل ہوا ابوسفیان کے گھر اسے امان ہی اور آپ نے فرمایا جو مسجد حرام میں داخل ہوا اسے امان ہی جو ہتھیار ڈال دے اسے امان ہی اور جو دروازہ اپنا بند کر لے اسے امان ہی بعد ازیں سوکب ہمایوں داخل مکہ ہوا اور آپ نے فرمایا کہ جب تک کوئی لڑائی تم سے نہ کرے قتال نہ کرو ایک جانب سے عکرمہ بن ابی حمل اور صفوان بن امیہ کچھ جماعت لیکر مقابل ہوئے اوس جانب لشکر حضرت خالد بن ولید کا تھا اوتھوں نے اوس سے قتال کیا لڑائی سخت ہوئی مسلمانوں نے مار مار تے قریب دروازہ مسجد حرام تک کا فوٹو کو پونچھ یا جو بیس آدمی کا فوٹو مین سے بیس بنی بکر کے اور چار ہزہ نبل کے مارے گئے اور دو مسلمان شہید ہوئے

حال ایک مسلمان عکرمہ کے ہاتھ سے شہید ہوا آپ نے یہ خبر سنا کر قسم فرمایا اصحاب کو تعجب ہوا آپ نے وجہ قسم یہ ارشاد فرمائی کہ قاتل اور مقتول کو دیکھا ساتھ بہشت میں چلے جاتے ہیں اس سے سامعین کا تعجب اور زیادہ ہوا اس واسطے کہ عکرمہ کافر تھا اور کافر کا بہشت میں جانا محال اور عکرمہ کا مسلمان ہو جانا بہت دشوار جلتے تھے مگر آپ کی پیشین گوئی کے مطابق واقع ہوا کہ عکرمہ بعد ازین مسلمان ہو گیا چنانچہ آگے اسکا ذکر مشرح آویگا حال ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے حضور اقدس میں ہتھکڑا ہوا کہ خالد بن ولید کو قتل کیے ڈالتے ہیں آپ نے ایک آدمی بھیجا کہ خالد سے کہدے اِرْقِعْ عَنْهُمْ الشَّيْفَ تلواریں قریش سے لوٹھا لو اوسنے جا کے کہا ضَعِ قِيَتَهُمُ الشَّيْفَ یعنی تلواریں قریش میں رکھو خالد رضی اللہ عنہ نے اور بھی قتل میں گرمی کی بیان تاکہ شتر آدمی کو قتل ہوئے آپ نے خالد پر ثواب کیا اور سبب نمائے حکم کا پوچھا خالد نے عرض کیا کہ مجھے حکم نہ تھا کانہیں پوچھا بلکہ قتل کا پوچھا تھا آپ نے اوس شخص حکم لیجائے ولے سے پوچھا اوس نے کہا کہ راہ میں ایک شخص مہیب راسمان پر پائون زمین میں مجھے ملا اور اسکا ہاتھ میں ایک حربہ تھا اوس نے مجھ سے کہا تو یوں کہدے ضَعِ قِيَتَهُمُ الشَّيْفَ یعنی قریش پر شمشیر زنی کرو نہیں تو میں سمجھے اس حربے سے قتل کروں گا مجھ پر ایسا زعم غالب ہوا کہ سو اس ت کے کچھ کہہ سکنا معلوم ہوا کہ شخص مہیب فرشتہ تھا اور منظور جناب ایزدی یہ تھا شتر آدمی مقتولان احد کے برابر قتل ہو جاوین اسلئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز احد جبکہ حضرت حمزہ چچا آپ کے شہید ہوئے تھے کہا تھا کہ میں اگر قریش پر قابو پاؤں گا شتر آدمی اون میں سے قتل کروں گا سو خدا تعالیٰ نے آپ کی بات کو سچا کر دیا یہ قصہ روضۃ الاحباب اور معارج النبوة میں ہے حال ابوقت داخل ہونے کے آپ نے بنظر تواضع جناب ایزدی سر مبارک بہت جھکا دیا

جہ

جہ

یہاں تک کہ کجائی سے ریش مبارک لگ گئی یہ خیال کر کے کہ مکے سے کس طرح سے نکلتے
اتفاق ہوا تھا اور کس عظمت اور شوکت سے رب العزۃ نے داخل کیا اور ایک ہی
میں ہی کہ آپ نے پالان پر ہی سجن کیا حال کے میں پہونچے اُتھانی بنت ابی طالب
کے گھر میں جا کے غسل آپ نے فرمایا اور آٹھ رکعتیں چاشت کی نماز کی پڑھیں
اُتھانی نے عرض کیا کہ میرا بھائی علی فلا نے کو قتل کیا چاہتا ہی اور سینے کو
امان دی ہی وہ حضرت امہانی کے شوہر کے اقارب میں سے تھا آپ نے فرمایا
جسے تم نے امان دی اوسے میں نے بھی امان دی حال بڑے بڑے دربار
قریش شہر کے شہر چھوڑ کے بھاگ گئے اور جو حاضر ہوئے اونکا قصور معاف ہوا
اور آپ نے جان بخشی کی اون سے آپ نے پوچھا کہ تمہارا جمہ سے کیا لگان ہی میں تمہارے
ساتھ کیا کرونگا اونھوں نے کہا کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ بڑا در کریم ہیں ہمارے
مالک ہوئے ہیں ہم پر رحم فرماؤینگے آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے حق میں نہ
کہتا ہوں جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا لَا تَزَيِّبْ
عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ ط يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ یعنی تم پر آج کچھ
طاقت نہیں بخشے تمہیں اللہ تعالیٰ اور وہ زیادہ رحم کرے گا لا ہی سب رحم کرے گا
حال گرد خانہ کعبہ کے مشرکین نے تین سو ساٹھ بت رکھے تھے اور بانوؤں
سیسے سے جمادے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت وہاں تشریف لے گئے
ایک لکڑی آپ کے ہاتھ میں تھی آپ یہ آیت پڑھتے تھے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ
الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا یعنی آیا حق اور مٹا باطل بیشک باطل
ہی مٹنے والا اور لکڑی سے آپ بتوں کی طرف اشارہ کرتے تھے سو جسکے
مُنہ کی طرف اشارہ فرماتے تھے وہ بت چت گر پڑتا تھا اور جسکی پشت کی طرف
آپ اشارہ فرماتے تھے وہ اونڈھا گر پڑتا تھا اس طرح سب بت اوکھڑا کھڑ

کے گر پڑے اور تصویرین جو دیوار کعبہ پر کھینچیں تھیں اوسکو آپ نے چاہ زمزم سے پانی منگوا کے دھلوا ڈالا اون میں حضرت ابوسعیم اور حضرت سہیل کی صورتیں جو تھیں اون کے ہاتھوں میں تیر قمار کے بنا دیے تھے آپ نے فرمایا کہ میں نے خوب جانتے ہیں کہ ان دونوں پیغمبروں سے یہ کبھی کام نہیں کیا براہ شرارت اوسکے ہاتھوں میں تیر قمار کی صورت بنا دی تھی ف یہ جو مشہور ہے کہ اونچے بتوں کے اوتار نے کے لیے حضرت علی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوش مبارک پر چڑھایا حضرت علی نے عرض کیا تھا کہ آپ میرے کندھوں پر سوار ہوں فرمایا کہ تم باریوت نہ اٹھاسکو گے اور میں بار ولایت اٹھا لوں گا سوشاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں لکھا ہے کہ جب بت اشارے سے گر پڑے تو اس بات کی کیا حاجت تھی اور شاید یہ امر اندر کعبے کے بتوں میں واقع ہوا ہو حال گیارہ مرد اور چھ عورتوں کا خون آپ نے ہر فرمایا تھا یعنی جہان پاؤ مار ڈالو مرد تو یہ ہیں عکرمہ بن ابی جمل صفوان بن امیہ اور وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہما عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کعب بن زہیر اور مبارک بن اسود اور عبد اللہ بن زبیری و عبد العزی بن خطیل اور قیس بن صلیب اور حارث بن ملاطلہ اور حویرث بن نقید یہ چار بچھلے قتل ہوئے باقی سب اسلام لائے اور محفوظ رہے اور عورتیں ایک ہند تھی زوجہ ابوسفیان اور قریشا اور قریبہ اور ارباب اور سارہ اور ام سعدیہ چاروں بچھلی قتل ہوئیں حال عبدالعزی بن خطیل اگر کعبے کے پردوں سے لپٹ گیا لوگوں نے حضور اقدس میں یہ حال عرض کیا آپ نے فرمایا وہیں ارڈالو چانچ قتل کر ڈالا اللہ جل جلالہ نے اوسدن حرم میں اجازت قتل کی آپ کو دی تھی لہذا آپ نے وہیں قتل کرنے کا حکم دیا او وہ پہلے مینے میں آ کے مسلمان ہو گیا تھا آپ نے اوسکا نام عبداللہ رکھا تھا پہلے عبدالعزی تھا آپ نے ایک قبیلہ کی زکوٰۃ لینے کو اور

میں نے فرمایا کہ میں نے اوسکو آپ نے چاہ زمزم سے پانی منگوا کے دھلوا ڈالا اون میں حضرت ابوسعیم اور حضرت سہیل کی صورتیں جو تھیں اون کے ہاتھوں میں تیر قمار کے بنا دیے تھے آپ نے فرمایا کہ میں نے خوب جانتے ہیں کہ ان دونوں پیغمبروں سے یہ کبھی کام نہیں کیا براہ شرارت اوسکے ہاتھوں میں تیر قمار کی صورت بنا دی تھی ف یہ جو مشہور ہے کہ اونچے بتوں کے اوتار نے کے لیے حضرت علی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوش مبارک پر چڑھایا حضرت علی نے عرض کیا تھا کہ آپ میرے کندھوں پر سوار ہوں فرمایا کہ تم باریوت نہ اٹھاسکو گے اور میں بار ولایت اٹھا لوں گا سوشاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں لکھا ہے کہ جب بت اشارے سے گر پڑے تو اس بات کی کیا حاجت تھی اور شاید یہ امر اندر کعبے کے بتوں میں واقع ہوا ہو حال گیارہ مرد اور چھ عورتوں کا خون آپ نے ہر فرمایا تھا یعنی جہان پاؤ مار ڈالو مرد تو یہ ہیں عکرمہ بن ابی جمل صفوان بن امیہ اور وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہما عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کعب بن زہیر اور مبارک بن اسود اور عبد اللہ بن زبیری و عبد العزی بن خطیل اور قیس بن صلیب اور حارث بن ملاطلہ اور حویرث بن نقید یہ چار بچھلے قتل ہوئے باقی سب اسلام لائے اور محفوظ رہے اور عورتیں ایک ہند تھی زوجہ ابوسفیان اور قریشا اور قریبہ اور ارباب اور سارہ اور ام سعدیہ چاروں بچھلی قتل ہوئیں حال عبدالعزی بن خطیل اگر کعبے کے پردوں سے لپٹ گیا لوگوں نے حضور اقدس میں یہ حال عرض کیا آپ نے فرمایا وہیں ارڈالو چانچ قتل کر ڈالا اللہ جل جلالہ نے اوسدن حرم میں اجازت قتل کی آپ کو دی تھی لہذا آپ نے وہیں قتل کرنے کا حکم دیا او وہ پہلے مینے میں آ کے مسلمان ہو گیا تھا آپ نے اوسکا نام عبداللہ رکھا تھا پہلے عبدالعزی تھا آپ نے ایک قبیلہ کی زکوٰۃ لینے کو اور

بھیجا تھا اوس سفر میں اوسنے اپنے خدنگار کو کہ کھانا پکائے میں اوسنے دیر کی تھی
 مارڈالا پھر اس ڈر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قصاص میں اوسے قتل کرینگے
 رہنے کو گھیا اور زکوٰۃ کا مال لیکے مرتد ہو کے مکے کو چلا گیا سو آپ نے اوسکا
 خون ہر کیا تھا کہ مار گیا حال مقیس بن صباہ کا یہ جرم تھا کہ اوسکے بھائی
 ہشام کو ایک انصاری نے مشرک جان کے قتل کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے دیت دلوادی مقیس نے بعد لینے دیت کے انصاری کو قتل کیا اور مرتد
 ہو کے بھاگ گیا روز فتح ایک گوشے میں اور مشرکوں کے ساتھ مکے میں رہا
 بی رہا تھا نمیلہ بن عبد اللہ لیشی کو خبر ہوئی اونھوں نے اوسے قتل کیا حال
 حارث بن طلحہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا میں دیتا تھا حضرت علی
 نے اوسے قتل کیا حال جوئیٹ بن نقید کو بھی حضرت علی نے قتل کیا گھر میں
 بیٹھ رہا تھا حضرت علی اوسکے دروازے پر اوسکی تلاش کے لیے گئے گھر میں سے
 کہا کہ جنگل کو گیا ہی حضرت علی وہاں سے چلے آئے تب وہ گھر سے نکلا حضرت علی کو
 مل گیا اونھوں نے قتل کیا اور وہ شاعر تھا بھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کرا
 اسلئے خون اوسکا ہر ہوا تھا حال عکرمہ بن ابی ہبل کا یہ حال ہوا کہ وہ مکے
 سے بھاگ گیا ام حیل اوسکی جوڑو مسلمان ہو گئی اور اوس نے حضور اقدس میں
 عرض کیا کہ عکرمہ کو امان ملے آپ نے عکرمہ کو امان دی اور ام حیل نے جا کر
 عکرمہ سے کہہ جہاد پر چڑھ کے ارادہ بھاگ جانے کا رکھتا تھا حال بیان کیا اوس
 کمال تعجب کیا باوصف اپنی ایسی عداوت کے امان کو محال سمجھتا تھا اوس نے کہا
 کہ میں ایسی ایذا میں آپ کو دیتا رہا اسپر بھی مجھے امان دی ام حیل نے کہا کہ آپ
 ایسے کریم اور رحیم ہیں کہ تعریف آپ کی نہیں ہو سکتی عکرمہ ام حیل کے ساتھ ہوا
 راہ میں عکرمہ نے ام حیل سے ارادہ مباشرت کا کیا ام حیل نے ٹھانا اور کہا کہ تو

صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسے قتل کیا
 تصدیق صحابی کو انی فانکرم
 منہ زکوٰۃ الدار علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسے قتل کیا
 یہ لفظ تصدیق بن شیبہ بن
 وقان بن ابی صغیر نے اچانک

بیان حال عکرمہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسے قتل کیا
 مسکن کانہ
 مسکن کانہ
 مسکن کانہ
 مسکن کانہ
 مسکن کانہ

مشرک ہی جب تک مسلمان نہ ہو تب تک سے صحبت حلال نہیں عکرمہ نے حضور میں اگر برا تعجب
 عرض کیا کہ یہ عورت کہتی ہو کہ آپ نے مجھے امان دی ہو آپ نے کہا کہ سچ کہتی ہی
 میں نے مجھے امان دی ہو عکرمہ نے کہا کہ اتنا علم سوائے پیغمبر کے دوسرے نہیں سیکھا
 اور اوسی وقت مسلمان ہو گیا پھر حضرت عکرمہ کمال مقبول ہوئے لکھا ہی کہ قرآن مجید
 دیکھ کے اونہیں حالت و جذبات تھی کہنے لگتے تھے هَذَا كِتَابُ رَبِّي هَذَا كِتَابُ رَبِّي
 اور حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارہ لشکر اپنی ابتداء خلافت میں واسطہ
 دفع فتنہ مرتدین اور قتال کفار کے جو امور کیے تھے اون میں ایک لشکر کے سردار
 عکرمہ بھی تھے اور اوسی عہد میں جنگ اجنادین میں شہید ہوئے حال صفوان بن امیہ
 کو آپ نے مہلت دی یہاں تک کہ غزوہ حنین واقع ہوا اوسکے لیے آپ نے پچھتر ہین
 صفوان سے بطور عاریت لین اور بعد فتح حنین کے کہ غنیمت بہت اہل اسلام کے ہاتھ
 آئی تھی اور ایک پہاڑ سا راغنیمت کی بھیڑوں اور بکریوں اور دنبوں سے
 بھرا ہوا تھا صفوان بن امیہ نے دیکھ کے تعجب کیا اور کہا کیا بہت سواشی ہیں آپ نے
 فرمایا کہ یہ سب کی سب میں تمہیں بہہ کین اوسی وقت صفوان مسلمان ہو گئے اور کہا
 کہ اتنی سخاوت سوائے نبی کے دوسرے نہیں ہو سکتی حال وحشی الحبارگی لگے
 مسلمان ہو گیا اور تصور اوسکا معاف ہو گیا اور بعضے مورخین نے لکھا ہی کہ اوس
 مہلت لی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلَى
 اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ
 هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ تو کہہ اے بندو میرے جنہوں نے ظلم کیا ہی اپنی جانوں
 پرست نا امید ہو رحمت خدا سے بیشک اللہ بخشتا ہی سب گناہوں کو وہی ہیڑا
 بخشنے والا نہایت مہربان تب وحشی مسلمان ہوا اور حالت اسلام میں اوسکے ہاتھ سے
 یہ بہت اچھا کام ہوا کہ میلہ کذاب جس نے جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کیا تھا عہد ابو بکر صدیق

۴۰
 صفحہ

بیان

آن اسلام علیہ
عبد بن ابی سہل کا

نہ نفر

میں اوسکے ہاتھ سے مارا گیا حال عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کا قصور یہ تھا کہ وہ کاتب وحی تھا کبھی آخر آیات میں اس جنس کے کلمے میں جیسے **وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ** یا **اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ** ہی اوس نے تغیر و تبدل کی اور کبھی قبل اسکے کہ آپ شاد کریں اس جنس کا کلمہ اوسکی زبان پر گزر گیا آپ نے فرمایا کہ یہی لکھ لو اوس نے لوگوں میں کننا شروع کیا کہ محمد کو خبر نہیں ہوتی میں جو چاہتا ہوں لکھ دیتا ہوں اور مجھ پر بھی آتی ہی اور مرتد ہونے کے بھاگ گیا ف علی امور میں تجربے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شاگرد اور سامعین کے دل پر ہستا ذیاء عالم کے افانے کا اکثر عکس پڑتا ہے کہ قبل بتانے کے ایک بات جو ہستا ذیاء عالم کو بتانی منظور ہوتی ہی شاگرد دیا سامع کے دل میں آجاتی ہی سو یہ معاملہ ابن سعد کا کہ بعض کلمات اوس کی زبان پر جاری ہو گئے اسی طرح کا تھا مگر شیطان نے اوسے گمراہ کیا کہ وہ مرتد ہو گیا اور وہ رضاعی بھائی حضرت عثمانؓ کا تھا حضرت عثمانؓ اوسے اپنے ساتھ حضور اقدس میں لے آئے اور بمبالغہ تمام اوسکی سفارش کی کہ قصور اوسکا معاف ہوا اور سلام اوسکا قبول ہوا بعد ازیں جب وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا مارے شرم زمانہ ارتداد کے بھاگ جاتا تھا حضرت عثمانؓ رض نے یہ حال حضور اقدس میں عرض کیا اپنے فرمایا شرماءے نہیں رو برو آیا کرے حضرت عثمانؓ کے عہد میں افریقیہ انھیں عبداللہ بن ابی سرح کے ہاتھ پر فتح ہوا وہ حاکم مصر تھے اور بعد شہادت حضرت عثمانؓ کے وسط پنجے کے مسلمان کے خون سے کسی طرف شریک نہوئے حال کعب بن زہیر کا قصور یہ تھا کہ اوس نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کی تھی پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سن کے اپنے بھائی کو واسطے دریافت حال کے بھیجا تھا وہ آ کے بسبب سابقہ معرفت کے حضرت ابو بکر صدیق سے ملا اور اوسکی ہدایت سے حضور اقدس میں حاضر ہوا کہ مسلمان ہو گیا کعب کو یہ بات ناگوار ہوئی

بیان اسلام علیہ
عبد بن ابی سہل کا
نہ نفر

کہ بغیر میرے شہر کے کیوں سلمان ہو گیا اور کچھ اشعار لکھ بھیجے اون میں ایک بیت یہ تھا
شعر سَقَاكَ أَبُو بَكْرٍ بِكَائِسٍ رَدِيَةٍ ۞ فَأَنْهَكَ الْمَأْمُورُ مِنْهَا وَعَلَّكَ ۞
 پلایا تجھے ابو بکر نے بڑا پیالہ پھر سیراب کیا تجھے مامور نے اوس سے اور کر دیا مامور مجاہد
 میں اوس شخص کو کہتے ہیں جسے جن سے رابطہ ہو اور جن کا امر اوسے پہنچے یہ کہ یہ کیا
 تھا اوس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہجوین بھی اوس نے کئی تھیں ایسے خون
 اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر فرمایا تھا بفتح کے کے ہاتھ نہ آیا جب آپ
 مدینے میں رونق افروز ہوئے بقصد مدینہ روانہ ہوا دن کو چھپ رہتا رات کو چلتا
 آپ مسجد شریف میں تشریف رکھتے تھے ایجاہرگی مسجد کے دروازے پر اوٹنی بٹھا کر
 اوس نے کہا میں کعب بن زہیر ہوں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ
 مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ اور حضور میں حاضر ہو کر قصیدہ بانٹ سعاد جنت میں لکھا تھا سنا یا
 آپ خوش ہوئے اور ردائے مبارک صلے میں عنایت فرمائی قصید کے اس شعر میں
اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَيْفٌ يَّسْتَضَاءُ بِهٖ ۞ مَّحَمَّدٌ مِّنْ سَيُوفِ الْهِنْدِ مَسْئُوْلٌ ۞
 آپ نے اصلاح فرمائی سیف کی جاگہ نور کر دیا اور سیوف الہند کی جاگہ سیوف اللہ
 کر دیا اور آپ نے کعب سے پوچھا کہ یہ شعر تیرا ہی ہے شعر **سَقَاكَ أَبُو بَكْرٍ بِكَائِسٍ رَدِيَةٍ ۞**
فَأَنْهَكَ الْمَأْمُورُ مِنْهَا وَعَلَّكَ ۞ اوس نے براہ ذہانت دو حرف اوس
 شعر میں اسے بدل دیے جس وہ شعر جو کازہ بلکس کا ہو گیا کہا میں نے ردیال
 سے نہیں کہا ہے بلکہ واوسے کہا ہے یعنی خوش گوار اور مامور نہیں کہا ہے بلکہ مامون
 کہا ہے یعنی وہ شخص کہ امانت دار ہیں خدا کی وحی میں آپ کعب کی حاضر جوابی اور
 جودت ذہن سے بہت راضی ہوئے منقول ہو کہ حضرت معاویہ نے اپنے ایام خلافت
 میں دس ہزار دینار کعب کو ردائے مبارک کی قیمت کے دیتے تھے اونہوں نے نہ بھی
 باور کہا ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میں ہرگز نہ بیچوں گا بعد وفات اوس کے اولاد کے

امیر معاویہ نے بیس ہزار کور دے مبارک خرید لی حال ہمار بن اسود کا یہ جرم تھا کہ جب بی بی زینب صاحبزادی کو اون کے شوہر ابو العاص نے مجبوراً عدسے کے کسے سے مرے کو ہوج میں بٹھلا کر ساتھ ابو رافع اور مسلمہ بن اسلم کے کہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اون کے لینے کو گئے تھے روانہ کیا ہمار نے ساتھ چند اوباش قریش کے راہ میں پہونچ کے ایک نیزہ بی بی زینب کے مارا وہ ایک پتھر پر گر پڑیں اور حمل اون کا قحط ہوا اور وہ بیمار ہو کے اسی صدمے سے مر گئیں اس لیے آپ نے اس کا خون ہر کیا تھا ایم فتح میں مکہ میں غلام بعد مراجعت حضور اقدس کے پہونچ آپ ایک دن اصحاب میں بیٹھے تھے کہ یکبارگی ہمار نے اُن کے چلا کے کہا کہ میں مقربا سلام آیا ہوں اور سلمان ہو گیا اور آپ نے اس کا قصور معاف فرمایا حال ہند عورتوں میں شامل ہو کے اُن کے سلمان ہو گئی اور اس نے عرض کیا کہ میرا یہ حال تھا کہ سب زیادہ آپ کو دشمن رکھتی تھی اب میں سب زیادہ آپ کو دوست رکھتی ہوں آپ نے فرمایا اور بھی محبت زیادہ ہو جائیگی اور ہند نے گھر میں جا کے جتنے بت تھے توڑ ڈالے اور کہا کہ میں تمہارے فریب میں تھی اور حضور اقدس میں دو بکری کے بچے کو بطور ہدیہ بھیجے اور عذر کھلا بھیجا کہ میرے پاس بکریاں کم ہیں آپ نے اس کی بکریوں کے لیے دعائے برکت کی کی بکریاں اس کی بہت زیادہ ہو گئیں ہند کہتی تھی کہ یہ برکت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو حال قریبہ اور قریبہ دونوں لوڈیاں ابن خطل اور اربن مولات یعنی لونڈی آزاد کی ہوئی اس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گایا کرتی تھیں اس لیے خون اون کا ہر ہوا قریبہ بھاگ گئی تھی لوگوں نے اس کے لیے امان آپ سے مانگ لی وہ چار ہو کے سلمان ہو گئی اور قریبہ اور اربن ماری گئیں اور ساری بنی مطلب کی مولاتی وہ حضرت علی کے ہاتھ سے قتل ہوئی اور آرام سعد کا حال اتنا ہی لکھا ہی کہ وہ بھی ماری گئی کچھ خال اس کا کہ کون تھی اور کیا اس کا جرم تھا اور کس نے اسے قتل کیا نہیں لکھا حال ایام رونق افروزی کے میں آپ نے ایک دن کعبہ منظر کے اندر داخل ہونے کا قصد کیا

بیان اسلام ہمار بن اسود کا

لے ہمار بن اسود کا قتل ہوا اور اس کا قتل کرانی کے لکھا ہے

بیان اسلام ہمار بن اسود کا

بیان اسلام ہمار بن اسود کا

لے کرانی کے لکھا ہے

عثمان بن طلحہ سے کنجی طلب کی وہ لے آئے آپ کعبہ میں داخل ہوئے حضرت عباسؓ نے درخواست کی کہ سقایہ حاجیوں کا مجھ سے متعلق ہو کنجی بھی مجھے عنایت ہو حضرت علیؓ نے بھی درخواست کنجی کی کی خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی **إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا** خدا تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ ادا کرو امانتیں امانت والوں کو آپ نے کنجی عثمانؓ کو دی اور فرمایا لو ہمیشہ کے لیے نہ لیگا کوئی تم سے مگر ظالم مطابق اس پیشین گوئی کے کنجی خانہ کعبہ کی خازن عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ میں اب تک چلی آئی عثمان کی اولاد تھی انھوں نے کنجی اپنے بھائی شیبہ کو بوقت وفات دی شیبہ کی اولاد میں وہ کنجی رہی لہذا صاحب مفتاح شبی کہلاتا ہے اور آپ نے عثمان کو اس وقت وہ قصہ یاد دلایا کہ قبل ہجرت آپ نے ایک مرتبہ عثمان سے کعبہ کے کھولنے کو کہا اسے نہ مانا تھا آپ نے فرمایا کہ ایک دن کنجی میرے ہاتھ میں ہوگی جسے چاہوں گا دوں گا عثمان نے کہا کہ اوس دن قریش بہت ذلیل ہو جائیں گے جو ایسی بات ہوگی آپ نے فرمایا نہیں بلکہ قریش کو اوس دن بڑی عزت حاصل ہوگی سو مطابق اس پیشین گوئی کے فتح

فصل چوبیسویں غزوہ حنین کے بیان میں

بعد فتح مکہ کے غزوہ حنین ہوا حنین ایک جگہ کا نام ہے نواح طائف میں آپ وہاں کے کفار پر کہ بقصد جنگ جمع ہوئے مکہ کے تھے لشکر لیگئے بارہ ہزار آدمی لشکر ہمایوں میں تھے جب کفار مجتمع ہوئے سب ہواشی و سامان لیکے مکہ کے کسی نے یہ بات حضرت اعلیٰ میں عرض کی تھی آپ نے فرمایا سب غنیمت ہوگی مسلمانوں کی انشاء اللہ تعالیٰ ہو یہاں ہوا سردار کفار کا عوف بن مالک تھا اول جنگ میں مقابلہ ہوتے ہی مسلمان تنگ جگہ میں تھے اور قبیلہ ہوازن نے کہ کفار مقابلین تھے بی طرح تیر برسائے اکثر لوگوں کے پائوں اٹھ گئے آپ بغلہ شہنا یعنی دلدل پر سوار تھے اسے آپ نے آگے بڑھایا اور آپ بطور رجز کے یہ فرماتے تھے **أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَتَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنْ نَبِيٍّ**

میں

میں

میں

میں

/

مرغ نے اگے چوچ اوس میں ماری اور دودھ گرا دیا آپ نے حضرت ابو بکر صدیق سے بیان کیا اونھوں نے اوسکی تعبیر میں یہ عرض کیا کہ یہ قلعہ ابھی فتح نہ ہوگا آپ نے فرمایا درست ہو اور آپ اوس قلعے پر سے اوٹھ آئے بعد ازیں وہ قلعہ خود بخود فتح ہو گیا اور عوف بن مالک آکے مسلمان ہو گیا اور سارے ہوازن مسلمان ہو گئے اور عوف کو اپنے امیر کیا اوس نے مقابلہ کر کے ثقیف کو بھی مسلمان کیا حال غنائم حنین وغیرہ سے اپنے نو مسلمانان قریش کو بہت کچھ دیا بعضے نو جوانان انصار کہ حقیقت امر کو نہیں سمجھتے تھے اس باب میں گفتگو کرنے لگے کہ اموال غنائم قریش کو ملے ہیں اور اب تک ہماری تلواریں قریش کے خون سے ٹپکتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی آپ نے سب انصار کو ایک جگہ میں جمع کیا اور اونسے کہا تمھاری یہ باتیں مجھے پہنچی ہیں اونھوں نے عرض کیا کہ ہم میں سمجھ والوں نے تو ایسی بات نہیں کہی نو جوان نو عمروں نے البتہ کچھ کچھ کہا ہی آپ نے اپنے احسانات اور ہر شمار کیے کہ میں نے تمھیں ہدایت کی اور شرک سے نکال کر طریق حق پر لایا اور لائق دخول جنت کے کیا اور تمھیں عزت دی اس جنس کے اموات آپ نے شمار کیے انصار نے عرض کیا کہ بجا ہو آپ نے فرمایا کہ تم بھی اپنے احسانات بیان کرو اونھوں نے کہا کہ ہم کیا عرض کریں آپ نے فرمایا کہ تم یہ کہو کہ جسے تمھیں اپنے گھر میں جگہ دی اور تمھاری مدد کی اس جنس کی باتیں ارشاد کیں پھر آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ نئے مسلمان ہوئے ہیں مناسب معلوم ہوا کہ انکی تالیف کی جائے اور صدقہ انھیں پہنچے تھے اسلئے میں نے انکو اموال دیے اور تم راضی نہیں ہو سکتے کہ لوگ اپنے گھر والے لیکے جا دیں اور تم رسول اللہ کو لیکر اپنے گھر جاؤ سب انھارے عرض کیا کہ ہم راضی ہیں بعد ازیں آپ نے عذرت کی فرمائی

فصل پچیسویں فود کے بیان میں

عظمت خانہ کعبہ کی عرب کے دل میں بہت تھی اور تھوڑے دن قصہ اصحاب قبل کو گزرے تھے لہذا عرب کا یہ عقاد تھا کہ اہل باطل کعبہ پر غالب نہ آویسکے بعد فتح کے کے رب کے

لے بی بی فوج فتح کا حکم
کے ہونے کے بعد
کے ہونے کے بعد
کے ہونے کے بعد
کے ہونے کے بعد

عالم سیکرٹری

لے بی بی فوج فتح کا حکم
کے ہونے کے بعد
کے ہونے کے بعد
کے ہونے کے بعد
کے ہونے کے بعد

اعتقاد حقیقت اسلام کا ہوا اور فوج فتح اہل اسلام میں داخل ہوئے اور قریات اور قبائل کے لوگ مسلمان ہو گئے کچھ آدمی حضور اقدس میں واسطے سیکھنے شرائع اسلام کے بھیجے وہ لوگ جو حضور میں حاضر ہوتے تھے وفد کہلاتے تھے وفد کی جمع ہو جس میں وفد بکثرت آئے یعنی سنہ وہ عام الوفود کہلاتا ہوا آپ وفد کی بہت خاطر داری کرتے اور توقیر و تواضع ٹھہراتے اور جائزے یعنی انعام دیتے اور رخصت کرتے حال سیکرٹری جس نے جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کیا تھا وہ بھی ساتھ وفد بنی ضیفہ کے مدینہ میں آیا تھا اس کے ساتھی مسلمان ہو گئے اوس نے جہان ٹھہرا تھا وہیں سے آپ کو کہلا بھیجا کہ بعد اپنے مجھے خلیفہ کر دین وہاں آپ گئے آپ کے ہاتھ میں ایک شاخ درخت خرمائی تھی آپ نے فرمایا کہ اگر یہ شاخ مجھ سے مانگے گا تو بھی میں مذون گا اور جو خدا تعالیٰ نے ترے لیے مقدر کیا ہے وہ ملے گا نہیں اور تو میرے بعد رہیگا تو خدا تعالیٰ تجھے ہلاک کرے گا اور ایک شخص تھا اسود عسلی اوس نے میں میں دعویٰ پیغمبری کا کیا تھا آپ نے خواب میں دیکھا کہ لنگن سونے کے آپ کے دونوں ہاتھوں میں پڑے ہیں اور آپ کو گران معلوم ہوئے اور آپ کو الہام ہوا کہ ان پر پھونک مارو آپ نے پھونک ماری وہ دونوں ڈر کے جاتے رہے آپ نے صحابہ سے خواب بیان فرما کے تبصر یہ فرمائی کہ دونوں لنگن سے مراد یہ دونوں کذاب ہیں یلے والائی میلہ اور یمن والائی اسودان دونوں کو خدا تعالیٰ برباد کرے گا وہ اس تعبیر کی علماے محققین نے یہ کہی ہو کہ سونا صورت زہنت دنیا کی ہے ان دونوں کی غرض دعویٰ نبوت سے حصول دنیا تھی لہذا اس صورت میں نظر آئے اور آپ کے تصرفات عامہ کو روکنا چاہتے تھے اور ہاتھ آتے صرف ہی لہذا لنگن لنگن بھاری کے ہاتھوں میں معلوم ہوئے اور آپ کی پیشین گوئی کے مطابق ہوا اسود آپ کے سامنے ہی مارا گیا میں نے بعض بلاد میں اوسنے دخل کر لیا تھا فیروز ایک صحابی تھے انھوں نے اوسکی زد جب سے کہ مسلمان اور بہت عم فیروز کی تھی اور ہجر اسود کے پاس تھی ہواقت کے

ایک دن اوسکے مکان کی پشت سے قتب لگا کے اوسے قتل کیا قتل کے وقت اوس نے بہت زور سے آواز کی باہر سے دروازے کے پہرے والوں نے پوچھا کہ کیسی آواز ہو اوسکی زوجہ نے کہا کہ تمہارے پیغمبر پر وحی آئی ہو اوسکی آواز ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی روز مدینہ میں اوسکے قتل کی خبر دی اور سید نے بہت تپائی لاکھ آدمی بلکہ زیادہ اوسکے ساتھ ہو گئے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد میں لشکر خالد بن ولید سے بہت قتل ہوا

فصل چھیسویں غزوہ تبوک کے بیان میں

مجموعہ غزوات مشہورہ غزوہ تبوک ہی تبوک ایک جگہ کا نام ہی اطراف شام میں لشکر ہایوں وہاں جگہ کے ٹھہرا تھا لہذا یہ غزوہ تبوک کہلاتا ہی اور غزوہ عسره بھی کہتے ہیں اسلئے کہ تکلیف کے دنوں میں طیاری اس جہاد کی ہوئی تھی سبب اسکا یہ ہوا کہ آپ کو خبر پہنچی کہ ہر قتل بادشاہ روم آپ پر لشکر لایا چاہتا ہی آپ کو مناسب معلوم ہوا کہ خود اپنے لشکر لیجا دین قبائل عرب کو کہلا بھیجا بہت آدمی جمع ہوئے تیس ہزار آدمی اس غزوے میں ہمراہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ کی عادت تھی کہ عزم جہاد کو چھپایا کرتے تھے مگر اس غزوے میں بایں جہت کہ سفر دور و دراز اور موسم گرمی کا تھا لوگ مطلع ہو کے اچھی طرح سامان کر لیں صاف حال عزم فرما دیا تھا اور لوگوں کو ترغیب دی کہ سامان اس غزوے کا ٹھخن بھرا اور استطاعت حضور میں جمع کرے اور فرمایا جو اس لشکر کا سامان کر دے اوسکے لیے جنت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس معاملے میں بھی جنت حاصل کی اور اتنا بہت مال دیا کہ جنازہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت راضی ہوئے کہتے ہیں کہ تیس ہزار آدمی لشکر میں تھے اور ان میں سے بیس ہزار کا سامان حضرت عثمانؓ نے کر دیا تھا اور آپؐ فرمایا کہ میں عثمان سے راضی ہوں یا اللہ تو بھی راضی ہو اور بھی فرمایا کہ عثمان کو کوئی عمل بعد آج کے ضرر نہ لگے حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیشہ ابو بکرؓ پر امور خیر میں غالب رہا کرتے تھے زائد تجھیز غزوہ تبوک میں مجھے دسترس خوب تھی میں یہ سمجھا کہ اس مرتبہ میں غالب ہوں گا اپنے سب مال میں سے آواہا حضورؐ

مجموعہ

۹

ذکر غزوہ

۱۰

شہادت کا بیان

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

میں لگیا اپنے پوچھا کہ عیال اطفال کے لیے کیا چھوڑا میں نے کہا اتنا ہی ابو بکر صدیق سب مال اپنا لے آئے اپنے پوچھا کہ لڑکے بالوں کے لیے کیا رکھا ہے اور انھوں نے کہا کہ خدا اور خدا کا رسول اپنے فرمایا مائیکہ مکما بیکہ مکما بیکہ مکما یعنی فرق تم دونوں کے درجہ میں ایسا ہے جیسا تم دونوں کے گلوں میں یعنی ابو بکر صدیق نے عیال کے لیے خدا اور رسول کو بتایا اور حضرت عمر نے مال کو اور ظاہر ہو کہ دونوں باتوں میں بڑا فرق ہے حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر سے کہا کہ میں کبھی تم پر غالب نہ ہو گا حال حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے دینے میں ٹھہرنے کو فرمایا اور انھوں نے عرض کیا کہ آپ مجھے عورتوں میں اور لڑکوں میں چھوڑے جاتے ہیں فرمایا کہ تم راضی نہیں ہوتے کہ تم میرے لیے ہوا نذر ہارون کے موسیٰ سے مگر پیغمبر ہی بعد کے نہیں ہو یعنی جیسے کہ وہ طور پر جاتے وقت حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون کو بنی اسرائیل پر نائب کیا تھا ایسے ہی میں اس سفر میں تمہیں نائب کیے جاتا ہوں حال آپ مع لشکر عظیم کہ تیس ہزار آدمی تھے موضع تبوک میں پہونچکے متوقف ہوئے اور ہر قل نے مارے ڈر کے کہ آپ کو پیغمبر برحق سمجھتا تھا ادرخ نکلیا اپنے اطراف و جواب میں لشکر بھیجے حضرت خالد بن الولید کو مع چار سو قیس سواروں کے اور پر الگیدر حاکم دؤمۃ الجندل کے بھیجا اور فرمایا کہ تم اسے نیل گاس کے شکار میں پکڑ لو گے سو ایسا ہی ہوا کہ جب وقت حضرت خالد بن الولید اس کے قلعے کے پہونچے وہ قلعے سے اتر اسب یہ ہوا کہ وہ قلعے کے اوپر تھا چاندنی رات تھی کبارگی ایک نیل گاس نے دیوار قلعے سے بدن اپنا رگڑنا شروع کیا الگیدر کو نیل گاس کے شکار کا بہت شوق تھا بقصد شکار نیل گاس کے اتر اتر بھاٹی اوسکا بھی ساتھ تھا وہ مارا گیا اور الگیدر گرفتار ہو گیا خالد رضی اللہ عنہ اوسے حضور اقدس میں لے آئے آپ نے اوسے چھوڑ دیا اور کچھ نذرانہ اوسے مقرر کر دیا اور انھوں نے لکھا ہے کہ پھر الگیدر سلمان ہو گیا حال ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بھیجے لشکر سے رنگئے تھے اونٹ اونکا تھک گیا پیادہ پا اسباب ضروری کندھے پر لاد کے روانہ ہوئے دوسرے تبوک میں ایک شخص پیادہ پا آتا نظر پڑا جب پس آیا معلوم ہوا کہ ابوذر نہیں

مال دوسرا ہندوستان میں لکھا ہے کہ ابو بکر صدیق نے اپنے مال کا نصف حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دیا اور باقی نصف حصہ اپنے بیوی بچوں اور غلاموں کے درمیان تقسیم کر دیا

ابو بکر صدیق نے اپنے مال کا نصف حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دیا اور باقی نصف حصہ اپنے بیوی بچوں اور غلاموں کے درمیان تقسیم کر دیا

آپؐ جب وہ حاضر ہوئے مرجاگہ اور فرمایا خراجت کرے ابوذر کو اکیلا چلا آتا ہو اور اکیلا
 ہی زندگی کرے گا اور اکیلا ہی مرے گا سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ عہد عثمان رضی اللہ عنہ میں
 ابوذر رضی اللہ عنہ کا نوں رُبدہ میں الگ ہو کے جا رہے تھے اور تنہا رہے اور کوفے سے
 ایک چلبخت ملین اتفاقاً وہاں آگئی اونہوں نے اونکی تجہیز و تکفین کی حال نہ ہو سکی
 آپؐ نے دو حصے اقامت فرمائی پھر صحابہ سے استشارہ فرمایا حضرت عمرؓ کی یہ صلاح ہوئی
 کہ آپؐ کا رعب اور ویدہ ہر قل پر ہو گیا اور وہ لڑنے کو بارے ڈر کے نہ آیا اب فی الحال
 اور بڑھنے کی ضرورت نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی اسے ہوئی اور میرے
 کو معاودت فرمائی حال ابو عامر راہب ایک بڑا مُفسد قوم خزرج میں سے تھا اوسنے
 پچھلی کتاب میں پڑھی تھیں اور نصرانی ہو گیا تھا پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر اہل مدینہ
 بیان کرتا تھا جب آپؐ مدینہ میں پہنچے سبب حسد اور اغواے شیطان کے مسلمان نہوا اور
 عداوت میں آپؐ کی سرگرم رہا بعد غزوہ بدر کے بھاگ گیا اور قریش کے ساتھ ہو کے جنگ
 میں آیا اور سب سے پہلے تیر مسلمان پر اوس نے چلایا پھر روم کو چلا گیا اس لیے کہ لشکر بادشاہ
 روم کا آپؐ پر چڑھا لاوے یہ صورت نہ بندھی اوسنے مدینہ میں پھر آنا چاہا اور منافقان
 مدینہ کو کہلا بھیجا کہ ایک مسجد بنا دیں میں اوس میں بیٹھے کے تعلیم و تکفین کروں گا اور مشورے
 لیے جگہ ہوگی قبل تشریف لیجائے آپؐ کے منافقین متصل مسجد قبائے کے وہ مسجد بنوائے تھے حضور
 اقدس میں آگے مستدعی ہوئے کہ آپؐ اوس میں چل کے نماز پڑھیں آپؐ فرمایا کہ اب میں جلا
 کو جاتا ہوں وہاں سے پھر کے دیکھا جائے گا جب اونہوں نے خبر معاودت آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی سنی کچھ لوگ اون میں سے پہنچے اور عرض کیا کہ ہم نے جو مسجد بنائی ہو آپؐ پہلے
 وہاں چل کے نماز پڑھیں تاکہ برکت ہو عرض یہ تھی کہ اس بہانے سے اوس مسجد کی رونق ہو
 اللہ جل جلالہ نے آیۃ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرًّا کَانَ نَزْلًا فرمائی اور اون کے کر
 سے مطلع کیا مطابق اوسکے آپؐ اوس مسجد کو کھدوا ڈالا اور جلا دیا اور اللہ جل جلالہ نے مسجد

عجب
 ہے کہ
 ابوذر
 رضی اللہ
 عنہ
 کا
 رعب
 اور
 ویدہ
 ہر قل
 پر
 ہو
 گیا
 اور
 وہ
 لڑنے
 کو
 بارے
 ڈر
 کے
 نہ
 آیا
 اب
 فی
 الحال
 اور
 بڑھنے
 کی
 ضرورت
 نہیں
 آئی
 اور
 میرے
 کو
 معاودت
 فرمائی
 حال
 ابو
 عامر
 راہب
 ایک
 بڑا
 مُفسد
 قوم
 خزرج
 میں
 سے
 تھا
 اوسنے
 پچھلی
 کتاب
 میں
 پڑھی
 تھیں
 اور
 نصرانی
 ہو
 گیا
 تھا
 پہلے
 پیغمبر
 صلی
 اللہ
 علیہ
 وسلم
 کی
 خبر
 اہل
 مدینہ
 بیان
 کرتا
 تھا
 جب
 آپؐ
 مدینہ
 میں
 پہنچے
 سبب
 حسد
 اور
 اغواے
 شیطان
 کے
 مسلمان
 نہوا
 اور
 عداوت
 میں
 آپؐ
 کی
 سرگرم
 رہا
 بعد
 غزوہ
 بدر
 کے
 بھاگ
 گیا
 اور
 قریش
 کے
 ساتھ
 ہو
 کے
 جنگ
 میں
 آیا
 اور
 سب
 سے
 پہلے
 تیر
 مسلمان
 پر
 اوس
 نے
 چلایا
 پھر
 روم
 کو
 چلا
 گیا
 اس
 لیے
 کہ
 لشکر
 بادشاہ
 روم
 کا
 آپؐ
 پر
 چڑھا
 لاوے
 یہ
 صورت
 نہ
 بندھی
 اوسنے
 مدینہ
 میں
 پھر
 آنا
 چاہا
 اور
 منافقان
 مدینہ
 کو
 کہلا
 بھیجا
 کہ
 ایک
 مسجد
 بنا
 دیں
 میں
 اوس
 میں
 بیٹھے
 کے
 تعلیم
 و
 تکفین
 کروں
 گا
 اور
 مشورے
 لیے
 جگہ
 ہوگی
 قبل
 تشریف
 لیجائے
 آپؐ
 کے
 منافقین
 متصل
 مسجد
 قبائے
 کے
 وہ
 مسجد
 بنوائے
 تھے
 حضور
 اقدس
 میں
 آگے
 مستدعی
 ہوئے
 کہ
 آپؐ
 اوس
 میں
 چل
 کے
 نماز
 پڑھیں
 آپؐ
 فرمایا
 کہ
 اب
 میں
 جلا
 کو
 جاتا
 ہوں
 وہاں
 سے
 پھر
 کے
 دیکھا
 جائے
 گا
 جب
 اونہوں
 نے
 خبر
 معاودت
 آنحضرت
 صلی
 اللہ
 علیہ
 وسلم
 کی
 سنی
 کچھ
 لوگ
 اون
 میں
 سے
 پہنچے
 اور
 عرض
 کیا
 کہ
 ہم
 نے
 جو
 مسجد
 بنائی
 ہو
 آپؐ
 پہلے
 وہاں
 چل
 کے
 نماز
 پڑھیں
 تاکہ
 برکت
 ہو
 عرض
 یہ
 تھی
 کہ
 اس
 بہانے
 سے
 اوس
 مسجد
 کی
 رونق
 ہو
 اللہ
 جل
 جلالہ
 نے
 آیۃ
 وَالَّذِينَ
 اتَّخَذُوا
 مَسْجِدًا
 ضِرًّا
 کَانَ
 نَزْلًا
 فرمائی
 اور
 اون
 کے
 کر
 سے
 مطلع
 کیا
 مطابق
 اوسکے
 آپؐ
 اوس
 مسجد
 کو
 کھدوا
 ڈالا
 اور
 جلا
 دیا
 اور
 اللہ
 جل
 جلالہ
 نے
 مسجد

کی اور اس کے نازیوں کی تعریف نازل فرمائی اور ارشاد کیا کہ اس میں پہلے لوگ ہیں کہ پاکیزہ رہنے کو دوست رکھتے ہیں اور خدا پرست خالی پاکیزہ رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے حال تین شخص اصحاب مخلصین میں سے بھی رس گئے تھے حضرت کعب بن مالک کہ یہ بری تھے مگر بیعت عقبہ میں جو انصار نے پہلے ہجرت کے میں آیا مہج میں کی تھی اور سب ہجرت میں کو وہی بیعت ہوئی تھی حاضر تھے اور اس بیعت کی بھی بڑی فضیلتیں ہیں حتیٰ کہ صحیح بخاری میں حضرت کعبؓ روایت ہے کہ اگر فضیلت بدر کی بہت مشہور ہے لیکن بیعت عقبہ میں جعفری میری ایسی ہے کہ باوصف اس کے اگر حضور بدر مجھے حاصل نہیں ہوا تو مجھے کچھ رنج نہیں اور دو صحابی بری تھے ایک نام ہلال بن اُمیہؓ تھا اور ایک کامرہ بن الربیعؓ ان تینوں شخصوں نے بوقت معاودت آپؐ کے صاف صاف کہہ دیا کہ ہمیں کچھ عذر تھا ویسے ہی سب شامت نفس کے رس گئے حدیث کعب بن مالک میں کہ صحیح بخاری میں ہی یہ قصہ مفصل مذکور ہے بقول حاجی رفیع الدین خان صاحب مراد ایدی مولف سلوک الیہ بذکر الحبیہ کے وہ قصہ مذاق ایمان میں مزہ دار رہی لہذا مطابقت حدیث مذکور کے جیسا کہ یاد ہو لکھا جاتا ہے حضرت کعب بن مالک کہتے ہیں کہ جن دنوں آپؐ غزوہ تبوک کو تشریف لے جاتے تھے میں سچ و سالم تھا اور فراغت مائی بھی خوب لکھتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم بھی صاف سنا دیا تھا کہ تبوک کی طرف قصد ہو مگر میں یہی خیال کر رہا تھا کہ اب سامان کر کے چل دوں گا اور سامان چلنے کا نہوا ایمان تک کہ آپؐ روانہ ہو گئے ہر روز مجھے خیال ہی ہوتا تھا کہ اب چل کے چلا دوں گا یہاں تک کہ لشکر دور نکل گیا تو سوائے ضعفائے یا ایسے اشخاص کے جو تہم بفاق تھے اور کوئی نظر نہ آتا طبیعت سخت گھبرائی آپؐ نے لشکر میں ایک دن میرا حال پوچھا ایک شخص نے کہا کہ آپؐ پکڑوں کی وضع داری دیکھنے میں رہ گیا اور مٹھا ذہن چل گیا کہ وہ ایسا نہیں ہے اور میری شانے جیل کی ایک دن میں گھر میں آیا میری بیویوں نے انگوڑی ٹیوں میں چھڑکاؤ کر کے میرے لیے دوپہر کے سوئیکی جگہ طیار کی تھی میں نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فصل بیسویں غزوہ تبوک کے بیان میں

مراد بن الربیعؓ
ہم و دین مہینہ نوچون
کہ ان فی فتح الباری لکن
صحیح بخاری ۱۲ منہ ۳

مراد بن الربیعؓ
ہم و دین مہینہ نوچون
کہ ان فی فتح الباری لکن
صحیح بخاری ۱۲ منہ ۳

اوس میں لکھا تھا کہ میں نے سنا ہی کہ تمہارے صاحبِ تہمیں علیحدہ کر دیا ہو اور تم سے ناخوش
 ہیں سو تم تو ایسے آدمی نہیں ہو کہ کوئی تم سے ناخوش ہو اگر تم ہمارے پاس چلے آؤ تو تمہارا
 بہت خاطر کوں اور تمہیں بہت خوش رکھیں خط پڑھ کے مجھے بہت رنج ہوا اور میں نے
 کہا ائی میری یہاں تک بت پہنچی کہ کافر مجھے بلاتا ہو اور میرے ایمان میں طمع رکھتا ہو اور
 میں نے تو زمین اوس خط کو ڈال دیا اور کچھ جواب خط کا لکھا سبحان اللہ کیا ایمان کامل صحابہ
 رضی اللہ عنہم کا تھا کہ حالت رنج و تکلیف میں بھی خوب ثابت قدم رہتے تھے حضرت کہتے ہیں
 کہ پھر آپ کا حکم پوچھا کہ ہم تینوں آدمیوں میں سے زوجہ کسی کے پاس نہیں منے پس کے
 کہا کہ حکم ہو تو طلاق دیروں بیان ہوا کہ صرف علیحدہ رہنا منظور ہو طلاق کا حکم نہیں
 میں نے اپنی زوجہ کو اوسکے گھر رخصت کر دیا میرے ایک ساتھی یعنی ہلال بن امیہ کے لیے
 اونکی زوجہ نے پرانہ سالی اور ہونے تکلیف کا سبب نہوئے کسی ایسے شخص کے جو کام
 کر سکے عذر پیش کر کے اجازت اس بات کی لے لی کہ اونکی زوجہ اونکے ساتھ رہے مگر بہت
 نکرین مجھ سے لوگوں نے کہا کہ تم بھی کچھ عذر پیش کر کے اپنی زوجہ کے لیے اجازت
 لے لو میں نے کہا میں جوان ہوں میں عذر پیش نہ کروں گا پچاس دن ویسی ہی حالت میں
 گذرے اور حقیقت میں جیسا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہو صَاقَتْ عَلَیْکُمْ لَکُمْ اَوْضُحًا حَبِطَتْ
 تَنَکُّ ہو گئی زمین اور پر باہر فراخ ہوا دیا ہی ہمارا حال تھا کہ کیا رگی صبح کی وقت ایک
 پہاڑی سے پکار کے ایک شخص نے کہا بشارت ہو تمہیں کعب بن مالک تمہاری توفیق
 ہوئی میں نے اوسی وقت سجدہ شکر کیا اور حضور اقدس میں جا کے حاضر ہوا مجلس میں سے
 مہاجرین میں سے طلحہ رضی اللہ عنہ نے اوٹھ کر میری تہنیت کی اور مجھ سے مصافحہ کیا
 یہ احسان طلحہ کا میں کبھی نہیں بھولتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا چہرہ مبارک خوشی
 دیکھتا تھا جیسے چاند کا مکڑ اور آپ نے فرمایا کہ بشارت ہو تجھے ایسے دن کی جو بہت بہتر ہو
 سب دنوں میں جیسے تیری ماں تجھے جی بڑی پسند کرے گا کہ اس خوشی کے شکرانے میں جی میں آتا ہو

کہ سارا مال اپنا خیرات کر دوں آپ نے سارے مال کے حصے ڈالنے سے منع کیا اور فرمایا کہ کچھ اپنا مال اپنے پاس بھی رہنے دو اور منافقین حیلہ بنائیوں لوں کو خدا تعالیٰ نے نصیحت کیا سورہ برات میں اونکی مذمت اور جہنمی ہونے کی آیتیں بھیجیں اور ہمارے لیے بعد ذکر قبول توبہ کے فرمایا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ** او ایمان والو! اللہ سے ڈرو تم ساتھ سچوں کے ہلکو صادقین یا حضرت کعبہ تھے ہیں سب نبی سچ کی اور بھی میرے بلین سچ ہو گئی اور ہمیشہ سچ کا مجھے خیال رہا ہی کہ سچ مجھے بچایا اور جو شخص سچ کے ہمراہ ہے

فصل تائیسویں فرضیت حج اور امیر الحج ہونے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیان

نویں سال ہجرت کے حج فرض ہوا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سبب لعلیم و ہدایت و فود کے اور امور غزوات کے تشریف لے جایا سکے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ نے امیر الحج مقرر کر کے کہے کہ روانہ کیا کہ لوگوں کو حج موافق شرائع اسلام کے کرادیں اور سورہ برات واسطے سنگا احکام نقص عہد کے اونکے ساتھ کر دی جب و روانہ ہوئے تب آپ نے فرمایا کہ معاملہ نقص عہد کا اظہار زبان کسی شخص کے اہل بیت سے چاہیے کہ عرب کے لوگ ایسے امور میں اقارب کی ہی بات قبول کرتے ہیں تب آپ نے حضرت علی کو اپنے نائبے غصیا پر سوار کر کے بھیجے ابو بکر صدیق کے روانہ کیا کہ سورہ برات موسم حج میں تم جا کے سناؤ ابو بکر صدیق نے آواز ناتے کی سن کے گمان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ٹھہر کے دیکھا تو حضرت علی بن ابی بکر صدیق کے گمان کو صاف کر دیا یعنی امیر ہو کے آئے ہو یا تاج ہو کے حضرت علی نے کہا امیر یعنی تاج ہو کے اور بیان کیا کہ صرف سورہ برات سنگا کو آیا ہوں بعد ازین حضرت ابو بکر صدیق نے حج لوگوں سے کرایا اور خطبہ اسے موسم حج پڑھے اور حضرت علی نے سورہ برات کو سنایا اور مضمون اسکا باوازد بند پکارا اور ندا کروایا حضرت ابو بکر نے اونکی مدد کے لیے کچھ لوگ مقرر کر دیے باری باری سے پکارتے منادی میں یہ بات تھی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور طواف خانہ کعبہ کوئی نہ لگا کرے اور جنت میں سوا مسلمان کے کوئی نہ جا

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ
۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
۳۔ الف مودودہ جبار
۴۔ صلی اللہ علیہ وسلم
۵۔ کا لقب ہو کر امیر
۶۔ ہیں کان پر مسما
۷۔ اور ندا کر دیا
۸۔ تھی کہ اللہ تعالیٰ
۹۔ سورہ برات کو سنایا
۱۰۔ فقہ مذکور ہے

اور کافروں میں جسے عہد میعاد دی جائے وہ میعاد پوری کرے اور جب کا عہد بے میعاد
ہو یا مطلق عہد نہیں اسے چار مہینے کی امان ہو بعد ازیں اگر مسلمان نہ ہو گا قتل ہو گا

فصل اٹھاسویں میا پے کے بیان میں

عرب میں نصاریٰ کا ایک قبیلہ تھا بنی نجران جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں
 مار لکھا تھا اور اسلام کی طرف دعوت کی تھی اور انھوں نے چودہ آدمی اپنی قوم سے منتخب
 کر کے حضور اقدس میں بھیجے پہلے دن لباسِ شہین اور انگوٹھیاں سونے کی پہن کے
 حضور اقدس میں حاضر ہوئے آپ ان کے سلام کا اور کسی کے کلام کا کچھ جواب نہ دیا وہ جہاں
 ہوئے دوسرے دن بشورہ حضرت عثمان اور عبدالرحمن بن عوف کے کہ ان سے پہلے ملاقات
 رکھتے تھے حسبِ اسے حضرت علیؑ کے کہ او سوقت اون دو نون صاحبون کے پاس تھے کھائے
 بیٹھیں اور انگوٹھی سونے کی اتار کے رہبان کے سے کپڑے سائے بے تکلف پہن کے
 گئے آپ ان کے سلام کا جواب دیا اور اسے کلام فرمایا اور اسلام کی طرف دعوت کی
 اور انھوں نے قبولِ نبیا اور بہت مباحثہ بھیجا کیا اور حضرت عیسیٰ کا حال پوچھا آپ نے فرمایا
 کہ ٹھہرو اس شہر میں تمہیں جواب ملیگا اللہ تعالیٰ یہ آیتیں نازل فرمائیں مَا مَثَلُ عِيسَىٰ عِنْدَ
 اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ اُنْحِىْ مِنْ رَاٰىكَ
 فَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ فَمَنْ حَاجَلَكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ
 فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اٰبَاءَنَا وَاٰبَاءَكُمْ وَاٰلِهَنَا وَاٰلِهَكُمْ ثُمَّ نَقُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَنْفُسَكُمْ
 ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ۝ حال عیسیٰ کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے
 مثل آدم کے ہی پیدا کیا اسے اللہ نے مٹی سے اور کہا ہو وہ ہو گئے حق تیرے رب کی
 طرف ہو اس میں کچھ شک مت کر پھر جو کوئی جھگڑے تجھ سے اس بات میں تو کہہ کہ تو ملاؤ
 ہم اپنے بیٹے اور تم اپنے بیٹے اور ہم اپنی عورتیں اور تم اپنی عورتیں اور خود ہم بھی اپنی
 اور تم بھی خود آؤ پس کریں لعنت اللہ کی جو تمھوں پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیتیں

۱۰
 سلامتی بخوان چون نموده
 چو سالک در اسرار معبودان
 نون می آید قیام اضرار
 من را چو اهراب علیه

سبکی

سنا دین اور انھوں نے مضمون آیت کا اقرار کیا اور مباہلے کے باب میں کہا کہ کل ہم آکے اس بائین کہیں گے اپنے مکان پر چلے گئے اور انھوں نے عاقبت سے کہا وکھا سڑا تھا پوچھا اوس نے کہا کہ امی گروہ نصاری تم خوب جانتے ہو کہ محمدؐ غیر برحق ہیں اور جو یہ غیر سے مباہلہ کرتا ہی بیشک تباہ ہو جاتا ہی مباہلہ کرو مباہلہ اسے کہتے ہیں کہ دو شخص جو آپس میں نزاع رکھتے ہوں یکجا ہو کے مباہلہ تمام اسد کی جناب میں دعا کہین کہ جو باطل پر ہو اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت نازل ہو اور خدا تعالیٰ اوسے تباہ کر دے اور زیادہ مباہلے کی صورت مباہلے میں یہ ہو کہ طرفین اپنی اولاد کو اور عورتوں کو محل مباہلے میں حاضر کریں خدا تعالیٰ نے ایسے ہی مباہلے کا حکم دیا تھا دوسرے دن نصاریٰ حضورؐ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت علی و جناب بنین و حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم کے تشریف لائے اور اودن سے فرمایا کہ تم میری عاکے ساتھ آئیں کہو نصاریٰ بیخ تن پاک کی صورت کچھ کے گھبرائے اور ابو الحارث بن علقمہ نے کہا کہ یہ ایسے لوگ نظر پڑتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ سے پہاڑ کے ٹل جانے کی دعا مانگیں تو پہاڑ ٹل جائے ہرگز اودن سے مباہلہ نہ کرو اور مباہلہ کیا اور اطاعت اختیار کی اور ہزار چلتے ہر سال بطور پیشکش کے نذر قبول کیے کہ رخصت ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ مباہلہ کرتے تو سب بندر اور سرور ہو جاتے اور جیہ ٹھل اودن سب اگل برساتا اور ایک سال میں پردہ زمین پر نام نشان نصاریٰ کا نہ رہتا سب تباہ ہو جاتے

فصل تیسویں حجۃ الوداع کے بیان میں

دسویں سال ہجرت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود حج کو تشریف لیگئے اس حج میں آپؐ ایسی باتیں فرماتے جیسے کوئی وداع کرتا ہو یعنی لوگوں کو رخصت کرتا ہی لہذا حجۃ الوداع کہلا یا قبال عرب کو خبر ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف لیے جلتے ہیں ہر طرف سے لوگوں نے حج کے لیے رخ کیا لاکھ آدمی سے زیادہ جمع ہوئے آپؐ حج ادا فرمایا اور خطبوں میں احکام حج کے اور بھی مواعظ و نصائح مفیدہ ارشاد فرمائے اور یہ بھی بعض خطبوں میں ارشاد فرمایا کہ شاید سال آئندہ میں تم میں نہ ہوں لہذا

حفظ جان و مال و رعاۃت خود و غیری کی بہت تاکید کی اور فرمایا کہ مرد اپنی جورو کا حق پہچانے اور عورتوں کے ساتھ سلوک اور احسان کرو اور خدا تعالیٰ سے اس کے معاملے میں ڈرو یعنی جہا تکلیف و بیخ مت ہو اور مردوں کے لیے عورتوں پر تاکید کی کہ اطاعت کریں اور مرد بیگانہ کو گھراتے زمین اور کتابا سے کہ موافق عمل کریں تاکہ کی اور فرمایا کہ جو کتابا سے کہ احکام کو خوب مضبوط پکڑو گے گمراہ نہ ہو گے بعد تمام کرنے خطبے کے اپنے فرمایا کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ تم سے میرا حال پوچھے گا کہ کیا کیا معاملہ کیا اور کیسے رہے سو تم کیا کہو گے صحابہ نے عرض کیا کہ ہم کہیں گے کہ اپنے احکام اتنی بخوبی پونچھائے اور نصیحت امت کی بوجہی کی اپنے آسمان کی طرف کلے کی اور اٹھکی اوٹھا کے تین بار فرمایا **اللّٰهُمَّ اشْهَدْ** اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ یا اے گواہ اور فرمایا کہ تین چیزیں جسوں کو پاک صاف رکھتی ہیں ایک خلاص عمل میں یعنی عبادت الہی محض خلاص خدا کے لیے کرنا اور ہر کام کو دل سے بے ریا کے کرنا دوسرے مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہونا تیسرے بھائی مسلمانوں کی خیر خواہی پھر اپنے فرمایا کہ جو لوگ حاضر ہیں غائبوں کو سب باتیں پونچھو حال حال حضرت علی رضی اللہ عنہ میں تھے وہ وہاں سے بقصد حج روانہ ہوئے اور انھوں نے احرام اس طرح باندھا کہ جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہو دیا میں بھی احرام باندھا ہوں اس میں اختلاف ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام افراد کا کیا تھا یا قرآن کا یا تمتع کا افراد اسے کہتے ہیں کہ فطرت یا عمرے کے لیے احرام کرے اور قرآن اسے کہتے ہیں کہ حج اور عمرے دونوں کے لیے احرام ساتھ باندھے اور تمتع اسے کہتے ہیں کہ حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ بجالا دے بعد اسکے حج کرے احرام حج یا عمرے کی نیت باندھنے کو کہتے ہیں کہ کپڑے بدل کے بے سے کپڑے پہنے اور زبان سے بھی کہے **لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ بِحَجَّةٍ** زے حج میں اور **لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ بِعُمْرَةٍ** زے عمرے میں اور **لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ بِحَجَّةٍ وَحَجْرَةٍ** قرآن میں حضرت امام ابی حنیفہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام قرآن کا باندھا تھا اواسی لیے قرآن امام ابو حنیفہ کے نزدیک افضل نسبت

بیان احرام حج
مرد و عورت
انفرادی و قرآن
و تمتع

افراد اور متبع کے نام کو وہی اور محققین شافعیہ نے اس مقام پر اس بات کو ترجیح دی ہو کہ اگرچہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن تھا حال حضرت عائشہؓ کو ایام حج میں حیض آگیا
وہ روئی تھیں اپنے پونچھا اور انھوں نے بیان کیا آپؐ کہا کہ حیض ایک امر ہے کہ خدا تعالیٰ
نے آدم کی بیٹیوں پر مقدر کر دیا ہے کچھ حج نہیں سو اطراف کے اور سب ارکان حج کے بچاؤ
بعد حصول طہارت کے حیض سے طواف کر لے جو دوسرا ہی کیا حال یہ روز عرفہ کہ جمعہ تھا یہ آیت
نازل ہوئی **الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا** آج کامل کیا میں نے تمہارے لیے دین تمہارا اور پوری کی تم پر
نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے لیے دین اسلام کا مسلمانوں کو بڑی خوشی ہوئی ایک
یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایسی آیت ہم میں اگر نازل ہوتی تو ہم لوگ
روز نزول کو عید قرار دیتے حضرت عمرؓ نے کہا میں جب جانتا ہوں جس دن یہ آیت نازل ہوئی
عرفہ کے دن کہ جمعہ تھا نازل ہوئی یعنی مسلمانوں کی بھی اوس دن عید ہوتی ہے جمعہ کا دن
بھی عید ہی اور عرفہ بھی عید ہے حال بعد فراغت ادلحج کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
کو روانہ ہوئے راہ میں منزل غدیر خم میں خطبہ ولایت اور تاکید محبت کا واسطے حضرت علی رضی
عنہ کے فرمایا غدیر کہتے ہیں بڑے تالاب کو اور خم اوس غدیر کا نام تھا سب اس خطبہ کا یہ ہوا
کہ میں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو لوگ تھے اونہیں سے کچھ آدمیوں نے حضرت علی
رضی اللہ عنہ کی بہت شکایت کی شکایت اونکی بیجا تھی اور سبب تافہمی کے اور ہر لسان کو ضرر پہنچا
کہ حضرت علیؓ سے محبت رکھے لہذا آپؐ اوس منزل میں خطبہ واسطے دفع شکایت اون لوگوں کے
اور واجب کرنے محبت حضرت علی کے فرمایا پہلے آپؐ سب لوگوں سے کہا کہ کیا میں مسلمانوں
کے لیے واجب الحبۃ اون کی جانوں سے زیادہ نہیں ہوں سب نے عرض کیا کہ بیشک آپؐ کی محبت اپنی
جانوں سے زیادہ واجب ہے پھر آپؐ فرمایا **كُنْتُ مَعَكُمْ لَعَلَّاهُ فَعَلِيَ كَمَا لَعَلَّاهُ**
اللَّهُمَّ وَالْمَرْءُ وَالْأَمْرُ وَعَادٌ مِّنْ عَادٍ اے میں جیسا کہ مولیٰ ہوں علی اوسکے مولیٰ ہیں

یعنی جو مجھ سے محبت رکھے علی سے بھی محبت رکھے یا اللہ دوست رکھے اوسے جو علی سے دشمنی رکھے اور دشمنی رکھے اوسے جو علی سے دشمنی رکھے حضرت عمرؓ نے بعد سماعت اس خطبے کہ حضرت علیؓ کو مبارکباد دی اور کہا آپ تو مولیٰ ہر مومن اور مومنہ ہو گئے بعد ازین آپ علیؓ متنازل فرماتے ہو چکر کارہایت ارشاد خلق عبادت الہی میں مشغول ہوئے لیکن اکثر قرباناء اجل و کلمات دلع کے ذریعہ

فصل تیسویں وفات شریک بیان میں

وفات شریک بیان

باریک بیان صحابہ نزول آیہ انکلت لکم دینکم کو قربان زمان قیامت نشان وفات سمجھ گئے تھے اسلئے کہ پیغمبر کا دنیا میں رہنا واسطے اکمال دین کے جو جب دین کامل ہو گیا تب پیغمبر کو لاحق ملا اعلیٰ ہونا چاہیے اور انھیں دنوں سورہ نصر نازل ہوئی لا اذ اجاء نصر اللہ والفتح آخر تک یعنی جب اللہ تعالیٰ کی مدد نازل ہوئی اور فتح ہو گیا اور لوگ دین میں فوج فوج داخل ہونے لگے تو تم اسد گئی تم وحم وپستغفار میں مشغول ہو اس سے بھی علماء صحابہ قرب اجل سمجھ گئے بظاہر تین خوشی کی تھیں مگر اس ہمت سے سبب عظیم ہو بین حال صحیح بخاری میں باب بخوشی والمہر فی المسجد میں ہے کہ ایک بار آپؐ نے خطبے میں ارشاد فرمایا کہ ایک سید کو اختیار دیا گیا اس بات کا کہ چاہے دنیا کے ناز و نعمت جو چاہے اوسے ملے یا اوس چیز کو جو خدا تعالیٰ کے پاس ہے اختیار کرے اوس نے دنیا کو اختیار کیا جناب قدس الہی میں جو یہ یعنی آخرت کو اختیار کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ سن کے رونے لگے اور کہنے لگے کہ آپ پر ہمارے ما باپ خدا ہوں راوی کہتے ہیں کہ ہم لوگ متحیر ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندے کا حال بیان کرتے ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کیون ہوتے ہیں اور کیون باب کو قربان کرتے ہیں پھر معلوم ہوا کہ اوس شخص سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب میں زیادہ سمجھ وال تھے کہ آپ کا مطلب سمجھ گئے اور آپؐ نے فرمایا کہ ای ابو بکرؓ کو وادرسب دمیون میں مجھے جہان

خبر رسد ع

ابو بکر کمال نے من اور رفاقت کو نے میں زیادہ ہو اور اگر میں کسی کو خلیل یعنی دوست جانی
 بناتا تو ابو بکر کو بنا لیکن وہ اسلام کے بھائی اور دوست ہیں اور مسجد میں کبلاہ وازہ سوا ابو بکر
 کے نہ ہے حال مشکوٰۃ شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت فاطمہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں آپ نے اوج کان میں کچھ باتیں کیں وہ خوب
 روئیں پھر آپ اور باتیں کان میں کیں وہ ہنسنے لگیں میں نے بی بی فاطمہ سے حال
 سرگوشیوں کا پوچھا انہوں نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہ کر دیتی
 وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میں نے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پھر پوچھا انہوں
 نے کہا مضائقہ نہیں اب بتاتی ہوں پہلے سرگوشی میں آپ نے یہ بات کہی تھی کہ ہر سال ہجرت کے
 رمضان میں ایک بار قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے ہر سال دو بار دور کیا اس سے میں جانتا ہوں
 کہ میری اہل قریب ہی سو تم خدا سے ڈرتی رہو اور صبر کرو میں اچھا بزرگ تمہارا تم سے پہلے
 جاتا ہوں وہ سپر میں آتی پھر آپ میرے کان میں یہ بات کہی کہ اہل بیت میں سب سے پہلے مجھ
 سے لوگی یعنی تمہاری وفات بعد میری وفات کے جلد ہوگی سب سے پہلے تب میں خوش
 ہو کے ہنسی ف پیشین گوئی آپ کی صادق ہوئی کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا
 سب سے پہلے انتقال ہوا اور بہت جلد یعنی بعد چھ مہینے کے آپ کا میں حال مشکوٰۃ شریف
 حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے میرا
 سر دکھتا تھا میں نے کہا وا ادا لسا کا ہے میرا سر دکھتا ہے آپ نے فرمایا کہ میرا سر دکھتا ہے اور جو میرے
 سامنے تمہاری وفات ہو تو میں اچھی طرح تمہاری تجیز و تکفین کو دن نماز جنازے کی پڑھوں
 میں نے کہا گویا آپ یہی چاہتے ہیں کہ میں ہر جاؤں اور آپ بیشک اور بی بی کو لیکے اسی
 دن میری جگہ سوویں گے ازواج مطہرات و اطراف ایسی باتیں کہ گذار کر فی حق میں محبت سے
 اور مورد خطاب نہیں ہوتی تھیں آپ نے قسم فرمایا اور بھی مشکوٰۃ میں ہے کہ آپ نے حضرت عائشہ
 سے فرمایا کہ وہ لقمہ جو میں نے غیر میں کھایا اس کی تکلیف میں ہمیشہ پاتا ہوں یہاں تک کہ آب

بہر رسد ع

مگر جان بسبب زہر کے کٹ گئی مراد اوس فقرے سے لقمہ گوشت زہر آلود ہی کہ ایک یہودیہ بکری کے
 دست کے گوشت زہر آلود کے آپ کے کھانے کو بھیجا تھا اور آپ نے اوس میں سے ایک لقمہ منہ میں
 لے لیا تھا اور آپ کو سرد اور بخار شدید عارض ہوا کہ وہی مرض موت ہوا مکتہ اثر
 زہر سے مرض موت کا ہونا اسلئے ہوا کہ آپ کی وفات بطور شہادت ہو ابو بکر صدیقؓ کی بھی موت
 اثر زہر ساپ سے جس نے غار میں کھانا تھا ہوئی چنانچہ مشفق شریف میں بروایت حضرت
 عمرؓ یہ ہے بحسب ظاہر شاہ عبدالعزیز صاحب کی تقریر سر شہادتین پر اعتراض ہوتا ہے
 اور انھوں نے لکھا ہے کہ کمال شہادت بذات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہیں ہوا
 اسلئے کہ اگر شہادت جہرہ حاصل ہوتی تو اسلام میں بڑا فتور پڑتا اور اگر شہادت سہویہ
 حاصل ہوتی تو شہادت کاملہ نہ ہوتی اسلئے کہ کمال شہادت یہ ہے کہ آدمی مسافرت میں
 قتل کیا جائے اور اسکے گھوڑے کی کوچین کافی جاوین اور اور مصیبت کی باتیں بھی
 بعد ازین اور انھوں نے لکھا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے ذات سنین رضی اللہ عنہما کو بجائے
 جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرار دیے کمال شہادتین کا بذریعہ اونکے آپ کو
 عنایت فرمایا انتہی سوا اعتراض یہ وارد ہوتا ہے کہ حدیث مذکور الصدر سے حصول شہادت
 کا آپ کو بذات خود متحقق ہوتا ہے اور امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علمائے تصریح کی ہے کہ
 آپ کی موت بشہادت بسبب اثر زہر کے ہوئی جو اب شاہ عبدالعزیز صاحب کی طرف
 سے یہ ہو سکتا ہے کہ مقصود شاہ عبدالعزیز صاحب کا یہ ہے کہ شہادت سریہ صلی وجہ الکمال آپ کو
 بذریعہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے حاصل ہوئی اس لیے کہ کمال شہادت یہ ہے کہ تاخیر نہ ہو لہذا
 ارشاد یعنی یہ کہ بعد زخمی ہونیکے تاخیر کر کے کچھ دوا غذا کھا کے نہ خفی مرے موجب بیان
 شہادت کا شمار کیا جاتا ہے پس اصل شہادت تو آپ کو حاصل ہوئی لیکن شہادت
 کاملہ جیسا کہ متفقین آپ کے منصب عالی کا تھا بواسطت حضرت سنین کے حاصل ہوئی
 سریہ کا بسبب حضرت امام حسنؓ کے کہ صدمہ زہر سے بے امتداد مدت شہید ہوئے بخلاف

قریب کلام شاہ عبدالعزیز
 صاحب دہارہ شہادت
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی برس کے بعد اپنے وفات پائی اور جبریل کا مل
 سبب امام حسینؑ کے پس آپ کی شہادت شہادات حجلہ انبیاء و شہداء سے کا مل ہوئی
 اور تقریر شاہ عبدالغیر صاحب کی صحیح ہو خال روز بروز بخار کی اور مرض کی زیادتی
 ہوئی یہاں تک کہ آپ مسجد میں امامت کے لیے جگہ کے اپنے ارشاد کیا کہ ابو بکر سے کہہ دو کہ امام
 ہوں حضرت عائشہ کمٹی ہیں میں نے یہ خیال کیا کہ جو شخص آپ کی جگہ امام ہو گا پھر آپ کی قات
 ہوگی تو لوگ اسے منحوس سمجھیں گے اور اس لیے میں نے عرض کیا کہ ابو بکر صدیقؓ نرم لہن
 محراب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی دیکھ کر بیتاب ہو جائیں گے اور مارے رقت
 کے نماز پڑھا سکین گے اپنے فرمایا کہ ابو بکر سے کہہ دو نماز پڑھا دین پھر میں نے شخص سے
 کہا کہ تم عمر کے لیے اجازت لے لو اوں خون نے اس بات کے لیے عرض کیا آپ بہت ناخوش
 ہوئے اور فرمایا کہ ابو بکر کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امام ہونا ہرگز نپا ہے اور بعضی تو
 میں ہی کہ ایک بار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت خبر پونچھنے سے موذن کے کعبہ
 طیار بنو عبداللہ بن زہرہ سے فرمایا کہ لوگوں سے کہہ دو کہ نماز پڑھ لین عبداللہ نے ابو بکر صدیقؓ
 کو نپایا حضرت عمرؓ سے واسطے امامت کے کہہ دیا اوں خون نے مسجد شریف میں نماز پڑھانی خبر
 کر دی اپنے آواز حضرت عمرؓ کی سنی اور فرمایا کہ کیا آواز عمرؓ کی نہیں ہو لوگوں نے عرض کیا
 کہ عمرؓ کی ہی آواز ہے آپ نے کیا کہہ فرمایا کہ سو اب ابو بکر کے اور کوئی امام نہ ہو خدا کو اور مسلمان
 کو سو اب ابو بکر کے اور کی امامت منظور نہیں حال ابو بکر صدیقؓ نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے
 جمال جہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اس مقام پر نہ کیا شہادت پنج سے بیتاب ہوئے
 اور رقت ایسی غالب ہوئی کہ سب اہل مسجد روئے گئے اور مسجد میں غل جپا میت در نماز
 خم ہر دو تو آیا دآمدہ جالتے رقت کہ محراب بفریاد آمدہ ج سمع شریف تک وہ غل نہ نپا اپنے
 پونچھا کہ کیا ہی حضرت فاطمہؓ نے حال عرض کیا آپ مسجد شریف میں قشرفین لیگئے اور نماز
 پڑھتی تھیں کہ کون کو تسلی دی فرمایا کہ اے مسلمانوں تمہیں خدا کے سپرد کیا خدا سے ڈرتے ہو

عبداللہ بن زہرہ
 سے فرمایا کہ
 لوگوں سے کہہ دو
 کہ نماز پڑھ لین

اور اطاعت خدا تعالیٰ کی کرتے رہو اور اب میں دنیا کو چھوڑتا ہوں اور ایام رمضان
 کبھی غمگینان امت کو یا میں کلمات تسلی دی اور سمجھایا کہ کوئی نبی اپنی امت میں ہمیشہ نہیں
 اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خوش قسمتی امت کی ہو کہ اونہکا پیغمبر اوسکے سامنے انتقال کر جاوے
 اور جس امت سے خدا تعالیٰ ناخوش ہوتا ہو اوسکے پیغمبر کو زن رکھتا ہو اور اوسکے سامنے امت
 کو ہلاک کر کے اوسکی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہو فواف موافق روایات کتب حدیث کے بعد از انکہ
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز میں حسب الحکم امامت شروع کی دو بار آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم بحالت نماز پڑھانے کے مسجد میں تشریف لیگئے ایک بار آپ ابو بکر صدیق کے پیچھے نماز
 پڑھی صف میں بیٹھ کے چنانچہ صحیح ابن حبان میں ہے اور یہ آخر نماز آپ کی تھی اور ایک مرتبہ آپ
 کھڑے ہوتے ہی حضرت ابو بکر صدیق کے تشریف لیگئے ابو بکر صدیق نے چاہا کہ پیچھے بیٹھیں آپ
 نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہیں اور آپ پاس ابو بکر صدیق کے جائیٹھے اور امام ہوتے اور
 ابو بکر صدیق واہنی طرف آپ کے کھڑے ہوئے لوگ ابو بکر صدیق کی نماز کو دیکھ کے نماز پڑھتے
 تھے اور ابو بکر صدیق بطور کبر کے تھے کہ امام کے ارکان سے لوگوں کو مطلع کرتے تھے اور یہ بات
 صحیحین میں ہے اور ایک مرتبہ آپ بروز وفات یعنی صبح دوشنبہ کو حجرے کے دروازہ پر تشریف
 لائے اور پردہ اوٹھا کر کیفیت جماعت کی ملاحظہ فرمائی اور لوگوں کو نماز جماعت پڑھانے کا حکم
 خوش ہوئے ابو بکر صدیق نے اسوقت پیچھے ہٹنا چاہا تھا آپ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو
 آپ مسجد شریف میں تشریف نہیں لائے ف حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے آدمیوں میں سے دشمن کے پیچھے نماز پڑھی ایک حضرت ابو بکر صدیق
 اور دوسرے عبدالرحمن بن عوف کے ایک سفر میں چنانچہ ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے اپنے
 باپ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا حاجت سے تشریف لانے میں
 دیر ہوئی صحابہ نے عبدالرحمن بن عوف کو امام کر کے نماز شروع کر دی ایک رکعت پڑھ چکے

کہ آپ تشریف لائے عبدالرحمن بن عوفؓ پیچھے ہٹنا چاہا آپؐ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو اور آپؐ ایک رکعت اونکے پیچھے پڑھ کر ایک رکعت باقی اوٹھ کر پڑھ لی اور ایک بار حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے اور نماز پڑھی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محلہ قبا میں اسطے رض ایک نزع کے جو درمیان بنی عمرین کے تھا تشریف لے گئے تھے آپ کو دیر ہوئی صحابہؓ حضرت ابو بکرؓ کو امام کر کے نماز شروع کر دی اتنے میں آپ تشریف لائے ابو بکر صدیقؓ نے پیچھے ہٹنا چاہا آپؐ اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو اور سب نماز ابو بکر صدیقؓ کے پیچھے پڑھی حال اسامہ بن زیدؓ کو آپؐ واسطے انتقام لینے خون زہر بن حارثہ والدہ کے ایک لشکر پر سردار مقرر کیا اور آپؐ دست مبارک سے لوداؤں کے لیے باندھ دی اور حکم فرمایا کہ شہر اُبی کے حاکم پر لشکر بجاوین اوس کا فرسے جسکی لڑائی میں زہر بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالبؓ در عبداللہ بن رواحہ شہید ہوئے تھے انتقام بواجبی لین حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اوس لشکر میں تعینات فرمایا حضرت اسامہؓ کے امیر کرنے میں سر تھا کہ اونکے باپ کے انتقام کے لیے یہ لشکر کشی تھی دنگاچی خوش ہوا اور حضرت خنیل رضی اللہ عنہ کے متعین کرنے میں یہ سر تھا کہ اونکی عظمت سب صحابہؓ کے دل میں جمی ہوئی تھی اونکو اوس لشکر میں لے گئے اور اصحاب لشکر کو عار نہ ہو کہ عمر مولیٰ کے بیٹے کو ہم پر امیر کیوں کیا بسبب بیماری آپؐ کے لشکر کی دکانی ملوئی رہی اور ابو بکر صدیقؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس تعیناتی سے علیحدہ کر کے خصوصی خدمت یعنی امانت مسجد شریف پر مامور کیا شنبہ کے دن دروز وفات سے پہلے آپؐ کو افاقد ہو گیا تھا اسامہ رضی اللہ عنہ اور لشکر کے لوگ آپؐ پر رخصت ہوئے لشکر گاہ میں جا کے باہر مدینہ کے ٹھہرے یکشنبہ کو مرض نے زیادتی کی خبر سنا اسامہ ٹھہر گئے دو شنبہ کی صبح کو کہ ایک تو خفیف ہو گئی اسامہ ٹھہر آپؐ پر رخصت ہوئے لشکر کو گئے اور روانہ ہوتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حالت نزع طاری ہوئی ام ایمن والدہ حضرت اسامہؓ نے یہ حال اونھیں کہلا بھیجا وہ پھر آئے اور بربرہ بن الحصبہؓ پہلی نے کہ علم بردار اوس لشکر کے تھے علم کو لاکے در مسجد شریف پر کھڑا کر دیا بعد ازاں بنی بکر رضی اللہ عنہ نے اوس لشکر کو روانہ کر دیا مگر حضرت عمرؓ کو باجائز حضرت اسامہؓ کے واسطے مشورہ مامور

۱۔ ابی خنیس
باب سونہ و شے
والف تصور و تہ

تمنا انہی
عبداللہ
نہایت
نہایت

خلافت کے رکھ لیا حال صحیحین میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام مرض میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم اپنے باپ ابو بکر اور صحابی عبدالرحمن کو بلا بھیجی میں ابو بکر کے لیے عہد خلافت کر دوں کہیں کوئی اور کہنے والا نہ کہے کہ میں خلافت کے لیے اولی ہوں پھر آپ نے کہا کچھ ضرورت نہیں خدا تعالیٰ اور مومنین خود سوا ابو بکر صدیق کے اور کسی کو خلیفہ نہ کرے صحیح مسلم میں تصریح یہ لفظ مذکور ہے کہ میں عہد نامہ خلافت ابو بکر کے لیے لکھ دوں چونکہ محدثین کا دستور ہے کہ جو لفظ مطلب میں صریح ہو تا ہی اور مفید تر وہی ذکر کرتے ہیں اور جس کتاب کی لفظ کو ذکر کرتے ہیں حدیث کی اوس کی طرف نسبت کرتے ہیں اگرچہ مضمون اوس حدیث کا اوس کتاب سے اعلیٰ رتبہ کتاب میں واقع ہو اسی سبب مشکوٰۃ شریف اور صواعق محرقہ میں کہ لفظ کتاب مذکور ہے حدیث کو صرف مسلم کی طرف نسبت کیا ہے حضرت عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز نے تحفۃ العاشق میں بھی صرف اسی وجہ سے حدیث کی طرف مسلم کے نسبت کی ہے رام پور کے جو بعض علما نے شاہ عبدالعزیز صاحب پر یہ اعتراض کیا ہے کہ حدیث بخاری میں بھی موجود ہے صرف مسلم کی طرف نسبت یہجا ہی سو یہ اعتراض سبب ناواقفی کے قاعدہ محدثین سے ہے حال ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بخشبہ کے روز یعنی روز وفات چار دن پہلے آپ نے فرمایا کہ قلم دوات کا غذا لاؤ میں ایسی باتیں لکھ دوں کہ تم سے خطا اور بے تدبیری واقع نہ ہو حاضرین خوب سمجھے نہیں بیماری کا آپ بہت غلبہ تھا اور آواز بھی آپ کی پرگنی تھی لہذا حاضرین میں اختلاف ہوا بعضوں نے کہا لے آؤ اور بعضوں نے بنظر عدم تکلیف ہی کے کہا مت لاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کا غلبہ ہے اور کتاب سدیہ میں کافی ہے یعنی ایسے وقت تکلیف میں آپ کو محنت کرنا کچھ ضرورت نہیں سبب اختلاف کے آواز بلند ہوئی اور بعضوں نے کہا پھر پوچھو دیکھو پھر پوچھنے لگے آپ تنگ ہو کے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ اور پھر آپ نے قلم دوات لائے کو فرمایا اور تین باتیں متعلق تدبیرات ملکی فرما دیں کہ اوشیں آیتیں کہ

اَجِزُوا الْوُفُودَ جَائِزَةً وَانْعَامٌ فَيَتَرَهُوْهُوْذُ كُوَيْمٰنٍ اَوْنِ لَّوْكَوْنِ كُوْجِبٰلٍ عَرَبٍ وَاسْطٰ

ملاقات دیکھنے اور دین کے دینے میں آتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ مشرکین کو خبریہ عرب
 سے محالہ اور تیسری بات اوی بھول گیا شاہ عبدالعزیز صاحب لکھا ہی وہ حکم سامان
 کر دینے اور روانہ کر دینے لشکر اسار کا تھا کہ آپ نے مرض موت میں بھی حکم اوسکی روٹی
 کا دیا تھا اس قصے کو شیعہ قصہ قرطاس کہتے ہیں اور اس گمان سے کہ باب خلافت
 میں لکھنا آپ کو منظور تھا حضرت عمر کے بول دیکھنے سے وہ بات جاتی رہی اس
 کو عن مطاعن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شمار کیا ہی اور منظر واقع کے بس طرح قصہ
 ہی اوس میں کچھ طعن نہیں خلافت کے باب میں لکھنا منظور ہی تھا پہلے ابو بکر صدیق کے
 لیے آپ نے جو لکھنا چاہا تھا اوسکو موقوف رکھا کچھ امور تدبیر اسکے ارشاد کرنے تھے
 سوز بانی ارشاد کر دیے اور اگر لکھنے کی ضرورت ہوتی تو آپ لکھنے کو موقوف نفرماتے
 فرض امر کسی کے روکنے سے رک نہیں سکتا بلکہ جب حضرت عمر کی عرض کے موافق آپ لکھنے
 سے باز رہے معلوم ہوا کہ اسے حضرت عمر کی اس معاملے میں بھی مثل معاملہ حجاب
 اذان دیگر امور موافقات وحی کے مقبول ہوئی تھیں اثنا عشر یہ میں طعن جواب طعن
 تمام مذکور ہو حال ازواج مطہرات کیسے کہا کہ آپ کو مرض ذات الجنہ ہو چکا ایک
 پہلی کی بیماری ہوتی ہی سہ مشورہ حضرت ام سلمہ و اسرار بنت عقیس کے کہ جسٹے میں ذات الجنہ کا علاج
 لکھ دیکھ آمین تھیں آپ کے لیے لکھ دیا تجویز کیا لکھ دیتے ہیں واکو کہ بیمار کے مُنہ میں ایک ہی نجاب
 سے ڈالی جاوے سو آپ کے مُنہ میں ڈالی بہتر آپ منع کرتے ہے اشارے سے کہ سبب غلبہ مرض کے
 آپ دسوقت بول نہیں سکتے تھے گرنا اور وہ دوا دیاں مبارک میں ڈالی آپ کے منع کرنے کو
 وہ لوگ سمجھے کہ جیسے بیمار کڑوی یا پرہیز دوا کھائے کو نہیں چاہتا ہی اسی طرح آپ بھی ملتے ہیں
 جب آپ کو اوس حال سے افاقہ ہوا اور آپ کو معلوم ہوا کہ ذات الجنہ تجویز کر کے دوا آپ کے
 مُنہ میں ڈالی تھی آپ نے فرمایا کہ ذات الجنہ شیطان کے اثر سے ہوتا ہی انبیاء کو ایسی بیماری
 نہیں ہو سکتی پھر آپ نے فرمایا جتنے آدمی گھر میں ہیں سب کے مُنہ میں ڈالو اسی طرح ڈالی جاوے

جواب

سوال
دال

سولے عباس رضی اللہ عنہ کے کہ جس مشورے میں تھے سو جب الحکم سو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سبکے میں وادھی طرح ڈالی گئی حتیٰ کہ حضرت میمونہ کے بھی یا آنکہ وہ وزوہار تھیں حال مرض موت میں آپ کو معلوم ہوا کہ انصار اپنے حال میں ہر اسان میں آپ نے مسجد شریف میں تشریف لیجا کے خطبے میں انصار کی خاطر داری اور توقیر کی بہت تاکید فرمائی حال حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل وفات تھوڑی پہلے عبد الرحمن بن ابی بکر آئے اور انکے پاس مسواک تھی آپ نے اسکی طرف دیکھا مجھے شوق آپ کا واسطے مسواک کے معلوم تھا میں سمجھی کہ آپ کا جی مسواک کرنے کو چاہتا ہی میں نے پوچھا کہ آپ کیسے لے لوں آپ نے اشارہ کیا کہ ہاں لے لو میں نے مسواک عبد الرحمن سے لیکے اپنے دانتوں سے نرم کر کے دی کہ آپ نے کی حضرت عائشہؓ فرمایا کہ کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آخر عمر میں سیر اب دہن آپ دہن مبارک سے ملا دیا ف یہاں سے بہت خوبی مسواک کرنے کی پائی جاتی ہے کہ جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتے وقت بھی مسواک فرمائی اور حدیثوں میں بہت تاکید مسواک کرنے کی ہے حتیٰ کہ آیا ہے کہ ایک کھت مسواک سے ستر رکعت مسواک کے برابر ہے اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے حسب تجربہ مشلح یہ بات نقل کی ہے کہ جو شخص الزم کرے مسواک کا توقع قوی ہے کہ مرتے وقت کلمہ شہادت اسکی زبان پر جاری ہوگا اور فیون کھانہ کی زبان جاری ہوگا حال حضرت ام سلمہ اور ام حبیبہ نے ایک کنیسے یعنی عبادت خانہ نصاریٰ کا ذکر کیا اور اسکی تصویروں کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اون لوگوں کی عادت تھی کہ کوئی مرد صالح اون میں مرجاتا اسکی قبر پر مسجد بناتے اور تصویریں بناتے اور بھی آپ نے فرمایا کہ لعن اللہ الیہم ووالنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد یعنی خدا لعنت کرے یہود و نصاریٰ کو اونھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد کر لیا حال بخاری میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آپؐ سنا تھا کہ پیغمبروں کو قبل موت اختیار دیا جاتا ہے چاہیں دنیا میں رہنا اختیار کریں چاہیں ملا علی میں جانا سو میں نے سنا آپ کو قبل وفات کہتے تھے

خوبی مسواک
عائشہؓ فرماتے ہیں

جس کے غائبانہ کی بات
علامہ

اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى یعنی یا اے مجھے منظور ہو اوپر دے رفیقوں کے پاس جانا تب میں سمجھی کہ آپ کو اب ہمارے پاس رہنا منظور نہیں حال قبل وفات کے آپ نے یہ حکم فرمایا اَلْصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ یعنی خوب محافظت کرو نماز کی اور لونڈی غلاموں کی فک کر کماں کی نماز کی متفق ہوتی ہے کہ بوقت وفات بھی آپ نے اس کی تاکید فرمائی اور ابھی لونڈی غلاموں کی رعایت کی تاکید کی افسوس ہے کہ اب لوگ نماز میں بھی غفلت کرتے ہیں بہتر سے نہیں پڑھتے اور بہتر سے پڑھنے والے رعایت امور ضروریہ نماز کی نہیں کرتے بالخصوص کعبہ کے بعد ہڈیا کھڑا ہونے اور درمیان نون سجدوں کے بیٹھنے کو اکثر ترک کرتے ہیں اور اسے نماز کا عدم وجود برابر ہو جاتا ہے اور لونڈی غلاموں پر بھی ظلم کرتے ہیں چاہیے کہ جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید پر خیال کر کے نماز کو خوب درست پڑھا کرین اور لونڈی غلاموں کو بہت محبت رعایت رکھیں حال بقول مشہور بارہویں بیج الاول دوشنبہ کو دو پہر ڈھلے آپ نے وفات پائی نزع کی تکلیف اچکھوت ہوئی آپ فرماتے تھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمُوتِ سَكْرَاتٍ رنگ مبارک کبھی سوج ہو جاتا تھا کبھی زرد حضرت عائشہ کے سینے پر آپ بکھیر لگاتے تھے اور حال میں صبح مبارک آپ کی قبض ہوئی یہ بات بھی حضرت عائشہ خیرہ کما کر فی تحسین آپ کی وفات کو یاقیناً قائم ہوئی اصحاب اہل بیت پر ایسا بچہ ہوا کہ بیان میں نہیں آ سکتا حضرت عثمان کو سکوت لاحق ہوا حضرت عمرؓ کے ہوش جاتے رہے عقل کٹ گئی یہاں تک کہ وہ کہنے لگے کہ جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات نہیں پائی جو کہے گا کہ آپ کی وفات ہوئی میں اسے قتل کروں گا ابو بکر صدیق اور حضرت عباسؓ سب اصحاب میں قتل سے وفات سے پہلے کہ آپ کو افاقہ ہو گیا تھا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بھی آپ سے اذن لیکر اپنی زوجہ بنت خاریج کے پاس شیخ میں کر ایک جگہ کنارے بیٹھ گئے تھے تھے خبر وفات کی پائے آئے دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ مدہوشانہ تموار بھالے کھڑے ہیں اور لوگ اون کے گرد ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا اور آپ کو خدا جلایا جیسے موسیٰ کو طور پر بلایا تھا آپ تشریف لائے منافقین کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیں گے منافقین نے

علامہ
سکون اذن دہ

میں جمع ہو کے یہ تجویز کی کہ سعد بن عبادہ کو امیر کر لیں یہ خبر سنے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح سقیفہ بنی ساعدہ کو گئے سقیفہ کہتے ہیں پٹے ہوئے مکان کو اور بنی ساعدہ ایک قبیلہ ہی انصار میں اس قبیلہ میں ایک مکان بطور چوپال کے تھا وہ سقیفہ بنی ساعدہ کہلاتا تھا وہاں پہونچ کر انصار سے اس بات میں گفتگو کی حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت ایک تقریر اپنے دل میں بنا رکھی تھی میں نے چاہا کہ میں کروں حضرت ابو بکرؓ نے روکا اور فرمود تقریر کی جو باتیں میں نے سوچی تھیں بہت خوبی سے ادا کیں انصار کے فضائل اور مناقب بیان کیے اور ان کے حقوق کو بھی تسلیم کیا انھوں نے امارت کے باب میں جو دعویٰ کیا پہلے وہ کل امارت چاہتے تھے پھر انھوں نے کہا کہ ایک امیر ہم میں ہے اور ایک امیر تم میں یعنی مہاجرین میں ابو بکر صدیقؓ نے یہ حدیث پڑھی **لَا يَكُونُ مِنْ قُرَيْشٍ سَرْدَارٌ اَوْ رَاثَا قُرَيْشٍ** میں سے ہوں انصار خاموش ہو رہے تب ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ ان کو آدمی عمر اور ابو عبیدہ میں سے ایک کے ہاتھ پر بیعت کرو حضرت عمر کہتے ہیں کہ سب تقریر میں مجھے دیکھ ہی بات ناپسند ہوئی اور جو گردن میری ماری جاتی تو مجھے گوارا نہ تھا نسبت باپ کے کہ میں ابام ہوں ایسی جماعت پر جن میں ابو بکر ہوں میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کھائے ہوتے کون امام ہو سکتا ہی ہاتھ دراز کرو انھوں نے ہاتھ دراز کیا میں نے بیعت کی اور حضرت ابو عبیدہؓ نے اور سب حاضرین نے بیعت کی صواعق حرقہ میں روایت معتبر لکھی ہو مسند امام احمد سے کہ بعد بھجوانے حضرت صدیق اکبرؓ کے سعد بن عبادہؓ بھی اوسی وقت سمجھ گئے اور خلافت صدیق اکبرؓ کو انھوں نے قبول کر لیا اور یہ جو مشہور ہو کہ سعد بن عبادہؓ نے ساری عمر بیعت نہیں کی اور اس سبب مدینہ چھوڑ کے یمن کو چلے گئے معتبر نہیں ہی حال آپؐ وصیت فرمائی تھی کہ غسل مجھے میرا اہل بیت دین پہلے ایک آواز آئی کہ آپ کو غسل مت دودہ خود پاک ہیں کہنے کو تلاش کیا کوئی پنا یا پھر ایک آواز آئی کہ غسل دے پہلا کہنے والا شیطان تھا اور میں خضر ہوں حضرت علیؓ اور عباسؓ نے غسل دیا اس میں اختلاف ہوا کہ برہنہ غسل دین یا کپڑوں سمیت پھر سبؓ

نیز غالب ہو گئی اور گوشہ خانہ سے آواز آئی کہ کپڑوں سمیت غسل و حضرت ابو بکر بھی وقت غسل کے حاضر ہوئے تھے انصار نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس شرف میں سے ہمیں بھی کچھ نصیب ہوئے حضرت ابو بکرؓ نے ایک شخص انصار میں سے بھی تعینات کر دیا کہ پانی دینے میں اور اسی طرح کے کاموں میں مدد کریں حال حسب الحکم اقدس نماز کے لیے یہ ٹھہرا کہ بد فعات جو لوگ آتے جاتے تہا تہا نماز پڑھتے جاوین منظور یہ تھا کہ اس شخص سے کوئی بے نصیب نہ رہے اور یہ بات تو معلوم تھی کہ جسدا طہر انبیاء کرام میں بعد موت کے مطلقاً تغیر نہیں آتا اس سبب سے تاخیر دفن کا کچھ اندیشہ کیا حسب الحکم عالی سب کو نماز سے شرفیاب ہو لینے دیا اگرچہ دفن میں تاخیر اتنی ہوئی کہ وہ شبہ کو وقت سپہریا شب چار شبہ کو آپ مدفون ہوئے حال قبر کے باب میں یہ بات قرار پائی کہ جس جگہ آپ کی روح قبض ہوئی وہی جگہ واسطے دفن کے متعین ہوا اس واسطے کہ حضرت صدیق مثنوی رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی کہ نبی وہیں مدفون ہوتے ہیں جہاں ان کی روح قبض ہو اور مدینے میں دو شخص قبر کھودتے تھے ایک ابو طلحہ کہ بغلی بناتے تھے اور ایک ابو عبیدہ بن الجراح کہ سیدھی کھودتے تھے یہ قرار پایا کہ جو پہلے آوے وہ اپنا کام کرے بغلی کھودنے والے یعنی ابو طلحہ پہلے آئے سو قبر آپ کی بغلی کھودی گئی ایک غلام آزاد آپ کے نے کہ شہر ان اہل کا نام تھا آپ کے پچھانے کی کملی قبر میں آپ کے تلے پچھا دی اور کہا کہ میرا دل نہیں چاہتا کہ بعد آپ کے کوئی اسپر بیٹھے اور حجرہ شریفہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں آپ مدفون ہوئے رف علیؓ لکھا کہ متعدد نماز جنازے کی ہونا اور بے جماعت ہونا اور بھی گھر میں مدفون ہونا خواص نبی کرم سے ہو حال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا تھا کہ تین چاند ان کے حجرے میں اترے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا او ٹھون نے تعبیر کہی کہ تمہارے حجرے میں تین شخص ایسے مدفون ہو چکے کہ بہترین اہل ارض ہونگے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں مدفون ہوئے حضرت ابو بکر صدیق نے حضرت عائشہ سے کہا کہ یہ ایک چاند تھا ہے ہیں اور دو چاند باقی حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ ہونے ایک قبر کی جگہ

ان جہاں

مران بردار حضرت

حجۃ شریفہ میں باقی ہو سو روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمان مدفون ہوں گے
 حال حضرت فاطمہؓ ہزار ضعیفہ عنہا کو ایسا بچ ہو کہ سبب غم کے جب تک جیتی رہیں مطلقاً نہیں
 اور چھ مہینے کے ہی بعد آپ کی وفات کے نزدیک بہن بعد دفن کے قبر شریف پر آئیں اور اصحاب کے کہا
 کہ تمہارے دل نے کیسے گوارا کیا کہ تم نے مٹی اپنے پیغمبر کے بدن پر ڈالی اصحاب نے کہا کہ اے بنت
 رسول! خدا کے حکم سے مجبوری ہو پھر حضرت طہ نے تھوڑی سی مٹی قبر اہل بیت میں لیکر سونگلی پر شیخاڑ پڑے مگر

مَا ذَا عَلَيَّ مَرْسَبٌ مِّنْ مَّوَدَّةِ أَحْمَدَ
صَلَّيْتُ عَلَيْكَ مَصَابِيحَ لَوْلَا هَا

ابن لايشم ممدى الزمان غوليا
صبت على الايام مضرن ليا ليا

حال ایک اعلیٰ ترین بعد و فن سے قبر شریف پر آیا اور اس کے کہنا کہ خدایتعالیٰ نے فرمایا
وَلَوْ كُنْتُمْ رَادًّا لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ جَاءَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ وَاللَّهُ وَاسْتَعْفِفْ كَلِمَةً وَالرَّسُولُ رُوْحًا
اللَّهُ تَوَّابًا رَحِيمًا اور اگر وہ لوگ جب ظلم کریں اپنی جانوں پر یعنی کوئی گناہ کریں اور میں تیرے
پاس اور مغفرت مانگیں خدا سے اور مغفرت مانگے اس کے لیے رسول بیشک پادین خدایتعالیٰ کو
تو یہ قبول کرے اور الابرار صہبان سو سے ظلم کیا ہو اپنی جان پر یعنی گناہگار رہوں حضور میں آیا ہوں
کہ آپ میرے لیے استغفار کریں تاکہ خدایتعالیٰ مجھے بخشدے قبر شریف سے آواز آئی قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ مِثْلَ
اسد تعالیٰ نے مجھے بخشد یا جذب القلوب میں ہو کہ اس حکایت کو سب علمائے مذاہب اربعہ بخون
نے مناسک میں کتب میں تصنیف کی ہیں لائے ہیں اور احسان کیا ہے فائزہ عظیمہ زیارت قبر
شریف بڑے ثواب کی بات ہو اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حج و زکات و قری
بَعْدَ مَوْتِي فَكُلُوا زَانِيَةً فِي حَيَاتِي ۖ جو کوئی حج کرے بعد اس کے میری قبر کی زیارت کرے
میری موت کے بعد گویا کہ اس سے زیارت کی میری حالت حیات میں اور حالت حیات کی زیارت کے لیے
آیا ہو کُلُّ النَّاسِ مِنِّي زَانِيَةً ۖ میں بخانیگا جس نے مجھے دیکھا پس دونوں حدیثوں کے
علمائے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جو کوئی زیارت قبر شریف کرے وہ دونوں میں بخانیگا اور یہ لفظ شد
بھی یاد پڑتا ہے مِّنْ زَكَاةٍ وَّجَبَتْ لَكَ شَقَا عَنِّي ۖ جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے اس کے لیے

۹
 جو سوچے گا
 علیہ السلام
 نہ سوچے گا
 خوشبو
 پتھرین و
 پوجائین
 و افروز
 من اس
 پوجائے

[illegible]

میری شفاعت واجب ہوئی سلف کے خلف تک یہ عادت ہی ہو کہ جب حج کو جاتے ہیں اس سعادت کو بھی حاصل کرتے ہیں خدا تعالیٰ اپنے فضل عظیم سے طفیل جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس گناہگار تباہ روزگار کو جلد یہ سعادت نصیب کرے آمین ثم آمین

باب سوم حلیہ شریفہ اور اخلاق کریمہ اور معجزات کے بیان میں

فصل اول حلیہ شریفہ کے بیان میں

قد مبارک میانہ تھا نہ بہت لبنا نہ بہت ٹھنکان فی الجملہ لبنا بی سے قریب تھا اور حسین مجمع میں آپ کھڑے ہوتے سب سر بلند معلوم ہوتے رنگ مبارک سرخ و سپید تھا گلابی گینہی و حلت بعضی روایات میں وارد ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ زیادہ خوبصورت ہیں یا یوسف علیہ السلام آپ نے فرمایا اَنَا اَمْلَمُ وَ اَخْيَرُ يَوْسُفُ اَخْبَرُ میں طبع ہوں یعنی گورابا گینہی اور بھائی میرے یوسف خوب گورے تھے ف اہل نکاح نے لکھا ہے کہ اچکے بانگ ہونے میں یہ نکتہ تھا کہ نمک کی یہ خاصیت ہے کہ دوسرے کو آپس کر لیتا ہے ع ہر چیز کہ درکان نمک رفت نمک شدید اور بھی کھائے کو مزہ دار کر دیتا ہے جو کہ اسد جل جلالہ کو منظور تھا کہ ایک عالم کو آپ کی کیفیت سے کیف کرے اور خلق کو آپ کے سبب با مذاق معرفت کر دے اور ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہی لہذا رنگ مبارک میں ملاحظہ عنایت ہوئی سر مبارک بڑا تھا تو سر مبارک خوب سیاہ تھے نرم تھوڑے پھرے ہوئے نہ بہت گھونگر و نہ سیدھے کھڑے کبھی دوش مبارک نمک ہوتے کبھی نرم گوش نمک اور بالوں کے چھ من آپ فرق کیا کرتے تھے جسے مانگ کہتے ہیں اور گوش مبارک نہ بڑے تھے ایسے کہ بد نما ہوں نہ چھوٹے پیشانی مبارک کشادہ تھی کل روشن ابرو مبارک باریک تھیں کمان کی صورت ملی ہوئیں معلوم ہوئی تھیں اور مواقع میں ملی نہ تھیں دونوں کے بیچ میں کچھ فرق تھا درمیان دونوں ابرو دونوں کے ایک رنگ تھی کہ غصے کے وقت پھول جاتی تھی چشمان مبارک بڑی تھیں اور سپیدی میں سرخی

قد مبارک
رنگ مبارک

نکتہ ملاحظہ ہو

کہ انور
نرم گوش

کہ انور
نرم گوش مبارک

شمار مبارک

ملی ہوئی تھی اور پتیاں خوب سیاہ تھیں اور بغیر سرمہ لگائے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرمہ لگا ہوا تھا۔
 شریف بڑی تھیں خوبصورت رخسار مبارک نرم تھے پر گوشت لیکن پھولے ہوئے اور نہ دھبے
 بینی مبارک بلند تھی اور نورانی دہن مبارک بڑا تھا لیکن بہت فروخ کہ بدناما ہو لہذا مبارک
 بہت خوبصورت تھے دندان مبارک سفید و چلی تھے بوقت کلام نور آپ کے دانتوں سے ٹپکتا معلوم
 ہوتا تھا اور بوقت تبسم کے چمک مانند بجلی کے معلوم ہوتی تھی دندان مبارک میں کشادگی تھی
 آگے کے دانتوں میں کھڑکی تھی چہرہ مبارک نہ لہبا تھا نہ ایسا گول کہ بدناما ہو مانند چودھویں رات کے
 چاند کے درخشان تھا بلکہ چودھویں رات کا چاند آپ کے چہرے کی خوبی کو نہیں پہنچتا تھا چنانچہ
 حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے چاندنی رات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے چہرے کو دیکھا سو میں چاند کی طرف دیکھتا تھا اور چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا تھا
 سو باند کہ چہرہ مبارک چاند سے زیادہ اچھا تھا ریش مبارک بھری ہوئی تھی گھنے بال سینے کو
 پر کرتے تھے گردن مبارک بہت خوبصورت تھی جیسے مورت کی گردن سانپے میں ڈھلی ہوئی ہو
 خوب صاف و شفاف دوش مبارک پر گوشت خوبصورت اور دونوں کندھوں میں فرق تھا
 دست مبارک لمبے تھے جوڑا ہتھوں کے اور کندھوں کے بڑے قوی اور مضبوط بلکہ سارک بن
 کے جوڑا ایسے ہی تھے کف دست مبارک پر گوشت اور بہت کشادہ اور بہت نرم کسی دباؤ و حرکی
 نرمی اور کمی نرمی کو نہیں پہنچتی تھی بلکہ آپ کی سفید تھیں خوشبو اور آتی تھی اور بال آئین
 نتھے جیسا کہ قرطبی نے ذکر کیا ہے اور سینہ مبارک چوڑا تھا پشت مبارک گویا چاندی کی ڈھلی ہوئی تھی
 اور گلیان دست مبارک کی لمبی اور خوشنما درمیان دونوں کندھوں کے مہر نہوت تھی اور وہ
 گوشت پارہ تھا اور بھرا ہوا مانند بیضہ کبوتر کے اور گرد او سکے تل تھے اور بال چھوٹے چھوٹے
 اور یہ جو مشہور ہے کہ اس میں کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا یا تَوَحُّدٌ حَقِیْقٌ شَیْئٌ وَ اِنَّکَ مُصَوِّدٌ
 سو یہ بات محدثین کے نزدیک ثابت نہیں چنانچہ ملا علی قاری نے شرح شامل میں لکھا ہے اَصْحٰنِ
 پراور کندھوں پراور سینے پراور پندلیوں پر آپ کے بال تھے اور ایک خط مبارک بالوں کا سینے

میں نے یہ سب
 دیکھا ہے

دندان

چہرہ

ریش مبارک

گردن

دوش

دست مبارک

کف دست

سینہ مبارک

پشت مبارک

گلیان دست مبارک

گوشت پارہ

کلمہ طیبہ

محدثین

زادہ

آبناں تھا بہت خوشنما اور سوا اسکے بدن مبارک پر بال تھے شکم مبارک ایسا صاف و شفاف و نرم تھا کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا خوب سفید صاف و شفاف کاغذ کے تختے تہ کیے ہیں سینہ و شکم مبارک برابر تھا یعنی نہ شکم سینے سے اونچا تھا کہ تو نہ ہونہ نیچا دبا ہوا کہ بدنما ہوساق مبارک ہوا و صاف و گول تھیں فی الجملہ باریکی اور نین تھی قدم مبارک کے کف پا پر گوشت تھے اور بیچ سے خالی اور اونگلیاں پاسے مبارک کی قوی و خوشنما اور اونگوٹھے کے پاس کی اونگلی اونگوٹھے سے بڑی تھی غرض کہ سب خوبی و لطافت جیسی کہ چاہیے بدن مبارک و ہر عضو میں تھی اسی کہ سب خوبصورتوں پر ترجیح رکھتی تھی گویا سب کا حسن آپ میں جمع کر دیا تھا بلایت خوبی و شکل و شامل حرکات و سکنات و انچہ خوبان ہمہ دارند تو تہاداری و پیرینشت سے بھی ایکویسا ہی نظر آتا تھا جیسا کہ سامنے سے اور سر اوسکایہ جو کہ آپ بدن فور تھا جیسے شمع کہ رویشٹ اوسکا ایک ہوتا ہی اور جو چیز اوسکے مقابل ہو کسی طرف ہو روشن و منکشف ہو جاتی ہو اور اس سبب آپ کا سایہ تھا اسلیے کہ جسم کثیف ظلمانی کا ہوتا ہی نہ لطیف نورانی کا گویا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے آپکے سائے نہونے کا خوب محنت لکھا ہی اس قطعے میں قطعہ پیغمبر مآبؐ کا سایہ و تاشک بدل فقین نیفتد یعنی کہس کہ پیر و دوست پیدا است کہ بر زمین نیفتد و جسم مبارک سے خوشبو آتی تھی جو آپکے مصافر کرتا تمام دن اوسکے ہاتھ میں خوشبو آتی اور عرق شریف ایسا خوشبودار تھا کہ بعضی بیبیوں نے شیشے میں کر رکھا تھا دھنوں کے بجائے عطر لگا دیتی تھیں سب خوشبو یوں سے اوسکی خوشبو غالب ہوتی تھی جس کو چہ میں آپ نکل جاتے اوس سے خوشبو آتی یہاں تک کہ پھر جو وہاں نکلنا خوشبو سے پہچان لیتا کہ آپ ادھر سے تشریف لے گئے ہیں آپ جہاں قصاے حاجت کو بیٹھتے وہاں سے خوشبو آتی اور زمین آپکے فضلے کو چھپا لیتی پیشاب میں آپکے قذارت اور بدبو تھی رات میں ایک بار برتن میں آپکے پیشاب کیا تھا ام ایمن نے دھو کے سے پی لیا مطلق بخانا کہ پیشاب ہو آپسے سن کے فرمایا کہ تیرا پیٹ کبھی نہ کھیکا لہذا افتحانے لکھا کہ بول اور برازا پکا بخش نہ تھا چنانچہ عینی شاح بخاری نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مذہب امام جعفریہ

شکم مبارک
ساق مبارک
پیشاب مبارک

نہایت جلال
نعمت مبارک

ان خوشبو

رحمہ اللہ کا یہی ہی خوشبو آپ کو دنیا کی چیزوں میں بہت پسند تھی اس لیے کہ آپ کی مجلس تھی اور
 بھی دنیا کی چیزوں میں آپ کو عورتیں بہت پسند تھیں اور آپ کو خدا تعالیٰ نے چالیس مرد
 کے برابر طاقت دی تھی اور بھی دنیا کی چیزوں میں آپ کو اچھا کھانا پسند تھا اور وحی میں لکھا
 کہ دو چیزوں سے تو اپنے خطا و گناہ یا یعنی خوشبو اور نساء سے اور تیسری چیز یعنی طعام سے
 آپ متباعد نہ ہوئے بلکہ قصد آپ بھوکے رہتے یہاں تک کہ شام مبارک پر یہ تھرا باز دھتے اور با صفت
 ایسے بھوکے رہنے کے مباشرت نہا پر قادر ہونا کہ ایک ات میں سب ازواج مطہرات کے پاس
 ہو آتے تھے از قبیل معجزات ہی بدن مبارک کو روحانی طاقت تھی محتاج طعام دنیوی کا حصول
 طاقت میں تھا اس لیے آپ کو طی کا روزہ رکھنا جائز تھا اور راست کو ناجائز ہی آپ نے فرمایا کہ کو
 تم میں مجھ سے سوا کوئی خدا تعالیٰ کے پاس ات کو رہتا ہوں خدا تعالیٰ مجھے کھلا پلا دیا ہو یعنی
 بسبب غذا سے روحانی کے دنیوی کھانے کی مجھے حاجت نہیں ہوتی کبھی بدن مبارک
 پر نہیں بیٹھتی تھی اس سبب کہ کبھی نجاست پر بیٹھتی ہو ایسے جسد اطہر پر کیسے بیٹھے جس جانور
 آپ سوار ہوتے جب تک آپ سوار رہتے بول برا نہ کرتا آپ بدن مبارک بسبب بھڑکاتا تھا کھڑکی
 کنوؤں کے شیریں ہو جائیگا اور کبھی ایک قطرہ اوسکا کسی طفل شیر خوارہ کے سر میں ڈال دیتے
 بہتر از شیر مادر اوسے قوت دیتا کہ دن بھر اوسکو حاجت دودھ پینے کی نہوتی اور سوتے میں اگر
 آنکھیں آپ کی بند ہوتیں لیکن دل آپ کا بیدار رہتا تھا لہذا جو اوس وقت آپ کے پاس باتیں کرتا سب
 آپ سنتے اور سونے سے آپ کا وضو نہیں جاتا تھا اور سوتے میں آپ کا تنفس یعنی سانس لینا
 ظاہر ہوتا آپ خراٹا کبھی نہیں لیتے تھے اس لیے کہ خراٹا ایک آواز نا پسند ہو اور خدا تعالیٰ نے
 سبنا پسند باتوں سے آپ کو منزہ کیا تھا شاہ ولی اللہ محدث نے اسی تقریر سے ہونا خراٹے کا
 بیان کیا ہی بدن مبارک اور جامعہ مبارک میں جن نہیں پڑتی تھی اور یہ جو حدیث میں آیا ہو
 کان یغلی ثقبۃ یعنی آپ اپنے کپڑوں کی جون دیکھ لیا کرتے تھے محدثین نے لکھا ہو لاویہ ہو
 کسی اور کی جون جو آپ کے کپڑوں پر چڑھ آتی تھی اوسے دفع کرنے کے لیے آپ کپڑا دیکھ لیتے تھے

جان
اور چنانچہ
دنیا میںراستہ کو
کھانا پکھانا
کھانا پکھانااب
دراں

اور بعضوں نے کہا ہے کہ خس خاشاک وغیرہ سے صاف کرنے کو کپڑا دیکھ لیتے تھے اور فی الواقع امکان تھا کہ ایسے جسدِ طاہر اور نظیف اور لباسِ معطر و معتبر میں جون پڑیں جون تو بہت کثافت میں پیدا ہوتی ہے اور آپکو پاکیزگی اور صفائی بہت پسند تھی اور میلہ کھچلا پریشان صورت رہنے کو بہت ناپسند فرماتے تھے بلکہ ایسے شخص کو آپ نے مثلِ شیطان فرمایا بالوں کے دھونے اور لنگھی کرنے کا اور تیل چھیل لگانے کا آپ نے حکم دیا ہے لیکن اس قدر کہ اکثر اوقات اسی میں مشغول ہے اور عورتوں کی طرح بناؤ سنگسار کیا کرے

فصل دوسری اخلاقِ کریمہ کے بیان میں

خدا تعالیٰ نے فرمایا اِنَّكَ لَعَلٰی خَلْقٌ عَظِيْمٌ بیشک تمہارا خلق بہت بڑا عمدہ ہو
جبکہ خدا تعالیٰ نے آپ کے خلق کو عظیم وعدہ فرمایا خیال کرنا چاہیے کہ کیسے عمدہ خلاق کر دیتے
تھے عزت عائد نہ کسی نے آپ کے اخلاق کو پوچھا اور انھوں نے کہا کہ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ
آپ کا خلق قرآن تھا یعنی جو اخلاق حمیدہ قرآن مجید میں مذکور ہیں آپ سے متصف تھے وضع
آپ کی باوقار تھی جو ایجاب رکھی آپ کو دیکھتا ہی بہت کھانا لگتا مگر جب شرف حضور سے مشرف ہوتا اور باجیت
کرتا تو آپ کی محبت اس کے دل میں آجاتی ملاقات میں تقدیم سلام کی فرماتے منتظر اس بات کے رہتے کہ
وہ شخص سلام کرے ہر ایک سے بخشا وہ پیشانی و روئے خندان ملتے کبھی آپ کی زبان پر فحش یا کلام
درشت جاری نہ ہوتا جو کوئی آپ کو پکارتا آپ فرماتے لبیک یعنی حاضر اصحاب میں کبھی پانچونچھٹا
جن مجلس میں تشریف لیجاتے کنارہ مجلس پر بیٹھ جاتے قصد بالانشینی اور صدر مغل کا ہنر کرتے اگر
کوئی شخص آپ کا ہاتھ پکڑ لیتا جب تک وہ نچھوڑتا آپ نچھوڑاتے کبھی کسی شخص کو اپنے اپنے ہاتھ سے
نہیں مارا لگتا ہوا دین اور اپنی ذات کے لیے کبھی اپنے بدلہ نہیں لیا اور کسی پر غضب نہیں کرتے تھے
مگر جبکہ حدود الہی سے تجاوز ہوا اور اس وقت میں خدا تعالیٰ کی واسطہ ایسا آپ کو غضب ہوتا کہ کوئی آپ
نہیں لاسکتا تھا بڑھی عورتیں جو آپ کو اپنے کام کے لیے ساتھ لے لیتیں آپ ساتھ ہو لیتے
اور کام کر دیتے ایک ہودی کا آپ پر کچھ دین تھا وعدہ معینہ ہنوز وعدہ منقضی نہیں ہوا تھا کہ اس

۱۰۰

اگے تقاضے شدید کیا چونکہ درستی کرتا تھا آپ نرمی فرماتے تھے اوس نے کہا کہ تمہارے
 خاندان میں ایسی ہی نادہندی چلی آتی ہے اس بات کو سن کے حضرت عمرؓ بیتاب ہو گئے اوس
 یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ تو اگر اس مجلس شریف میں نہوتا تو میں تیری گردن مارتا اپنے حضرت
 عمرؓ سے فرمایا کہ تمہیں چاہیے تھا کہ مجھ سے اول کے لیے کہتے اور اوس سے تقاضا نرمی کے لیے
 کہتے اوس کو زجر چاہیے تھا جاؤ اوس کا قرض ادا کرو اور بیس صاع عرصہ اوس کے جھگڑنے کے
 زیادہ دو چارے سے یہودی نے یہاں تک حال دیکھا اسی وقت ایمان لایا اور کہا کہ میں نے کتب راجعہ
 میں بغیر آخر الزمان کی صفت میں دیکھا ہے کہ چونکہ کوئی اوس سے درستی کرے وہ نرمی
 کریں مجھے اوس صفت کا امتحان منظور تھا سو ویسا ہی پایا اپنے شک بغیر آخر الزمان میں آپ کی
 نرم خوئی یہاں تک تھی کہ خدا تعالیٰ نے اوسکی تعریف فرمائی **فِيْمَا كَرِهَتْ مِنْ اللّٰهِ لَنْتَ**
لَهُمْ وَكَوْنُ كُنْتَ فَظًا عَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا تَفْضُوْا مِنْ حَوْلِكَ یعنی اس کی بڑی مہربانی
 ہو کہ تم نرم خو ہوئے مسلمانوں کے لیے اور اگر تم درشت خوشحالت ہو تے تو بیشک پریشان
 ہو جاتے تمہارے گرد سے برکت کے لیے مہینے کے نوٹھی غلام خادم برتن پانی کا لگا
 درخواست کرتے کہ آپ دست مبارک اوس میں اُالیں آپ انکی خاطر سے لگرجا رہے
 دن ہوتے ہاتھ انکے برتنوں میں اُال دیتے یا انکے بسبب سردی کے تکلیف ہوتی تھی مجلس
 میں اصحاب بے تکلف بہتے اور اصحاب ہر جنس کی باتیں جو خلافت شریعہ میں اگرچہ طواف
 کی ہوتیں آپ کی مجلس میں کرتے ایک صحابی نے آپ کی مجلس میں ذکر کیا کہ یا رسول اللہ مجھے تو
 میرے بھتیجے خوب نفع کیا لوگ متحیر ہوئے انھوں نے کہا کہ میں سفر کو جاتا تھا میں نے پرش
 کے لیے سٹوٹھا ایک ہت بنا یا راہ میں توشہ ختم ہو گیا میں نے اوس ہت کو توڑ کے کھایا سو مجھے
 تو بھت نفع دیا ایسی باتیں ہنسی کی بھی مجلس شریف میں مذکور ہوتی تھیں آپ کبھی مزاح بھی
 ہنسی کی بات اصحاب فرماتے تھے مگر سو ابچ کے نہیں فرماتے تھے ایک شخص نے آپ سے سواری
 مانگی آپ نے فرمایا کہ میں تیری سواری کو اونٹنی کا بچہ درنگ اوس نے کہا کہ میں اونٹنی کا بچہ لے کے

ابن زہرہ
فی السیرۃ

کیا کرو چکا اپنے فرمایا کہ اونٹ اونٹنی کے بچے نہیں ہوتے ہیں تو کہے ہوئے ہیں سو یہ بات سچی تھی براہِ ظرافت اپنے اس طرح فرمایا ایک شخص تھا زاہر نام گاؤں میں رہتا تھا گاؤں کی چیزیں بطور ہڈی کے حضور اقدس میں لایا کرتا تھا اور آپ اسے شہر کی چیزیں خرید کر دیا کرتے تھے اور فرمایا اپنے زاہر بادیشناک و سخن محض عرفی یعنی زاہر ہمارا گاؤں کا آدمی ہے اور ہم اس شہری ہیں یعنی گاؤں کی چیزیں ترکاری وغیرہ لے آتے ہیں اور ہم شہر کی چیزیں اونکو خریدتے ایک دن زاہر بازار میں کچھ چیز اپنی بیچ رہے تھے اپنے جا کے اونکو پس پشت سے لپٹا لیا اونھوں نے دیکھا تھا کہنے لگے کون ہے چھوڑنے پھر حباب کو معلوم ہوا کہ آپ ہیں پیٹھ اپنی مبارک سے خوب چپٹا دی پھر اپنے فرمایا کون مول لیتا ہے اس غلام کو زاہر نے کہا کہ قیمت میری تو بہت کم ہے گی سیاہ فام تھے اور صورت اونکی اچھی تھی اس سبب اونھوں نے یہ بات کہی اپنے فرمایا لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک تم کم قیمت نہیں یعنی اللہ کے نزدیک تم بیش قیمت ہو مقبول ہو اور نہ کیسے مقبول خدا ہوتے کہ جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب اور مقبول تھے ایسی باتیں ظرافت کی آپ واسطے طبیعت قلوب سلیمین کے براہِ شفقت فرمایا کرتے تھے آپ اپنے کام اپنے ہاتھ سے کر لیا کرتے تھے جیسے اپنا کپڑا سی لینا یا اپنی بکری کا دودھ دودھ لینا اور کام گھر کا کر لینا حضرت انس بن مالک آپ کے خادم تھے وہ کہتے ہیں دس برس میں ابی حذیفہ نے کئی قسم کی خدمت کی کہ سفر و حضر میں جس قدر میں آپ کا کام کرتا تھا اس سے آپ میرا کام زیادہ کرتے اور کبھی دس برس کے عرصے میں اپنے مجھے جھڑکا نہیں اور نہ ان کا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیون نہیں کیا یا فلاں کام کیون کیا اور سواری فرماتے تھے براہِ تواضع ہر سواری پر اونٹ چڑھ کر پر خرمیدار زگوش پر اور اصحاب کے ساتھ کام میں شریک ہو جاتے تھے ایک سفر میں اصحاب نے ایک بکری ذبح کی کھانیکے واسطے اور آپس میں کام تقسیم کر لیے ایک نے کہا کہ کھال صاف میں دوں گا ایک نے کہا کہ گوشت میں بناؤں گا ایک نے کہا کہ میں پکاؤں گا اپنے فرمایا کہ کھڑیاں چمک سے میں اونٹ لائوں گا اصحاب نے کہا کہ یہ کام بھی ہم کر لینگے آپ کا ہیکو تکلیف کریں اپنے فرمایا

سیدنا ابوبکر

کہ خدا تعالیٰ ناپسند کرتا ہی اس بات کو کہ آدمی اپنے رفیقوں میں ممتاز ہو کے بیٹھے اور کام میں یک
 نہوار آپ جا کے لڑائی اٹھا لائے مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ جب آپکو مسجد کو تشریف لائے
 دیکھتے اصحاب بیٹھے رہتے کھڑے نہوتے اس سبب کہ جانتے تھے کہ آپکو یہ بات ناپسند ہو یعنی
 بنظر شفقت باین خیال کہ برابر کھڑے ہونے میں کہ ہر وقت کی آمد و رفت ہو لوگوں کو تکلیف کی
 اجازت دے رکھی تھی کہ کھڑے نہوا کر میں صحابہ مقتضائے اکابر فوق الکتاب کا رہنہ ہوئے
 اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کھڑا ہونا تنظیم کے لیے منع ہے اور حدیثوں سے جو ازیام کا واسطہ
 شخص منظم کے براہ محبت و تنظیم ثابت ہوتا ہی امام نووی نے رسالۃ البیان فی آداب حملۃ القرآن
 میں اس مسئلہ کو لکھا ہے اور ایک رسالہ بالخصوص اس مسئلہ کے بیان میں اور انھوں نے علیحدہ تصنیف کیا ہے
 اور احادیث سے بلائی قویہ جو ازیام کو ثابت کیا ہے آپ مسکینوں سے بہت محبت رکھتے ہر غریب اور
 امیر اور غلام اور آزاد کی دعوت قبول فرماتے اہل شرف و عروت کی توقیر کرتے، حسبِ تہہ ہر ایک
 سے معاملہ کرتے اپنے اصحاب کو بہت دست رکھتے تھے جو بیمار ہوتا اونکی عیادت کو تشریف لجاتے
 اور غمزدہ کے گھر و ہسپتال پر بھی تشریف لجاتے جو کوئی ہدیہ لانا قبول فرماتے اور اکثر اوسکا بدلہ کر دیتے
 اویسی قدر یا اوس سے زیادہ اور شہت آپکی اکثر تبدلہ رہتی اور ایک مجلس میں سو سو بار ہتھفاز کرتے اور
 نماز لمبی پڑھتے اور خطبہ چھٹا اور یابین کثرت نماز پڑھتے اور تہجد میں قیام کرتے کہ پانچوں مبارک ورم گئے
 لوگوں نے عرض کیا آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی خطائیں
 معاف کر دیں ہیں آپ نے فرمایا اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا یعنی جب اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسی
 مہربانی کی ہے تو کیا میں بندہ شکر گزار نہ ہوں اور شکر اوس مالک کی نوازش کا ادا نہ کروں آپ جو
 ہنستے تھے تو ہمیں فرماتے تھے کبھی آواز سے نہیں ہنستے تھے اور کلام اس طرح فرماتے تھے کہ
 سامع اچھی طرح سمجھ لے اکثر کلام کو واسطے تفہیم سامع کے تین بار مکرر فرماتے اور ہر ایک سے اوسکے فہم
 کے موافق کلام کرتے اور اسدہ جل جلالہ نے آپکو جوامع الحکم عنایت فرمائے تھے یعنی ایسا کلام کہ عبارت
 تمثوری ہو اور معنی بہت ہوں جیسے لَا تَمْلَأُوا اَعْمَالُکُمْ بِالْثَنَائِکُمْ سب عمل موافق سب کے ہر بھی

نیت ہو ویسا ہی عمل کا پھل ملے اس حدیث سے صد ہا مسائل دینی و دنیوی ثابت ہوتے ہیں اور علمائے محدثین اور فقہانے ایک فقرہ کی شرح میں لکھا ہو یا کفر حُسنِ اسلام المرکز کہ مکالا یعنی یہ دینی آدمی کی خوبی اسلام میں سے یہ بات ہو کہ جس بات میں کچھ فائدہ نہ ہو مگر یہ حدیث بھی صد ہا امور دینی اور دنیوی میں کارآمد ہو اسی طرح اور بہت سی حدیثیں ہیں شجاعت اور سخاوت میں آپ سے غالب تھے شجاعت کا یہ حال تھا کہ جنگِ حنین میں جھوٹے لشکر کو ابتدائیں ہزیمت ہوتی تھی آپ نے بغلہ شہبائ کو جسکا نام لعل تھا لگے بڑھایا اور رجز پڑھتے تھے اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ میں نبی ہوں جو محمد نہیں میں بیٹا عبدالمطلب کا اور صحابہ نے بیان کیا کہ جو زیادہ خوف کی جگہ لڑائی میں ہوتی تھی آپ میں تشریف رکھتے اور ہم لوگ جا کے آپ کی پناہ لیتے اور سخاوت کا یہ حال تھا کہ کبھی کسی سائل کے جواب میں لائیں فرماتے تھے حتی الوسع اوسکا مطلب پورا کرتے تھے اور جو نہ ہو سکتا تو نرمی و خوش اخلاقی جو دینے اور اس طرح خچ کرتے کہ فقر و ناداری سے بڑے حتی کہ بعضے کفار جیسے صفوان بن امیہ سب آپ کی سخاوت کے سلمان ہو گئے اونے حق میں آپ کی سخاوت ہی معجزہ ہو گئی صفوان نے کہا کہ خبر نبی سے ایسی سخاوت ممکن نہیں سب عبادات میں فروتنی اور تواضع فرماتے کھانے پینے میں نشست و برخاست کی طرح رکھتے تکیہ لگائے کھاتے اور فرماتے میں بندہ ہوں بندوں کی طرح کھاتا ہوں اور کھاتے کو کبھی برا نہ کہتے ہوتا کھاتے نہیں اوتھا دیتے دودھ اور شیر پیتی اور گوشت پسند فرماتے بکری کے کت کا گوشت آپ کو بہت پسند تھا مرغی کا گوشت بھی آپ نے کھایا ہو بسم اللہ کر کے کھاتے اور ہر کام کو بسم اللہ سے شروع کرتے اور سید ہاتھ سے کھانا کھاتے مگر استنجایا نہ کیا جھاڑنے میں ایسے کام یا تین ہاتھ سے کرتے جس خرمین بوسے برائے جیسا کچا لسن یا کچی پیاز اوسکو کھاتے اور ناپسند فرماتے مسواک کو بہت رکھتے اس سبب کہ باعث ہو صفائی اور نظافت کا سواری میں آپ کو گھوڑا بہت پسند تھا دست مبارک گھوڑے کی پیشانی پر پھیرتے اور آپ نے فرمایا کہ گھوڑے کی پیشانی سے برکت بندھی ہو

فصل تیسری معجزات کے بیان میں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل جلالہ نے بیشمار معجزات عنایت فرمائے اور جو جو عجوبے

بیشمار معجزات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بیان میں نظر
میں نہ آسکے

بیشمار معجزات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل جلالہ نے بیشمار معجزات عنایت فرمائے اور جو جو عجوبے

باب نمبر ۱۰
ہوئے خبر کو ملے تھے انکو پہلے اور علماء محدثین اور اہل سیر نے معجزات آپ کے بقدر اپنے علم کے لئے بعضین نے صرف معجزات کے ہی بیان میں کتاب لکھی جو جیسے امام جلال الدین سیوطی نے خصائص بکری تصنیف کی اگرچہ راقم الحروف نے یہ کتاب نہیں دیکھی لیکن میں نے اہل علم سے سنا ہے کہ ایک ہزار معجزے اوس میں مندرج ہیں اور محقق ستارہ کے علماء محدثین نے لکھا ہے کہ تین ہزار معجزے آپ صمد ہوئے فقیر نے بھی سالہ انگلہ لمہین فی آیات رحمۃ اللعالمین صرف معجزات عالیہ کے بیان میں تصنیف کیا ہے اور التزام کر کے وہی معجزات مندرج کیے ہیں جو بروایات معتبرہ کتب حدیث میں وارد ہیں اور تین سو معجزے اوس میں درج ہیں اور برکت ایزد کریمہ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ اسی تمہید اور تقریر و ترتیب اور اوس سلسلے کی انتہی ہے کہ مقبول طابع جلال اہل علم و دین پر خدا تعالیٰ اور اس کے حبیب نے بھی مقبول فرمایا ہو مطاوعی حالات اس کتاب میں بہت معجزات مذکور ہو چکے ہیں اس لیے کہ معجزات کی ایسی کثرت تھی کہ کم کوئی معاملہ کیا معجزات سے خالی ہوتا تھا اس مقام میں پچاس معجزات شریفہ لکھے جاتے ہیں محبت سترہ عمدہ ترین معجزات قرآن مجید ہے کہ ایسا معجزہ اور کسی پیغمبر کو عنایت نہیں ہوا سب انبیاء کے معجزے ایک وقت میں ظاہر ہوئے کہ معدوم ہو جاتے تھے اور یہ معجزہ آپ کا اب تک کہ ابجد انزول سے بارہ سو اٹھتر برس ہوئے باقی ہوا و قیامت تک باقی رہے گا صحابہ عرب کہ فصاحت و بلاغت میں بعد ایل تھے اور فی البدیہہ قصیدہ طویلا اور شرح طویل بے تکلف کہہ دیا کرتے تھے اس کے مقابلے سے عاجز رہے آپ نے بلا دون سے کہا فَاَنُؤِیْسُوْرَہُ مِنْ مِّثْلَہٗ وَاَدْعُوْا شُهَدَآءَ کُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ ۝ لاؤ تم کوئی سورت قرآن کیسی اور بلا لو اپنے مددگاروں کو سوا اللہ کے اگر تم سچے ہو وہ برابر سورہ انعام اے اے اللہ اے اللہ کو شہادے کے کہ سب رسول تو نہیں ہوئے نہ بنا سکے اور آج تک دشمنان دین کہ فکر میں تخریب اسلام کی ہمیشہ رہتے ہیں اس بات پر قادر ہوئے اور قرآن شریف بہت سی پیشین گوئیوں پر مشتمل ہے کہ آئندہ خبر جیسی دی تھی ویسا ظہور میں آیا مثلاً قبل زمان ہجرت فارسیوں اور رومیوں میں ایک زمین متصل عرب پر لائی ہوئی اور فارسی غالب آئے مکے کے کفار خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ فارسی اہل کتاب نہیں ہیں وہ غالب آئے

پیشینہ کو ادا نہیں
آئے ہیں

مخففان و سکون و انفس
دن بہ روزان تا دیکھیں ان
بکرمین ہمدان

پیشین گوئی قوم غافل

پیشین گوئی قوم غافل

پیشین گوئی قوم غافل

پیشین گوئی قوم غافل

پیشین گوئی قوم غافل

پیشین گوئی قوم غافل

رومیوں پر جو اہل کتاب ہیں اسی طرح ہم کہ اہل کتاب نہیں بوقت جنگ محمدیوں پر کہ اہل کتاب
ہیں غالب آئیں گے اللہ جل جلالہ نے ابتدا سورہ کرم میں خبر دی کہ فی الحال تو فارسیوں
پر غالب آگئے ہیں مگر پھر رومی فارسیوں پر غالب آجاویں گے چند سال میں نو برس کے اندر
اوسکے واقع ہوا اور جس روز کہ مسلمانوں کی فتح کفار پر درمیں ہوئی اوسی دن فارسیوں
رومی غالب آئے اور اللہ جل جلالہ نے اوسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا اور
اوس آیت میں ایک اور پیشین گوئی کا بھی ظہور ہوا اوس آیت میں ہی یوسف علیہ السلام کی تفسیر
پیش کر اللہ تعالیٰ اوس دن خوش ہوئے مسلمان اللہ کی مدد سے مطابق اوسکے بھی واقع ہوا کہ
جس دن رومی فارسیوں پر غالب آئے اوسی دن کہ روز بدر تھا مسلمانوں کی بھی مدد ہوئی
خدا تعالیٰ کی جانب سے کہ خوش ہوئے فرشتے مسلمانوں کی مدد کے لیے نازل ہوئے اوس فتح عظیم
کہ باعث تقویت عظیم ہووے مسلمانوں کو حاصل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر
دی تھی کہ یہودی کبھی کسی لڑائی میں مسلمانوں پر غالب نہوں گے اور مطابق اوسکے واقع ہوا
کہ یہودی قریظ اور بنی نضیر اور بنی قریظ اور بنی نضیر والے سب کے مسلمانوں لڑائی میں مغلوب
ہوئے کسی نے مسلمانوں پر غلبہ نہیں پایا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر دی کہ صحابہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلافت رشید ملے گی اور اوسکے دین کو اوسکے وقت میں فوقت
و شوکت ہوگی مطابق اوسکے چار بار با صفا خلیفہ رشید ہوئے اور دین اسلام کی اوسکے وقت
میں بڑی قوت ہوئی اسی طرح اور بھی پیشین گوئیاں قرآن مجید میں ہیں کہ کتب تفسیر وغیرہ میں
مذکور ہیں اور رسالہ الکلام امین میں بھی فی الجملہ تفصیل مذکور ہوئی ہیں معجزہ صریح بخاری اور
مسلم میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے ملک حجاز میں ایک آگ
نکلے گی کہ اوسکی روشنی سے شہر بصر کی پہاڑیاں جکا نام اعناق الابل ہو روشن ہوں گی
سو اسی ہجری میں متصل مدینہ طیبہ کے ایک آگ بطور شہر کے زمین سے نکلے گا اور ایک مدت تک
رہے پھر معدوم ہوگی تفصیل سے حال اوس آگ کا جملہ لایحاجز فی الاعجاز بنار الحجاز میں کہ اسی

زمانہ ظہور میں قطب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف کی ہو اور تاریخ خلاصۃ الوفا باخبار
دارالمصطفیٰ امین کہ سید سمنودی کی تصنیف ہو اور جذبا لقلوب الی دیار المحبوب تصنیف شیخ عبدالحق
دہلوی میں مذکور ہو اور الکلام المبین میں بھی احوال و سکا فی الجملہ مشرح ہو معجزہ
سنن ابو داؤد میں ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبل قیامت کے ترک مسلمانوں کے ایک
شہر کو مسلمانوں نے آباد کیا ہوگا اور اس کے بیچ میں دجلہ ہوگا گھیر سکے اور مسلمان ہاں کے تین
قسم ہو جائیں گے بعض بادشاہ ترک کی پناہ میں آجائیں گے وہ ہلاک ہوں گے اور بعض اپنا
مال و اسباب اور عیال و اطفال لیکے بھاگیں گے وہ بھی ہلاک ہوں گے اور بعض ہتھیار لینگے اور
لڑیں گے وہ شہید ہوں گے انتہی مطابق اسکے واقع ہوا کہ ترکان تناری نے شہر بغداد کو کہ بیچ میں
اسکے دجلہ ہو محمد مستقیم باللہ خلیفہ عباسی میں آگے گھیرا اور خلیفہ بغداد اور قاضی وغیرہ پناہ چاہنے
بادشاہ اتراک کے پاس حاضر ہوئے اس ظالم نے جب بغداد سے کوچ کیا دوسری منزل میں ان دن
سب کو قتل کیا اور کچھ لوگ مع عیال و اطفال بھاگ گئے وہ بھی مار گئے اور تباہ ہوئے اور ایک
جماعت نے جہاد کیا اور کچھ چہرہ لگلوں شہادت سے رنگیں ہوئے معجزہ ۴ عمار بن یاسر کے لیے اپنے
فرمایا کہ گردہ باغیوں کا دھنیں قتل کریگا مطابق اسکے واقع ہوا کہ وہ حضرت علیؑ کے ساتھ تھے اور
لشکر معاویہ کے ہاتھ سے مقتول ہوئے معجزہ ۵ اپنے خبر دی تھی کہ حضرت عثمانؓ بوسے
میں شہید ہونگے مطابق اسکے واقع ہوا معجزہ ۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں اپنے
شہادت کی خبری تھی کہ قاتل ان کا سر میں تلوار مارے گا و اڑھی پر خون بہے گا مطابق اسکے ہوا
معجزہ ۷ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حق میں اپنے فرمایا تھا کہ اس کے سبب اللہ تعالیٰ
مسلمانوں کے دو بڑے گرد ہوں میں صلح کروں گا مطابق اسکے ہوا کہ حضرت امام حسنؑ نے حضرت
صلح کر لی معجزہ ۸ حضرت امام حسینؑ کے لیے اپنے خبر دی کہ بلا میں شہید ہونگے مطابق اسکے ہوا
معجزہ ۹ فتح بیت المقدس کی اپنے خبر دی تھی سو حضرت عمرؓ کے وقت میں فتح ہوا معجزہ ۱۰
اپنے خبر دی تھی کہ سفید محل کسری میں جو خزانہ ہو مسلمانوں پر تقسیم ہوگا مطابق اسکے محمد حضرت عمرؓ

معجزہ ۱

معجزہ ۲

معجزہ ۳

معجزہ ۴

معجزہ ۵

معجزہ ۶

معجزہ ۷

معجزہ ۸

حضرت عمرؓ کے لیے آپ نے فرمایا تھا کہ شہید ہونگے مطابق اوسکے ہوا ابو لولو جو سی کے ہاتھ سے کہ نماز پڑھتے ہیں صبح کی وقت اوس نے زخمی کیا شہید ہوئے **معجزہ** عدی بن حاتم سے آپؓ نے فرمایا تھا کہ ملک عرب میں سب انتظام اسلام کے ایسا امن طریق ہو جائیگا کہ تم دیکھو گے کہ ایک عورت تنہا کجاوہ شتر پر سوار ہو کے حیرہ سے حج کے لیے آوے گی اور کچھ خوف و سکوت ہو گا خدا کے کسی کانہو کا مطابق اوسکے ہوا اور عدی بن حاتم نے زن شتر سوار کو کہ تنہا حیرہ سے حج کے لیے آئی تھی دیکھا **معجزہ** اپنے خبر دی تھی کہ احبار الزیت پر کہ پتھر ہیں ایک طرف تھکے کے چکنے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اون میں تیل چھڑا ہی خون بھیگا مطابق اوسکے عہد یزید پلیدین واقعہ حرہ وہین واقع ہوا مدینے کے لوگ یزید سے منحرف ہو گئے اور اوسکے حاکم اور سب ہی اس پر کو مدینے سے نکال دیا تب یزید نے مسرت بن حنفیہ کو ایک بڑا لشکر و خوار لیکر مدینے پر بھیجا اور اوسکے جانے کے بڑی خونریزی کی اور نہایت ظلم کیا خون احبار الزیت پر بہا کر کہتے ہیں پتھر ملی زمین چلی ہوئی کو ایسی ہی جگہ پر لڑائی ہوئی تھی لہذا واقعہ حرہ اوسکا نام ہوا **معجزہ** اپنے خبر دی کہ میری امت کے لوگ دریائے شوم میں جہاز پر سوار ہو کر جہاد کرینگے اور ام حرام بنت ملحان میں ہونگی مطابق اوسکے عہد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں ہوا کہ بامارت حضرت معاویہ دریا میں جہاز ہوا اور ام حرام بھی وہاں تھیں بلکہ سواری کے اوپر سے گر کے پھرتے وقت کہیں **معجزہ** اپنے خبر دی تھی کہ ازواج مطہرات میں سے پہلے وہ آپؓ ملی ہوئی جتنے ہاتھ لنبے ہوں گے یعنی بعد آپؓ کے ازواج مطہرات میں سب سے پہلے وفات اون بی بی کی ہوگی جو بہت سخی ہیں میں زیادہ لنبے ہاتھ والی کنایہ تو زیادہ سخی سے پہلے ازواج مطہرات معنی حقیقی محبین تھیں لیکن لکڑی سے آپس میں ہاتھ ناپنے پھر جب حضرت زینبؓ کا سب سے پہلے انتقال ہوا سمجھیں کہ مراد لنبے ہاتھ ہونے سے سخاوت تھی اس لیے کہ سب بیویوں میں زیادہ وہی سخی تھیں **معجزہ** حضرت ثابت بن سبن شماس انصاری رضی اللہ عنہ کی نسبت آپؓ خبر دی تھی کہ اون کی موت بہشتات ہوگی مطابق اوسکے واقع ہوا کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے **معجزہ** ایام منامین کفار کے ابو جہل وغیرہ

معجزہ
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

معجزہ

معجزہ ۳۱

معجزہ ۳۲
ذکر شوق

آپؐ درخواست کی کہ چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دیں آپ نے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا دونوں ٹکڑے اتنے خرق سے ہو گئے کہ جبل حرا دونوں کے درمیان میں نظر آتا تھا آپؐ پکار کر کے کہا اے لوگوں! یہ گواہ رہو یہ اس معجزے کو مشاہدہ کیا لیکن بہت قوت ازلی کے ایمان لئے بلکہ کہنے لگے کہ یہ جادو ہی کہ ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتا ہی اور اپنے مشاہدے کو یہ ٹھہرایا کہ نگاہوں پر ہماری جادو کیا کہ ہمیں ایسا نظر آیا یعنی نظر بندی کی اس معجزے کا کلام اللہ میں بھی ذکر ہوا قَتَبَتِ السَّكَاكَةُ وَالشُّقَّ الْقَمَرِ وَلَانَ يَرْوَا آيَةً لِّعِبَادٍ يُفَوِّضُوا اسْمُكَ مُسْتَمْسِكِينَ قَرِيبًا قِيَامَتِ اَوْ بَوَّحْتَ كَيْفَا چاند اور اگر دیکھتے ہیں کوئی معجزہ منہ پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں جادو ہی کہ ہمیشہ سے چلا آتا ہی اور احادیث کی دایات متواترہ سے بھی یہ معجزہ ثابت ہی کفار نے باہم یہ کہا کہ اگر نظر بندی ہی تو باہر کے لوگوں کو ایسا معلوم نہوا ہو گا دور کے شہروں سے اُن دونوں جو اشخاص کے میں آئے اُن سے پوچھا سب نے بیان کیا فی الواقع ایسا ہوا تھا اور ہم نے بھی چاند کو دو ٹکڑے دیکھا اس معجزے پر بے دینوں نے دو اعتراض کیے ہیں ایک یہ کہ چاند اور سورج اور سب جرام علویہ میں خرق والتیام نہیں ہوتا سو یہ اعتراض محض یہودہ ہی اہل ملت یعنی اہل اسلام اور یہود اور نصاریٰ ہرگز اس کے قابل نہیں اور حکما میں صرف مشائیں اس بات کے قابل ہیں سو کوئی دلیل اس بات پر کہ چاند اور سورج اور ہر ستارہ قابل خرق والتیام نہیں قائم نہیں کی چنانچہ صدر شیرازی نے شرح ہدایۃ الحکمتہ میں کہ مشہور بصدرایہ کی بات کو دو مقام پر لکھا ہی اور حکماء نے انگلستان کے بروضع فیساخو رس اثراتی ہیأت کو قائم کیا ہی بھی ثابت کیا ہی کہ سب سے مثل نہیں کے قابل خرق والتیام ہیں دوسرا یہ کہ اگر یہ امر واقع ہوتا تو بلاد دور دست کے لوگ بھی اسے دیکھتے اور اونکی تواریخ میں بھی مندرج ہوتا سو اس کا یہ جواب ہی کہ بلاد دور دست کے لوگوں سے بوقت وقوع جو اہل مکہ نے دریافت کیا سب نے مشاہدہ بیان کیا اور تواریخ فضلی میں مشاہدہ کو زمانہ ہند کے ایک اہل کما ہے محل سے چاند کا شوق ہونا اور اپنے پندتوں کے بتانے سے دریافت کرنا

کہ یہ معجزہ پیغمبر آخر الزمان کا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی بھیجیں اور سلطان ہونے
 مسمیٰ بعد اللہ ہونا مذکور ہو اور سوانح احرار میں بھی یہ قصہ مذکور ہو اور لکھا ہو کہ وہ شہر دھار کا راجہ
 تھا اور کنارا شہر پر اسکی قبر ہی اور بہتیری جگہ اور سوقت ہونے کا جیسا کہ قواعد ہیئت سے ثابت ہوتا ہے
 اور بہتیری جگہ چاند برت میں یا ابر میں چھپا ہوگا ایسی جگہوں کے لوگ چاند کے حال پر اسوقت
 کیسے مطلع ہوتے قطع نظر ازین رات کو لوگوں کی عادت ہی مسقف مکان میں بیٹھتے ہیں برآمدی
 کی نظر چاند پر نہیں ہوتی اور مثل کسوف اور خسوف کے پہلے سے اس امر کا انتظار تھا اور پہر دو پہر
 اس امر کو نہیں ہوا تھا پس اکثر اشخاص کا مطلع نہ ہونا اور اپنی تواریخ میں لکھنا موجب تعجب نہیں
 تو ریت متداول یہود نصاریٰ میں حضرت یوشع کے لیے آفتاب کا ٹھہر جانا مذکور ہوئی اور سکوا اور
 بلاد کے لوگوں نے نہیں دیکھا اور نہ اپنی تواریخ میں کسی نے درج کیا حال آنکہ وہ قصہ درج تھا
 پس جس طرح بسبب علم اندراج کے تواریخ دیگر اہم میں اس قصہ کی تکذیب لازم نہیں آتی
 اس قصہ کی کہ رات کا تھا بطریق اولیٰ تکذیب نہیں ہو سکتی رسالہ الکلام اللبین میں راقم نے اس
 مقام کو زیادہ تفصیل سے لکھا ہے اور مولوی رفیع الدین صاحب کا ایک سالہ خاص اسی اعتراض
 کے جواب میں بہت اچھا ہے معجزہ ۱۲۰ جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر میں ایکدن حضرت
 علی رضی اللہ عنہ کے زانو پر ٹکیہ لگائے سوتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر کی تین گھنٹیں
 تھی اور آفتاب غروب ہو گیا تھا آپ جگے جگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میری نماز عصر کی
 فوت ہو گئی آپ نے دعا مانگی آفتاب پھر آیا اور دھوپ دسکی پہاڑ پر پڑی حضرت علی نے نماز عصر کی
 پڑھ لی ف یہ معجزہ بھی محققین محدثین کے نزدیک طرق معتبرہ سے ثابت ہے معجزہ ۱۲۱ حضرت ابوہریرہ
 رضی اللہ عنہ کی ماونکے پاس بیٹے میں آئی اونھوں نے اس سے اسلام لانے کو کہا اس نے انکار کیا
 اور جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑا کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پڑا رنج ہوا اور روتے ہوئے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور حال عرض کیا اور آپ دعا اپنی ما کے ہدایت کی چاہی اپنے
 فرمایا اَللّٰهُمَّ اٰھِیْ اَمْرًا بِيْ ہُوْضَیْ یَا اَللّٰھُ ہِدْ بَیْتَ کَرَامِیْ ہِرَیْرَہِ کِیْ مَا کُوْجِدَا سَکَیْ ہِرَیْرَہِ رَضِیْ عَنْہُ

معجزہ ۱۲۰

معجزہ ۱۲۱

گھر کو گئے دیکھا کہ کواڑ بند تھے اور پانی کرنے کی آواز جیسے کوئی نہاتا ہوا آتی تھی ابو ہریرہ نے کواڑ
کھلوائے اور انکی مائے کہا ٹھہر جب نہا چکین حضرت ابو ہریرہ کو بلایا اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ابو ہریرہ نہایت خوش ہوئے یہاں تک کہ سبب خوشی
کے اور تھین دنا آیا اکثر شہادت خوشی میں بھی رونما آجاتا ہی سورتے ہوئے حضور اقدس میں حاضر ہوئے
اور اپنی مائے اسلام حال عرض کیا سبحان اللہ کیا تعریف ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ یا ابو ہریرہ
کی ایسی کافرو شریفانہ تھی یا آپ کے وعاما گئے ہی جھٹ پٹ نہا کے مسلمان ہو گئیں اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
اَشْرَفِ الْمُسْلِمِیْنَ حَبِیْبِکَ وَ صَفِیْکَ وَ اِلٰہِ اَجْمَعِیْنَ **معجزہ ۲۵** جناب رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے تھوڑے چھوٹے چھوٹے روئے عارے برکت کی اور
فرمایا کہ اپنے توشہ دان میں ڈال رکھو ان چھوٹے روئے میں ایسی برکت ہوتی کہ حضرت ابو ہریرہ
قریب تیس برس تک ہمیشہ اس میں سے خرچ کرتے رہے اور منون چھوٹے روئے کی راہ میں بیٹے
اور وہ کم نہوئے بروز شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وہ توشہ دان کھو گیا حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کو بڑا رنج ہوا شعر اویگا اس باب میں مشہور ہو **مشعر** لِلنَّاسِ کَھْمٌ وَ لَیْ فِي الْکَھْمِ
هَمَّائِنْ ۖ فَقَدْ لَجَّ رَأِیُّ قَتْلِ الشَّیْخِ عُثْمَانَ ۖ یعنی لوگوں کو ایک غم ہی اور مجھے آج دو
غم ہیں ایک گم ہو جانا توشہ دان کا دوسرا مقول ہونا حضرت عثمان کا **معجزہ ۲۶** سلمہ بن اویس رضی اللہ عنہ
کی جنگ خیبر میں ہڈی میں ایسا زخم آیا تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ سلمہ نہ بچینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنا دست مبارک پھیر دیا فوراً زخم ایسا اچھا ہو گیا کہ گویا لگا ہی تھا **معجزہ ۲۷** قتادہ بن
النعمان رضی اللہ عنہ کی ایک غزوے میں بسبب زخم کے آنکھ نکل کر رخسارے پر پڑ آئی جناب رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے آنکھ کو اوسکی جگہ پر رکھ دیا فوراً اچھی ہو گئی دوسری آنکھ
سے اوس میں زیادہ روشنی تھی **ف** یہ معجزہ مشہور ہو اور اولاد قتادہ رضی اللہ عنہ میں اوسکا تفاخر تھا
عمرو بن العزخانیہ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کو قتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے گئے اور انھوں نے یہ اشعار پڑھے نظم
اَنَا ابْنُ الَّذِیْ سَأَلَتْ عَلَی الْخَدَّ عَیْنُهُ ۖ قُوْدَتْ بِکَفِّ الْمُصْطَفَیْ اَیْمَا رَدِّ

۲۵

۲۶

۲۷

فَعَادَتْ لَهَا كَانَتْ بِأَحْسَنَ وَنَجَّهَا فَيَا حُسْنَ مَا عَيْنٍ وَيَا حُسْنَ مَا كَلَّمَ
 میں بیٹا اوس شخص کا ہون کہ بہ انہی رخسارے پر آنکھ اوسکی پھر پھر رکھی گئی کھٹ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کیا اچھا پھر رکھنا سو ہو گئی جیسی تھی خوب اچھی طرح سو کیا اچھی آنکھ تھی اور کیا اچھا رخسار
 معجزہ ایک اصحابی کے ہاتھ میں غرود تھا ایسا سنت کہ سبب ان کے تو انہیں پر لڑکتے تھے
 اپنے کھٹ مبارک دوسر رکھ کے اوسے دبا کے ہاتھ کو چکریا فوراً اچھا ہو گیا معجزہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
 عہد کے لیے اپنے دعا فرمائی تھی کہ سردی گرمی کی تکلیف انھیں کبھی نہ پہنچے ایسا حال ادا کیا ہو گیا
 کہ گرمیوں میں جاڑوں کے کپڑے اور جاڑوں میں گرمیوں کے پہنتے تھے اور کچھ تکلیف گرمیوں کی
 کی نہیں معلوم ہوتی تھی معجزہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے لیے اپنے دعا کی کہ خدا تعالیٰ
 اونی دعا قبول کرے پھر جو دعا حضرت سعد کیا کرتے تھے قبول ہوتی تھی معجزہ حضرت انس بن
 کے لیے اپنے طول عمر اور کثرت ولاد اور برکت کی دعا کی تھی سو سو برس زیادہ اونی عمر
 ہوئی اور ولاد کی بھی بہت کثرت ہوئی یہاں تک کہ اونی حیوۃ میں سو سے زیادہ اونی ولاد پیش
 پوتے ہو چکے تھے اور برکت کا اونکے اموال میں یہ حال تھا کہ باغ اور کھار سال میں دو بار پھل
 لاتا تھا معجزہ ایک اندھا حضور اقدس میں آیا اور اوس نے درخواست کی کہ میری آنکھیں
 ابھی ہو جاویں اپنے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے کہ یہ دعا
 بِرُحْمِ اللَّهِ رَبِّي أَنَسَا لَكَ وَأَوَّجَّهُ إِلَيْكَ بِبَيْتِكَ مُحَمَّدٌ جَبِّي الرَّحْمَةُ يَا مُجَلَّلُ
 يَا رَبِّي أَوَّجَّهُ إِلَيْكَ إِلَى رَبِّكَ لِيَكْشِفَ لِي عَنْ بَصَرِي اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِي
 اُنْہوسے دیباہی کیا اوسی وقت اوسکی آنکھیں کھل گئیں ف عثمان بن حنیف سے اس حدیث کی
 روایت ہے اور یہ طریقہ نماز صلوۃ الحاجت کہلاتا ہے حضرت عثمان بن حنیف اور اونکے خاندان کے
 عمل میں تھا لوگوں کو سکھلا دیتے تھے اور حاجتیں اونی پوری ہو جاتیں اور حاجتوں میں بچا
 لِيَكْشِفَ لِي عَنْ بَصَرِي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِنَقْضِي بَلَاءِي وَرَدَلِي مِنْ جَوَابِطِ كُتُبِهِ
 مختصر کہ معجزہ ایک اعرابی ایک سو ساڑھے چار کر کے لیے جاتا تھا راہ میں ایک چلچلیا سوال

معجزہ ۲۸

معجزہ ۲۹

معجزہ ۳۰

معجزہ ۳۱

معجزہ ۳۲

معجزہ ۳۳

معجزہ ۳۴

معجزہ ۳۵

معجزہ ۳۶

معجزہ ۳۷

معجزہ ۳۸

معجزہ ۳۹

معجزہ ۴۰

معجزہ ۴۱

معجزہ ۴۲

معجزہ ۴۳

معجزہ ۴۴

معجزہ ۴۵

صلی اللہ علیہ وسلم کو مع اصحاب بیٹھے دیکھا لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا کہ یہ پیغمبر خدا
 ہیں اوسنے جب کہ آپ کے کہا کہ میں تم پر ایمان لاؤں گا جب تک یہ سو سوار ایمان نہ لا لینگا اور سو سوار
 آپ کے سامنے ڈال دیا اوس سو سوار نے بزبان فصیح حسب سوال آپ کے خدا تعالیٰ کی خدائی اور آپ کی
 پیغمبری کو بیان کیا وہ اعرابی اوسی وقت ایمان لایا اور جا کے یہ حال اپنی قوم سے کہا وہ سب آپ اور
 مسلمان ہوئے **معجزہ ۳۲** صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں
 اپنے میدان میں قضاے حاجت کا قصد کیا وہاں کچھ آڑتھی دو درخت اوس میدان میں الگ
 الگ دو نظر پڑے آپ ایک درخت کے پاس تشریف لیگئے اور اوسکی ایک شاخ پکڑ کر آپ نے
 فرمایا کہ میرا تابدل ہو جا بحکم خدا وہ درخت آپ کے ساتھ اس طرح ہولیا جیسے اونٹ اپنی مہار کو پکڑنے
 کے ساتھ ہولیتا ہی آپ نے اوسکو اوس جگہ ٹھہرایا جو بیچا بیچ مسافت کا تھا دونوں درختوں میں
 اور دوسرے درخت کو بھی اسی طرح شاخ پکڑ کر لے آئے اور دونوں درختوں سے آپ نے
 فرمایا کہ ملجاؤ دونوں ملگئے آپ نے اونکی آڑ میں قضاے حاجت کے فراغت حاصل کی حضرت جابر
 کہتے ہیں کہ میرا خیال اور طرف تھا پھر میں نے دیکھا کہ آپ تشریف لاتے ہیں اور دونوں درخت جگہ
 اپنی اپنی جگہ قائم ہو گئے **معجزہ ۳۳** آپ ایک جنگل میں چلے جاتے تھے ایک ہرنی نے آپ کو
 پکارا یا رسول اللہ آپ نے دیکھا کہ ایک اعرابی سو رہا ہی اور ہرنی بندھی ہوئی آپ نے پوچھا کیا کہتی ہو
 اوسنے عرض کیا کہ اس اعرابی نے مجھے شکار کیا ہی اور میرے بچے اس پہاڑ میں ہیں میں نے بھوکے
 ہیں اور میرے تھن دودھ سے بھرے ہیں اگر آپ مجھے کھول دیں تو میں بچوں کو دودھ پلاؤں
 بھرا جاؤں گی آپ نے اوس سے عہد لیا اوسے کہا کہ میں بیشک پھر آؤں گی آپ نے ہرنی کو کھول دیا
 وہ حسب عہد بچوں کو دودھ پلا کے آگئی آپ نے اوسے پھر بانڈھ دیا اس عرصے میں وہ اعرابی
 جاگا آپ کے وہاں تشریف رکھنے کا سبب پوچھا آپ نے بیان کیا اور آپ کی مرضی کے موافق اوس اعرابی
 نے ہرنی کو چھوڑ دیا اور ہرنی جنگل میں کہتی تھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 ف ہرنی کے اس قصے کی روایت میں بعض محدثین نے کلام کیا ہی اور اوسکو موضع کہا مگر

۳۲

۳۳

معجزہ ۳۴
تصویر ہوتی ہے

حقیقتیں محدثین کے نزدیک یہ روایت معتبر ہو اور موضوع کتنا بیجا ہو ^{معجزہ ۳۵} مسجد شریف میں آپ ایک ستون سے ٹکبہ لگا کے خطبہ فرمایا کرتے تھے جب آپ نے منبر بنوایا آپ خطبہ منبر پر فرمانے لگے ستون یکبارگی چلا چلا کے رونے لگا اس طرح کہ قریب تھا کہ پھٹ جائے آپ نے منبر سے اتر کر اس ستون کو چپٹا لیا تب آہستہ آہستہ وہ رونے سے چپ ہوا ف حدیث گریہ ستون بھی متواتر ہوئی اور حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ اے مسلمانو ایک لکڑی جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق سے ایسی بیقرار ہوئی تھیں اس سے زیادہ شوق جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چاہیے ^{معجزہ ۳۶} ایک بار منبر پر آپ نے خطبہ میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ اپنی بزرگی بیان فرماتا ہو اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ میں جبار ہوں میں بڑا ہوں بہت بلند علی الا منبر خوب تھر تھرایا آپ نے جو عظمت الہی کو بیان کیا اس کی ایسی تاثیر منبر پر ہوئی ^{معجزہ ۳۷} حضرت عباس سے ایک دن آپ نے فرمایا کہ تم سب اپنی اولاد کے لئے مکان پر صبح کو ہونا میں آؤں صبح کو آپ وہاں تشریف لیکے اور حضرت عباسؓ اور ان کی اولاد کو ایک کپڑا اوڑھایا اور دعا کی الٹی انکو اپنے عذاب سے محفوظ رکھنے جیسے مینے اس کپڑے سے ڈھک لیا ہو وقت مکان کے چوکھٹ اور بازو نے آمین آمین کہا ^{معجزہ ۳۸} ایک سفر میں آپ کی اونٹنی کم گئی ایک منافق نے ایک صحابی کے دیرے میں یہ بات کہی کہ محمد آسمان کی خبریں بتاتے ہیں یہ معلوم ہی نہیں کہ اونٹنی اونٹنی کہاں ہو اسی وقت اسد جل جلالہ نے منافق کے اس مقولے کی آگ بھڑکی اور بھی مطلع کیا کہ فلاں جگہ درخت میں مہار اونٹنی کی اٹک گئی ہو وہاں ہو چکے اپنے خیمے میں اون صحابی کے روبرو جھکے دیرے میں منافق نے یہ طعن کیا تھا ارشاد کیا کہ ابھی ایک منافق نے یہ طعن کیا کہی سو میں تو دعویٰ نہیں کرتا کہ بے بتائے اللہ تعالیٰ کے مجھے کچھ معلوم ہو جاتا ہو اب خدا تعالیٰ نے مجھے مطلع کر دیا کہ فلاں جگہ اونٹنی کی مہار ایک درخت میں اوجھ گئی ہو لوگوں نے اسی جگہ اسی کیفیت سے اونٹنی کو پایا اور لٹکائے اور اون صحابی نے اپنے دیرے میں جاکے جب اس قصے کا ذکر کیا تب معلوم ہوا کہ اون شخص کے دیرے میں منافق نے یہ بات کہی تھی اور

معجزہ ۳۵

معجزہ ۳۶

معجزہ ۳۷

بخشہ ۱

بخشہ ۲

بخشہ ۳

بخشہ ۴

بخشہ ۵

بخشہ ۶

جس کا نام میری بیوی ہے
 جس کا نام میری بیوی ہے
 جس کا نام میری بیوی ہے
 جس کا نام میری بیوی ہے

۱۰۰

نام اوس منافق کا زید بن لصیب تھا بلام و صادمہلہ حضرت عبداللہ بن جحش کی تلوار غزوہ ۱۰
 میں ٹوٹ گئی آپ نے ایک لکڑی اونکو دے دی بہت خامی تلوار ہو گئی اور ہمیشہ اونکے پاس
 رہی حضرت جابر بن عبداللہ بکلی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر نہیں ٹھہر سکتے تھے اونھوں نے
 یہ حال عرض کیا آپ نے اونکے سنے پر ہاتھ مارا اور اونکے لیے دعا کی کہ گھوڑے پر ثابت ہوں
 انکے بعد اسکے وہ کبھی گھوڑے پر سے نگرے حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا ایک
 گھوڑا بہت کند رفتار تھا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوپر سوار ہوئے ایسا تیز رفتار ہو گیا
 کہ مانند دریا کے چال چلتا تھا حضرت ایک باغ میں آپ تشریف لیگئے وہاں کچھ بکریاں
 تھیں سب آپ کو سجدہ کیا حضرت اونٹ آپ کو سجدہ کیا اور اپنا حال عرض کیا غلٹ
 اور کثرت محنت کی شکایت کی اور آپ نے اونکے مالکوں سے اونکی سفارش کی ف اونٹ کا سجدہ
 کرنا آپ کو بہت طریقوں سے حدیثین کے نزدیک ثابت ہو حضرت رکابہ کے مین ایک بڑا
 پہلوان تھا کسی سے اونکی بیٹھ زمین پر نہیں لگی تھی ایک دن آپ اونکے پاس جنگل میں
 جمانہ بکریاں چراتا تھا اونچے اونسنے کہا کہ تم ہمارے مہودون کو برا کہتے ہو آج مجھے خوب
 اکیلے آپ نے اوس سے کہا کہ تو مسلمان ہو جا اوس نے کہا کہ تم مجھے کشتی لڑو اگر تم مجھے پھاڑو تو
 میں بس بکریاں دوں گا آپ اوس سے کشتی لڑے اور اوس کو پھاڑا اوس نے کہا کہ میری لات
 عیسیٰ نے مدہ کی اور تمھارا رب غالب آیا آج تک میری بیٹھ زمین پر کسی نے نہیں لگائی پھر لڑو
 اور اوس بکریاں دوں گا اگر تم مجھے پھاڑو گے آپ نے پھر اوسے پھاڑا پھر اوس نے ویسی ہی تقریر کی اور
 تیسری بار بھی آپ نے اوسے پھاڑا اوس نے کہا کہ تیس بکریاں میری بکریوں میں سے پسند کرو آپ نے
 نلیں اور کہا کہ میری خوشی یہ ہو کہ تو مسلمان ہو جا تاکہ وزخ سے نجات پاوے اوس نے معجزہ
 طلب کیا ایک درخت سمرہ کا وہاں تھا سو آپ نے اوس درخت کو بلایا وہ درخت چڑکے دو
 ہو گیا اور ایک دن میں سے وہاں چلا آیا اور آپ کے اور رکابہ کے درمیان کھڑا ہو گیا رکابہ
 کہا کہ معجزہ تو خوب دکھایا اب اس سے کہہ دو کہ چلا جائے آپ نے فرمایا کہ جو چلا جاوے تو مسلمان

ہو جاوے گا اور سہ کما ہاں آپ کے کہنے سے وہ چلا گیا اور دو نوٹ کے ایک ہونے آپ نے رکنا
 سے کہا کہ اب سلمان ہو جاؤ گا نہ کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو جو رتین کے کی
 مجھے کمین گی کہ رکنا نہ ماسے ڈر کے مسلمان ہو گیا اور سوت تو رکنا نہ مسلمان نہوا لیکن فتح
 کے میں سلمان ہو گیا **معجزہ ۴۹** ایک اعرابی نے حضور اقدس میں خشک سالی کی شکایت کی
 اور کہا کہ مینہ نہ برسے لڑکے بٹے اور چار پائے مرے جاتے ہیں آپ مینہ کے لیے دعا
 فرمادیں آپ مسجد شریف میں اور سوت تشریف رکھتے تھے اور مجمع کا دن تھا اور بوقت خطبے
 کے اوس اعرابی نے یہ بات کہی تھی آپ نے مینہ کے لیے دعا فرمائی اوسی وقت مینہ برسا شروع
 ہوا اور دوسرے جمعے تک اتنا برسا کہ لوگ گھبرا گئے اوس اعرابی نے یا اور کسی شخص نے پھر
 انکے عرض کی کہ اب مینہ کی کڑھ بڑی تکلیف ہو آپ نے فرمایا اے گروہا سبے برسے ہمیر نہ برسے
 اور آپ نے جدھر کو اشارہ کیا مینہ کھل گیا اور گردا گرد مینہ کے برسا رہا **معجزہ ۵۰** نجاشی بادشاہ
 حبشہ کا جس وقت انتقال ہوا اوسی وقت آپ نے مینہ میں خبر دی اور اوسکی نماز جنازہ کی غائبانہ
 پڑھی ف اسی حدیث کے موافق امام شافعی کے نزدیک نماز جنازہ غائب پر جائز ہو اور خفیفہ کہتے ہیں
 کہ اوس وقت جنازہ نجاشی کا جناب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا آپ نے غائب
 نماز نہیں پڑھی **معجزہ ۵۱** ایک یہودی متصل مدینہ مدینہ کے بکریاں چراتا تھا ایک بھیڑیا اوسکی
 ایک بکری لیکر چارے وٹلے بھٹ کے بھیڑیے سے بکری کو چھین لیا بھیڑیا ایک ٹیلے پر
 جا بیٹھا اور کہنے لگا کہ تو نے میرا قوت جو مجھے خدا تعالیٰ نے دیا تھا مجھ سے چھین لیا بکری
 نہ چراتے والا ستیر ہو کے کہنے لگا کہ بھیڑیا آدمی کی طرح بائین کرتا ہو بھیڑیے نے کہا کہ
 اس سے زیادہ تعجب کی یہ بات ہو کہ درمیان ان دونوں پہاڑوں کے یعنی مدینہ میں محمد صلی
 علیہ وسلم بائین گذری اور آنے والی بیان کرتے ہیں اوس یہودی نے اوسی وقت حضور اقدس
 میں حاضر ہو کے حال بیان کیا اور سلمان ہو گیا **معجزہ ۵۲** ایک بار ابو جہل نے کہا کہ جین
 محمد کو دیکھوں گا مٹی میں منہ ملتے یعنی سجدہ کرتے اپنی لاسٹ اونکی گردن دبا دوں گا آنحضرت

معجزہ ۴۸

معجزہ ۴۹

معجزہ ۵۰
معجزہ ۵۱
معجزہ ۵۲

معجزہ ۵۳

صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف لائے اور نماز پڑھنے کے بوقت مسجدہ اوس میں نماز بارادہ مذکور آپ کی طرف تھم گیا اور پاس پہنچنے سے پہلے بے تحاشا بھاگا لوگوں نے کہا کہ کیا ہر آدمی کو کہا کہ میں نے دیکھا کہ میرے اور محمد کے درمیان ایک خندق آگ کی ہو اور میں نے پردیکھے فرشتوں کے ایسے میں ڈر کے بھاگا آپ نے فرمایا کہ وہ ملے گے بڑھتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی لیجائے معجزہ ایک مرتبہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے درخواست کی کہ حضرت جبریل کو مجھے دکھا دیجئے آپ نے فرمایا کہ تم دیکھ شکوے او خون اصرار کیا آپ نے کہا کہ کبھی کی طرف دیکھو و خون نے کبھی شریفہ کی چھت پر حضرت جبریل کو دیکھا ہر اون کے زیر جب کے نہایت درخشان اوس کی چپک سے حمزہ کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں اور غش کھٹکے گرے بعد اسکے حضرت جبریل غائب ہو گئے اور حضرت حمزہ ہوش میں آئے

معجزہ

خاتمہ شفاعت کبریٰ کے بیان میں

اللہ جل جلالہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے عالم سے اشرف بنایا اور محبوب خاص اپنا کیا ظہور اوس کا بر ملا بر وجہ اتم بروز قیامت بوقت قائم ہونے آپ کے مقام محمود میں اور کرنے شفاعت کبریٰ کے ہو گا اور اخیر معاملہ آپ کا جو تعلق اس عالم سے ہو شفاعت کبریٰ ہو لہذا ختم کرنا تو ناچار جب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان شفاعت کبریٰ پر مناسب معلوم ہوا اور ایک نمکتہ اختتام کتاب میں بیان شفاعت کبریٰ پر تقاضا دل شیک ہو جیسے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم کو بیان وسعت رحمت الہی پر ختم کیا ہو اور تقاضا دل اس طرح قائم کیا ہو کہ جس طرح کتاب کا خاتمہ بیان وسعت رحمت الہی پر ہوا خدا تعالیٰ مؤلف کا ایسا کرے کہ رحمت واسعہ الہی اوس کے شان ہو اسے ہی فقیر گنگار کو اس سلسلے کے ختم میں بیان شفاعت کبریٰ سے تقاضا دل میں وضع نظر ہو کہ جسے اس کتاب کا خاتمہ بیان شفاعت کبریٰ پر ہوا خدا تعالیٰ مؤلف حقیر کا خاتمہ ایسا کر کہ شفاعت جناب حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو نصیب ہو بیان شفاعت کبریٰ صحیح بخاری وغیرہ کتب معتبرہ حدیث میں وارد ہو کہ قیامت کے دن بسبب درازی اوس دن کے اور شدت تکالیف کے گرمی شدت کی بسبب ربا قتاب ہوگی اور زمین نہایت گرم ہوگی مشہور ہو

بیان شفاعت کبریٰ

کہ سب کی زمین ہوگی اور عرق بقدر اعمال لوگوں کے بدن پر ہوگا کسی کے شخون تک کسی کے زانو تک اور کسی کے زیادہ اس اور کافروں کے منہ تک ہوئے بطور گناہم کے ہو جائیگا اور کسی کو اونٹوں نے یا بیل گائے مینڈھے بکریوں نے بسبب مذیہ زکوٰۃ کے کچھاڑا ہوگا اور اونٹ کھٹے ہوئے اور پانٹوں سے کھنڈتے ہوئے اور گائے بیل اور مینڈھے بھیڑ بکریاں سینگوں سے مارتے ہوئے اور پانٹوں سے کھنڈتے ہوئے اور بھی ٹکھنیں شدید ہوگی اور خدا تعالیٰ کمال میں ہوگا اور متوجہ طرف حساب کے نہوگا لوگ بہت گھبراہٹیں گے اور فوجت ہماٹک پونچے گی کہ کہیں گے چاہے جہنم کا ہی حکم ہو جائے نا پرسانی سے تہ نجات ہو آپس میں مشورہ کر کے کہیں گے کہ کوئی تشفیہ قائم کرنا چاہیے کہ اللہ جل جلالہ کے حضور میں سفارش کو کے ہم لوگوں کو اس بلا سے نجات دلوانے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں اپنے دست قدرت سے بنا دیا اور تم باپ سب آدمیوں کے ہو خدا تعالیٰ کے حضور میں ہماری شفاعت کرو کہ ہم اس مصیبت سے نجات پاویں وہ کہیں گے لکھتے تھے کہ میرا تیرا نہیں ہوا آج اللہ تعالیٰ ایسا غضب میں ہو کہ ایسا کبھی نہیں ہوا اور میں نے خلاف حکم الہی کے گناہوں بہشت میں کھالیا تھا اس سبب میری جرات نہیں ہوتی کہ شفاعت کروں لیکن تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے پیغمبر مبعوث ہوئے تھے وہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاویں گے اور ان کی تعریف بیان کر کے ان سے شفاعت کے لیے کہیں گے وہ بھی فراموش گئے کہ میں اس کام کا نہیں ہوں میں نے خلاف مرضی الہی اپنے منہ کے لیے جو کافر خدا دعا کی تھی کہ ڈوبنے سے بچ جائے مجھے اس گناہ کا ڈر ہو لیکن براہیم کے پاس جاؤ کہ وہ دوسرے خاص خدا تعالیٰ کے ہیں لوگ حضرت ابراہیم کے پاس جاویں گے اور ان کی تعریف کر کے شفاعت کے واسطے کہیں گے وہ بھی فراموش گئے تھے کہ میں اس کام کا نہیں ہوں اور عذریہ کر کے کہ میں نے اپنی عمر میں تین جھوٹے بولے تھے ان کے مواخیہ مجھے ڈر ہو تم موسیٰ کے پاس جاؤ ان سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اور تورات و پیرنازل کی میں جھوٹے کہا حضرت ابراہیم نے تین باتوں کو کہ ظاہر میں جھوٹے تھے حقیقت میں جھوٹے تھے ایک یہ کہ جب کھار میلے کو جاتے تھے

اور انکو ساتھ لے جانا چاہتے تھے انھوں نے ستاروں کی طرف دیکھ کے کہا کہ میں بیمار ہوں
منظور یہ تھا کہ انکے ساتھ تنجائین اور بیماری سے بیماری روحانی مراد تھی کہ بسبب انکی
صحبت اور حرکات شرک کے تکلیف درنج میں تھے ظاہر میں ستاروں کی طرف دیکھ کے یہ کہہ
کہا انکے ذہن میں یہ بات ڈالنے کو کہ ستاروں کی گردش سے انھوں نے اپنا آئینہ بیا
ہونا دریافت کیا یہ وہ لوگ معتقد نجوم کے تھے لہذا انھیں چھوڑ گئے دوسرے یہ کہ بتوں کو
حضرت ابراہیم نے بعد از انکہ کفار میلے کو چلے گئے تھے ترسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور تر
کو ایک بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا جب کفار نے پوچھا کہ بتوں کو کسے توڑا حضرت ابراہیم
نے کہا اس بٹے بٹے توڑا ان بتوں سے پوچھ دیکھو اگر بولتے ہوں یہاں بھی حقیقت کلام مراد
نہیں تھی بلکہ منظور یہ تھا کہ کفار کی زبان سے اقرار اس بات کا کہ بت ایسا کام نہیں کر سکتے کہ اگر الزام
ادبیر قائم کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا تیسرے یہ کہ حضرت ابراہیم جب ہجرت کر کے اپنے وطن سے
چلے مصر میں وارد ہوئے وہاں ایک بادشاہ ظالم تھا خوبصورت عورتوں کو چھین لیتا تھا اور
شوہر کو جو اس کے ساتھ ہوتا مار ڈالتا حضرت ابراہیم کے ساتھ بی بی سارہ تھیں بہت خوبصورت
حضرت ابراہیم نے ان لوگوں سے کہا کہ یہ میری بہن ہی مقصود بہن ہونا یا اعتبار دینا
تھا اگرچہ یہ تین باتیں جھوٹ اور قابل مواخذہ کیے تھیں لیکن انبیاء کرام کا مقام بہت عالی
ہی اور جنت درقرب جناب الہی سے زیادہ ہوتا ہی اتنا ہی خوف زیادہ ہوتا ہی لہذا حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو ان باتوں کا خوف ہوگا اور شفاعت میں عذر کرینگے لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام
کے پاس جائیں گے اور انکی تعریف کر کے ان سے شفاعت کیلئے کہیں گے وہ بھی یہی کہیں گے
میں اس کام کا نہیں ہوں میرے ہاتھ سے قبلی مارا گیا تھا مجھے اسکا ڈر ہی مراد وہ قصہ ہی جو سورہ
قصص میں مذکور ہو ایک قبلی ایک بنی اسرائیل کو ہیکار میں پکڑے لیے جاتا تھا اور حضرت موسیٰ
علیہ السلام اور دوسرے نکلے بنی اسرائیل نے ان سے فریاد کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انکے
اوس قبلی کے مارا وہ مر گیا جو کہ حکم قتل کفار کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہیں ہوا تھا لہذا وہ مر

اور خدا تعالیٰ نے بخشید یا سوا انکو وہ گناہ معاف ہو گیا ہو حضرت موسیٰ کو بظرف شان جلال الہی روز
 پر ہول قیامت اسکا خوف ہو گا اور شفاعت کرنے میں عذر کو ٹھیکے اور کہیں گے علیہ السلام
 کے پاس جاؤ خداوند تعالیٰ نے اپنے کلمہ کن سے انہیں پیدا کیا ہو بغیر آپ کے لوگ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی یائین گے کہ میں اسکا کام کا نہیں ہوں میرے بعد نصاریٰ نے
 مجھے معبود قرار دیا مجھے اس بات کے مواخذے کا ڈر تو لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 خدا تعالیٰ نے اونکے اگلے پچھلے گناہ معاف کیے ہیں لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے حضور میں آویں گے اور درخواست شفاعت کی کریں گے آپ اسوقت مستعد ہو کے فرماویں گے
 لَئِيْ يُّخْرِجُوْا مِنْ اِسْ كَامٍ كَيْ يَلُوْا رَآءَ اَوْ سَوْتِ اِلٰهٍ جَلَالِہٖ كَيْ يَحْضُوْرُوْا مِيْنَ حَاضِرِہٖ
 سجدہ کریں گے اور سجدے میں اللہ تعالیٰ کی بہت حمد بیان کریں گے اپنے فرمایا کہ میں اسوقت اپنے
 محمد الہی بیان کروں گا کہ اسوقت میں میرے ہن میں نہیں ہیں اسی وقت خدا تعالیٰ میرے لئے
 ڈالے گا اور جتنی دیر تک خدا تعالیٰ چاہیگا میں سجدہ میں رہوں گا پھر خدا تعالیٰ فرماویں گا یا مُحَمَّدُ اَنْ
 رَآئِكَ سَلِّ لِنَفْسِكَ وَاشْفَعْ لِنَفْسِكَ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تم مانگو گے ملیگا اور جسکی شفاعت کریں گے
 قبول ہوگی بجان اللہ کیا رتبہ ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے وقت میں کہ اللہ جل جلالہ
 نہایت غضبناک ہو گا اور سب نبیائے کرام اولو العزم ٹپے ڈر کے تھر تھرتے ہونگے ہمارے
 پیغمبر صاحب اللہ تعالیٰ ایسا کلمہ فرمائے گا جیسا کمال خوشی رمضانہ می میں بادشاہ اپنے نہیں
 اور مقربین سے کہتے ہیں مانگ کیا مانگتا ہو سب کا بھی ہو کہ آپ محبوب معشوق الہی ہیں اسوقت
 شان محبوبیت کا مجمع اولین آخرین میں ظہور ہو گا آپ سر اوٹھاویں گے اور کہیں گے یا رَبِّ اَمُوْذِ
 اُمِّيْ تَرَبَّانِ اَلَيْسَ بِرَبِّہٖ رَوْحٌ وَرَحْمٌ كَ اَلَيْسَ وَ قَت مِّنْ كَرَمِ بَنِيْ اَدَمَ اَلَوْ اَلْعَرَفُ نَفْسِيْ فَمِنْ
 اور آپ اپنی اسکی لیے درخواست مغفرت کی کریں گے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الرَّسُوْلِ الْکَرِیْمِ یا اَمُوْذِ اُمِّيْ
 کہ سر اوٹھ کر جیچہ اس مقام شفاعت میں قائم ہونا اور خلائق کو ہول محشر سے چھوڑانا اور پھر
 دوزخ سے نجات دلوانا یہی قائم ہونا آپ کا مقام محمودین ہو جسکا ذکر قرآن مجید میں ہو عسکری

اَنْ يَّجْعَلَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّجْهُودًا بِالْجَلَدِ اَسْجَلْ جَلَالَهُ بَدُونِ كَاحْتِسَابِ كُورِكَ
 بہشت دوزخ کا حکم جاذبی کریگا اور سب موطن یعنی مقامات معشر کے طے ہونگے بل پر امر
 وغیرہ اور آپ اپنی امت کی رفاہ ہر جگہ چاہیں گے اور فضل الہی شامل حال آپ کی امت ہوگا جو
 لوگ سبب امت افعال کے دوزخ میں پڑیں گے انکے لیے خدا تعالیٰ آپ سے فرماویگا کہ جسکے
 دل میں جو برابر ایمان ہو اور سکودوزخ سے نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر تشریف لیجاؤینگے
 اور موافق حد مذکور کے دوزخ سے نکلنے کے بہشت میں داخل کریں گے پھر آپ اسد جل جلالہ
 کے حضور میں جا کے سجدہ کریں گے اور حماد الہی زبان سے کہیں گے اور جنہی دیر تک خدا تعالیٰ
 چاہیگا سجدے میں رہیں گے پھر اسد تعالیٰ فرماویگا یا مُحَمَّدُ اَرْفَعْ رَأْسَكَ سَلِّ تَعَطُّ وَاشْفَعْ
 تَشْفَعْ اَوْ مُحَمَّدُ اَرْفَعْ رَأْسَكَ سَلِّ تَعَطُّ وَاشْفَعْ اَوْ مُحَمَّدُ اَرْفَعْ رَأْسَكَ سَلِّ تَعَطُّ وَاشْفَعْ
 اوٹھا کر کہیں گے یا رَبِّ اُمِّیْتِیْ پھر اسد تعالیٰ یہ حد مقرر کریگا کہ جسکے دل میں
 رائی برابر ایمان ہو اور سکودوزخ سے نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر جا کے اس حد کے موافق
 لوگوں کو نکال لیجاؤینگے اور بہشت میں داخل کریں گے پھر اسد جل جلالہ کے حضور میں جا کے
 سجدہ کریں گے اور حمد الہی بدستور سابق بجالاویں گے پھر خدا تعالیٰ فرماویگا یا مُحَمَّدُ اَرْفَعْ
 رَأْسَكَ سَلِّ تَعَطُّ وَاشْفَعْ تَشْفَعْ اَوْ مُحَمَّدُ اَرْفَعْ رَأْسَكَ سَلِّ تَعَطُّ وَاشْفَعْ اَوْ مُحَمَّدُ اَرْفَعْ رَأْسَكَ سَلِّ تَعَطُّ وَاشْفَعْ
 سفارش کرنے قبول ہوگی آپ سر اوٹھا کر کہیں گے یا رَبِّ اُمِّیْتِیْ پھر اسد تعالیٰ
 یہ حد مقرر کریگا کہ جسکے دل میں بقدر ذرے کے ایمان ہو اسے نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر جا کے اس
 حد کے موافق جہنم سے نکال کے بہشت میں داخل کریں گے آخر کار کوئی جہنم میں نہ بیگا مگر وہی لوگ
 جنکو قرآن نے جس کی ہر جگہ خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا اور حق خلود میں خدا تعالیٰ کی رحمت
 اور جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے سب اہل ایمان بہشت میں داخل ہو جائیں گے
 الحمد للہ کہ یہ رسالہ تمام ہوا خدا تعالیٰ قبول فرمائے اور طفیل اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
 انگار کا خاتمہ بغیر کر کے اپنے حبیب کی شفاعت نصیب کرے اور نگارہ نبوی سے جلد نجات

اپنے اور اپنے حبیب کے آستانے پر پونچھے اور مشفق محسنی محمد امیر خان صاحب باعث تالیف کتاب ہذا کو توفیق اپنی فرضیات کی دے اور سب مرادات بخیر اور دنیاوی برلا دے اور مجمع احباب مخلصین اور کرہائے محسنین کی عاقبت بخیر کرے اور دنیا میں بھی سب کو ہر طرح کی عافیت عنایت فرماوے یہ رسالہ فقیر نے بغیر موجود ہونے کسی کتاب کے صرف از روئے حافظہ لکھا تھا پھر بفسدہ تک بعد معلوت کے وطن میں کتب حدیث و سیر معتبرہ سے حرفت و مطابقت کیا محمد اسد یہ رسالہ بہت معتبر سیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تالیف ہوا زبان اردو میں کوئی کتاب ایسی نہیں ہے رسائل مولود بزبان اردو بیان حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جو پائے جاتے ہیں اکثر حالات صحیحہ پر مشتمل نہیں ہیں کتب تاریخ غیر معتبرہ کے موافق ہیں یا جہان سے چاہا افسانے بنے تحقیق اور غلط محض لکھ دیے ہیں مثلاً رسالہ مولود میں کہ فی الحال بنگالے میں بہت مروج ہے تو یہ کادودھ پلانا بعد حلیمہ بعد یہ کہ لکھا ہے یا صلح حدیبیہ کے قصے کو اس طرح لکھا ہے کہ بعد فرضیت حج کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف لینگے تھے تب وہ قصہ واقع ہوا سو یہ باتیں یقیناً غلط ہیں اور مخالف کتب حدیث اور سیر معتبرہ کے اور قیامت مؤلف سالانے یہ کی ہو کہ لکھا ہو کہ میں نے مولوی کرامت علی صاحب کو یہ سالہ سنا دیا اور اب سب دایات مندرجہ موافق دے اس کے ہیں سو مولوی کرامت علی صاحب نے کہ فاضل معتبر ہیں ایسی روایتوں کو کبھی معتبر نہ بتلایا ہو گا اور بھی رسالے اکثر اسی طرح کے ہیں بیان قصہ معراج اور وفات شریف میں بعضے کتب تاریخ میں بہت دقیق و معتبر لکھی ہیں کہ رسائل مولود والوں نے انہیں نقل کیا ہے فقیر نے یہ حالات بیشتر موافق روایات صحیح بخاری و دیگر کتب معتبرہ حدیث لکھیں ہیں صاحب مطابع فرماتے والے اس سال کے اسبات کا بھی لحاظ رکھیں اور جس طرح لوگ اردو افسانے کی کتابوں کو دل لگی کے لیے اور بھی واسطے سیکھنے زبان اردو کے سیر میں رکھتے ہیں اگر اس سال کو مطالعے میں رکھیں دل لگی بھی ہو کہ قصے اس میں بھی مندرج ہیں اور زبان اردو بھی مطابق

روزمرہ فصیح کے اس میں ہر اور اسکے دیکھنے میں نواب ہر اور دنیا کے انتظام کی عجمی
 آدمی کو حاصل ہوتی ہر اس وقت کے آپ کے اور آپ کے اصحاب کے معاملات و تبرات خوب مطابقت
 عقل صحیح کے ہوتے تھے پس چاہیے کہ ضرور اس رسالے کو مطالعے میں لکھیں اور اپنے اقارب
 اور حواریوں کو اور اصحاب کو سنائیں وَاِخُذْ عَوْنًا كَآلِ الْحَمَلِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْاَصْحَابِ وَعَلٰی اٰلِهِمْ وَاَوْلٰیآئِهِمْ جَمْعًا

خدا کو شکر ہے حدوبے انتہا اور پیغمبر پر درود لاتعد و لا تحصى کہ افضال ایزدی سے بار دوم
 کتاب فیض نصاب خلاصہ اخبار و احوال حضرت رسول اللہ صبیہ تواریخ حبیب اللہ
 تصنیف عالم ربانی مفتی حسانی سید دین مبین مروج شرع متین مقبول بارگاہ خدوہ
 صد جناب مفتی محمد عنایت احمد روح اللہ روح فی دار الجنان و افاض علیہ شایب
 الغفران اہتمام سے امیدوار رحمت ایزد منان محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن
 منصور کے ایام تبرکہ میلاد فضل الرسل یعنی عشرہ اولین ماہ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ ہجری میں بمطبع
 نظامی واقع شہر کانپور چھپ کر شمع محفل طالبان اخبار بنوی ہوئی

قطعہ تاریخ طبع دوم بار کتاب تواریخ حبیب اللہ

دینداروں کو نہایت ہی خوشی اس ہوئی
 اہل دین پڑھتے ہیں آداب سے تاریخ نبوی

جب چھپی بار دوم فضل خدا سے یہ کتاب
 فکر کی طبع کی تاریخ تو آئی یہ ندا

وجہ مہر کی خاتمے پر واسطے سندان کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہی مہر و دستخط مستم کے



عبد الرحمن بن محمد

صحف نامہ غلط تباہ حصیب الہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۲	تہین	تہین
۸	۱۳	ایسا ہو	ایسا ہی ہوا
۱۱	۱۷	باجر کو	باجر کو
۱۰	۲۰	آگ	آگ
۱۱	۱۶	شیریں	شیریں
۱۲	۱۶	چاہے	چاہے
۱۵	۵	کہ یہ پیغمبر	کہ یہ پیغمبر
۲۸	۲۱	یا جلیج	یا جلیج
۲۵	۱۳	نیں سال	نیں سال
۲۶	۵	رحمۃ اللہ	رحمۃ اللہ
۲۸	۱۰	گیا رہوین	گیا رہوین
۳۸	۱۶	ایسا	ایسا
۳۱	۸	یا لابن	یا لابن
۳۴	۱۳	مدار	مدار
۳۲	۱۱	پوریا	پوریا
۳۵	۱۱	اور صحابہ	اور صحابہ
۳۹	۲	ہو گئے	ہو گئے
۵۲	۱۷	کے میں	کے میں
۵۵	۲۱	معاہدہ	معاہدہ
۵۹	۱۲	تجلیں	تجلیں
۶۳	۱۵	فتح کے	فتح بدر
۶۳	۱۶	لا تذر	لا تذر
۶۶	۱۲	وہ حامل	وہ حامل
۶۹	۲	وہ بارک	وہ بارک
۷۱	۴	لہذا آپ	لہذا آپ
۷۵	۵	مولانا	مولانا
۷۷	۲۰	رسول	رسول
۷۹	۶	قارو کے	قارو کے
۸۰	۵	تیز سے	تیز سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۲	۱۳	اصحاب	اصحاب
۸۳	۱۶	عزیزہ	عزیزہ
۸۶	۷	کہینے	کہینے
۹۲	۱۶	مولاون	مولاون
۹۶	۱۶	بنائی	بنائی
۱۰۹	۲۱	بات میں	بات میں
۱۱۲	۲۱	شجاعت	شجاعت
۱۳۲	۳	وہاں کے وہاں کے	وہاں کے وہاں کے
۱۱	۱۱	حاطب	حاطب
۱۳۲	۲۱	ہزیل	ہزیل
۱۵۰	۱۶	خبریں	خبریں
۱۵۶	۷	اہل اسلام	اہل عرب اسلام
۱۵۷	۱۵	تخب	تخب
۱۷۱	۳	ہینے کے ہی	ہینے کے ہی
۱۷۸	۴	زائر	زائر
۱۸۰	۲	یا میں	یا میں
۱۸۷	۱۶	تم دونوں	تم دو
اختلاف حواشی			
صفحہ	حاشیہ	سطر	غلط
۸	۲	۶	الصنع
۹	۱	۲	رہے
۱۱	۱۰	۱	عجیب
۱۵	۳	۱	نسطور
۵۰	۲	۳	میں میں
۵۵	۴	۴	معجزہ
۷	۴	۴	معجزہ
۵۶	۲	۱	ہم
۹۵	۱	۱	بغض
۱۰۰	۳	۲	دراغوری